

فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول!

WHY CRY? SPEAK!

✈️ خُداوند آپکو برکت دے! آئیں تھوڑی دیر کھڑے رہتے ہیں، اور اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔ کیا کوئی خاص درخواست ہے؟ اگر ہے، تو اپنے ہاتھ اٹھا کر خُدا کو دکھائیں اور اس طرح، کہیں، ”خُداوند، تُو میری ضرورت کو جانتا ہے۔“

(2) آسمانی باپ، یقیناً آج صُبح ہم۔ ہم خوش قسمت لوگ ہیں، کیونکہ ہم خُدا کے گھر میں جمع ہوئے ہیں، اور ہم جانتے ہیں آج بہت سارے لوگ ہیں جو خُدا کے گھر میں آنا چاہتے ہیں، لیکن وہ ہسپتال میں ہیں اور بیماری کے بستر پر ہیں۔ لیکن تُو نے آج ہمیں یہاں آنے کیلئے توفیق بخشی ہے۔ اور خُداوند، ہم کبھی بھی یہاں، ایک دوسرے کو دیکھنے نہیں آتے ہیں، ہم ایک دوسرے سے رفاقت کرنا پسند کرتے ہیں؛ اور یہ کام ہم اپنے گھروں میں بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں اُس سے رفاقت کرنے آتے ہیں جو ہمیں یہاں عزیز بچوں اور بھائیوں کی طرح لاتا ہے۔

(3) اب ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور فقط ایک ہی درست طریقہ ہے تیرے ساتھ رفاقت کرنے کا کہ تیرے کلام کے چوگرد جمع ہو جائیں۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ ہم یہاں روحانی قوت کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ ہمیں اُسکی ضرورت ہے، خُداوند۔ ہمارے پاس یہ قوت ہونی چاہیے تاکہ ہم صلیب کو اچھی طرح اٹھاسکیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ آج تُو پاک روح کو بھیج، اور ہم سب کو قوت عطا کر۔ اپنے لوگوں کی درخواستوں کو قبول کر جبکہ ہم سب اکٹھے ہو کر تیری طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں، کہ ہمیں فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ ہر ایک کو جواب دے، اے خُداوند۔

(4) ہم کل رات روڈ ایکسیڈنٹ میں، ہماری بہن انکرن کو بچانے کیلئے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تیرا فضل اُن پر تھا، خُداوند، اور ہم اس بات کیلئے تیری شکرگزاری کرتے ہیں۔ اور اب ہم دعا کرتے ہیں، آسمانی باپ، کہ تُو مسلسل ہمارے ساتھ رہ اور ہمارے سفر میں، ہم میں سے ہر ایک کی مدد

کر۔ ہمیں اپنی مضبوط قوت اور۔ اور ایمان کا علم عطا کرتا کہ تیری حضوری کبھی بھی ہماری زندگیوں میں ناکام نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت ہم اپنی مدد آپ نہیں کر سکتے ہیں، لیکن ہم جانتے ہیں ”خدا سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اُسکے فرشتے خیمہ زن ہوتے ہیں، اور وہ ہمیں اپنے ہاتھوں پر اٹھالیں گے تاکہ ہمارے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ پہنچے۔“ اور اب ہم دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں اپنے کلام کی برکت دے، اور ہم سے بول، اور ہمارے اندر بس جا، یسوع مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(5) میں باہر سورج کی دھوپ، اور سورج کی چمک، کیلئے شکر گزار ہوں۔ آج صبح کافی خراب موسم تھا۔ اور میرا خیال ہے، خاص کر، اس مقام پر، ہمارا کافی تھکا دینے والا، اور ملول موسم ہے۔ اور یہاں سورج کو نکلتے، اور چمکتے، دیکھنا، بہت اچھا لگتا ہے۔

(6) آج پھر اُس چھوٹے خاندان سے ملنا، اور اپنے بھائیوں سے ملنا اچھا ہے، اور یہ میری بہن کے گھر میں ہیں، اور کچھ ہمارے رشتے دار اس شہر کے چوگرد رہتے ہیں۔ برتنم لوگوں کا ایک بڑا جھنڈ ہے۔ اگر یہ سب کیلنگی سے، یہاں آجائیں، تو پھر میرا خیال ہے ہمیں شہر کرائے پر لینا پڑیگا؛ اُن میں سے بہت سارے یہاں ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ہی گھر کی طرف واپس آتے ہیں۔ ہم اکثر ماں کے گھر میں ملتے تھے، اور وہ ہمیں ایک ساتھ جوڑے رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سے، ڈور تھی۔ لیکن خدا نے جوڑے رکھنے کی ڈور کو آسمان پر بلا لیا ہے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ کسی دن ہم سب وہاں ملیں گے۔

(7) اور اب دیکھیں میں نے ایک دن بتایا تھا، میں نے کہا تھا، ”آپ جانتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ میں۔ میں اپنے اتوار کے پیغامات کو تقریباً بیس منٹ، یا پھر۔ پھر، آدھے گھنٹے تک محدود کر دوں گا، اور پھر بیماروں کیلئے دعا کیا کروں گا۔“ اور میں نے آج صبح اس کے بارے میں سوچا۔

(8) اور میں نے کل رات یہ سوچا تھا، اور بہن ڈونگ نے مجھے فون کیا اور یہ کہا، بلی کو فون کرو کیونکہ وہ اور بہن انگریز روڈ پر تھے، اور پھسل گئے تھے اور اُنکی ٹکر لگ گئی تھی۔ اور بلی اُس وقت کھڑکی میں تھا، اور، میں نہیں جانتا یہ کونسا وقت تھا؛ شاید آج صبح کی، بات ہے۔ کیونکہ میں کافی دیر تک سویا ہوا تھا۔ میں نے بھائی وڈ کی طرف دیکھا، لائٹ بند تھی۔ اور پھر میں دعا کیلئے جھک گیا، اور جب میں نے یہ کیا، تو کسی نے مجھ سے کہا، ”سب ٹھیک ہے۔“ پس پھر میں نے بلی کو بتایا، ”اُسے بتادو، سب

کچھ، میرا خیال ہے، ’سب کچھ ٹھیک ہے۔‘ اور میں انہیں آج صبح یہاں دیکھ کر بہت خوش ہوں، یہ یہاں پیچھے خُداوند کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں، اور اُس روڈ سے واپس آنے کے بعد یہاں ہیں۔

(9) یہ وہ لوگ ہیں جو آپ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں، اور انجیل سننے کیلئے سینکڑوں میل کا سفر کر کے آتے ہیں، اور اسلئے میں نے سوچا، ’بس بیس منٹ کا پیغام سناؤں، اور اگر میں آہستہ آہستہ سناؤں، تو یہ انکے لئے مناسب نہیں ہوگا۔‘ پس میں نے سوچا مجھے پیغام تھوڑا..... لمبا کرنا ہوگا۔

(10) پس دیکھیں، آج صبح، بھائی انکرن، اُسکے بیٹے، کو یہ گاتے ہوئے سنا ہے، ’تُو کتنا عظیم ہے۔‘ وہ اُس..... وہ اُس کیلئے کل دوپہر سے زیادہ آج صبح معنی رکھتا ہے، کیونکہ عظیم آسمانی خُدا نے اُسکی بیش قیمت، اور پیاری ماں اور بہن کو بچایا ہے۔

(11) اب، آج، ہم خُداوند سے عظیم وقت کی توقع کر رہے ہیں۔ اور میرے پاس دو یا تین عنوان تھے جنکو میں دیکھ رہا تھا، اور میں نہیں جانتا تھا، اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج صبح میں کس عنوان پر بات کروں گا۔ اُن میں سے ایک تھا، ’پنی فکریں اُس پر ڈال دیں، کیونکہ وہ تمہاری فکر کرتا ہے۔ اب دیکھیں، اگر وہ فکر کرتا ہے، تو پھر آپ کیوں نہیں کرتے ہیں؟‘

(12) پس اسکے بعد ایک اور تھا، بلی پال، یا یہ بلی پال نہیں تھا..... بلکہ میرے دوسرے بیٹے، جوزف نے، یہ عنوان مجھے کافی عرصہ پہلے دیا تھا۔ ایک دن کمرے میں بیٹھا ہوا تھا، اور اُس نے کہا، وہ ایک تصویر کی طرف دیکھ رہا تھا، اور بلی..... بلکہ، جوزف چھوٹے لڑکوں کی طرح، کشتی کا بڑا شوقین ہے، جیسا کہ آپکو معلوم ہے، کشتی اور گھوڑوں کا بھی شوقین ہے۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، ’ڈیڈی، کیا یسوع کے پاس کشتی تھی؟‘

اور میں نے کہا، ’میں نہیں جانتا۔‘

(13) پس پھر اُس کے چلے جانے کے بعد، میں سوچنے لگا، ’کیا اُسکے پاس کشتی تھی؟‘ اور میں نے اس میں سے ایک عنوان لیا، اور اپنی کتاب میں لکھ لیا، ’کیا یسوع کے پاس کشتی تھی؟‘ اور میں سوچنے لگا، ’جب وہ دھرتی پر تھا، تو اُس نے منم لینے کیلئے کسی کا رحم لیا، دفن ہونے کیلئے کسی کی قبر لی، اور منادی کیلئے کسی کی کشتی استعمال کی، لیکن وہ صیوں کے پُرانے جہاز کا کپتان تھا۔‘ یقیناً، وہ تھا۔ اور، ان

مضامین پر میں سوچ رہا تھا، کہ میں انہیں بعد میں لے سکتا ہوں، اس سے پہلے کہ واپس جانے کیلئے ہم وہاں سے نکلے۔

(14) آپ جانتے ہیں، میں اس ٹیبر نیکل میں منادی کرنا پسند کرتا ہوں، کیونکہ یہ ہماری اپنی کلیسیا ہے۔ ہم یہاں وہ بات کہنے کی آزادی محسوس کرتے ہیں جو پاک روح کہتا ہے۔ اور دوسرے مقامات پر، بیشک لوگ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، لیکن پھر بھی آپ تھوڑا تناؤ محسوس کرتے ہیں کیونکہ آپ۔ آپ کسی اور کی کلیسیا میں ہوتے ہیں، اور آپ اُنکے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہتے ہیں تاکہ۔ تاکہ اُنکے خیالوں اور تعلیم کی قدر کی جائے۔

(15) بھائی بُرچام کے ہاں یہ ہفتہ بہت اچھا گزرا۔ اور میں کارخانے میں گیا جہاں وہ چیز بناتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں وہ اور اُسکی بیوی، اور اُسکے بیٹے بھی، آج صبح یہاں موجود ہیں۔ اور میں ہمیشہ یہ سوچتا تھا کہ چیز کا کارخانہ دوسری جگہوں کی طرح جہاں جہاں میں گیا ہوں، اوہ، گندہ اور میلا ہی ہوگا۔ میرے خُدا یا، اب میں ایک بات کہہ سکتا ہوں، آپ کو پُر یقین ہو جانا چاہیے کہ یہ جگہ گندی نہیں تھی۔ اور خاص کر میں جتنے بھی کارخانوں میں گیا ہوں، یہ سب سے زیادہ صاف ستھری جگہ تھی۔ اور میں نہیں سمجھا تھا۔ میں نے سوچا، ”اوہ، شاید یہ ایک دن میں ایک سو پونڈ چیز بناتے ہوں گے۔“ لیکن یہ ایک دن میں چھٹن چیز بناتے ہیں، اور تین کارخانوں کو چلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا، اوہ، میرے خُدا یا، اتنی چیز کون کھاتا ہے؟“

(16) لیکن خُداوند نے اس شخص کو برکت دی ہے۔ مجھے اسکے گھر میں رہنے کا موقع ملا ہے، یہ ایک بہت پیارا گھر ہے، اور اس میں ایک پیاری اور تابعدار بیوی رہتی ہے۔ اور ایسا کوئی سبب نہیں ہے کہ وہ ہر روز مسیح کیلئے نہ جنیں، جیسے وہ جی رہے ہیں۔ بچوں سے ملاقات کی، اور وہ بہت اچھے بچے ہیں۔ ہم اس رفاقت کیلئے بہت شکر گزار ہیں جو ہم ایک دوسرے سے کر رہے ہیں۔

(17) معلوم ہوا کہ میں اُنکے سابقہ ایک۔ ایک پاسٹر، بھائی گورلی کو جانتا ہوں، وہ ایک یونائٹڈ پینیکل ایمان کا بڑا اچھا بھائی تھا، میں اُس سے کئی سال پہلے، جونس برو، ارکنساس میں ملا تھا۔ اور یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ تھا..... حالانکہ، یہ اُنکا پاسٹر تھا۔

(18) اب آج شام کی عبادت کو یاد رکھیں۔ اور پھر، اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو اگلے اتوار میں اُمید کرتا ہوں کہ پھر کلام سناؤنگا۔ اور پھر میرا خیال ہے اُس سے اگلے اتوار مجھے شگاہ گونا ہے۔ اور پھر مجھے کچھ وقت کیلئے جانا پڑیگا، اور مجھے اپنی فیملی کو واپس گھر لیکر بھی جانا ہے، واپس ایری زونا میں لیکر جانا ہے، تاکہ میرے بچے، سکول میں دوبارہ داخلہ لے سکیں۔ اور دیکھیں پھر ہم نے پاسٹر کو پریشان کرنا چھوڑ دیا ہے، لیکن اُس کی خدمات لے رہے ہیں۔

(19) پس، ہم بھائی نیول کی ساری خدمت کیلئے بہت ہی شکر گزار ہیں، آپ کو معلوم ہے، یہ۔ یہ مجھے دعوت دیتے ہیں۔ اور یہ بہت زیادہ، نہیں..... بلکہ میں، بھائی کو پسند کرتا ہوں، یہ ایک ایسا انسان ہے، جس میں مکر نہیں ہے، خود غرضی نہیں ہے، اور یہی حقیقی مسیحیت ہے۔ میں اسے پسند کرتا ہوں۔

(20) اب ہم کچھ حوالوں کو پڑھیں گے اور اُن پر بات کریں گے۔ اور میں نہیں جانتا کہ لمبے پیغامات پر، کتنا وقت لگ جائیگا، لیکن میرا خیال ہے..... میں کسی دن لمبے پیغام دینے پر بات کر رہا تھا، اور کسی نے کہا، ”ٹھیک ہے، اب، آپ بس۔ بس تھوڑی دیر ہی کلام سنایا کریں گے، آپ تو، بھیدوں کی بات کرتے ہیں،“ اور کہا، ”تو ہم۔ ہم اسے کیسے سمجھ سکیں گے۔“ کہا، ”بس بات کرتے رہیں، کیونکہ یہ کچھ دیر بعد ظاہر ہوتا ہے،“ اُس نے کہا۔ پس شاید خُداوند کی یہی مرضی ہے کہ ہمیں اسے اسی طرح کریں۔

آئیں پھر جھکتے ہیں۔

(21) خُداوند، تیرا کلام پُلپٹ پر کھلا ہوا ہے، اور یہ جانتے ہیں کہ کسی دن یہ آخری بار بند ہو جائیگا، پھر کلام مجسم ہو جائیگا۔ اور ہم۔ ہم آج صُبح کے وقت کیلئے بھی شکر گزار ہیں۔ اور ہمارے لئے، اس کلام کا بھید، پاک روح کے وسیلے کھول دے جو ہم پڑھنے جا رہے ہیں۔ ہونے دے کہ پاک روح آج ہمیں وہ باتیں سکھائے جنہیں ہمیں جاننا چاہیے۔ تاکہ ہم، اس کے عوض، کلام کو دھیان سے سن سکیں، اور اسکی گہرائی میں جا سکیں۔ اور پھر جو لوگ اسے ٹیپ کے وسیلے سنیں، وہ بھی اس پر غور کر سکیں۔ اور ہونے دے کہ ہم اُس بات کو پکڑ سکیں جو پاک روح ہم پر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیونکہ ہم محسوس کرتے ہیں، کہ وہ ہمیں مسح کرتا ہے، اور مسح بے فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک مقصد

کیلئے ہوتا ہے، تاکہ یہ خُداوند کیلئے، اچھا کام کر سکے۔ اور ہونے دے کہ ہمارے دل اور ذہن کھل جائیں، خُداوند۔

(22) ہونے دے کہ ہمیں بولنے کی آزادی ہو، اور سُنے کی بھی آزادی ہو، اور ایمان تک رسائی حاصل کریں، اور ایمان رکھیں کہ جو کچھ ہم نے سنا ہے، وہ خُدا کے کلام سے آیا ہے؛ تاکہ یہ ہمارے لئے، ابدی زندگی گنا جائے، اُس عظیم دن میں جو آنے والا ہے۔ ہمیں آج برکت دے۔ اور جب ہم غلط ہوں تو ہمیں مجرم ٹھہرائے۔ اپنی غلطیاں جاننے دے جو ہم کرتے ہیں۔ اور ہمیں اُس راہ میں برکت عطا کر جو ٹھیک ہے، تاکہ ہم جان سکیں کہ کس راستے پر چلنا ہے، اور اس موجودہ زمانے میں کیسے عمل کرنا ہے؛ تاکہ ہم یہاں رہتے ہوئے، یسوع مسیح، کو عزت اور جلال دے سکیں، جو ہمیں عظیم آخرت میں زندگی دینے کیلئے مولا۔ ہم یہ یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(23) اب میں آج صُبح، کلام کو دو مقاموں سے پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور ان میں سے ایک خروج کی کتاب میں ہے۔ دوستو، یہ دونوں حوالے خروج کی کتاب میں ہیں۔ ایک، تیرویں باب، کی ایکسویں اور بائیسویں آیت میں ہے۔ اور دوسرا چودھویں باب کی، دسویں، گیارہویں اور بارہویں آیت میں ہے۔ اب میں خروج تیرہ: ایکس کو پڑھوں گا۔

اور خُداوند اُنکو دن میں راستہ دکھانے کیلئے، بادل کے ستُون میں؛ اور رات کو..... روشنی دینے کیلئے، آگ کے ستُون میں؛ ہو کر اُنکے آگے چلا کرتا تھا تاکہ وہ دن اور رات دونوں میں چل سکیں:

وہ بادل کا ستُون دن کو، اور آگ کا ستُون رات کو، اُن لوگوں کے آگے سے ہٹا نہیں

تھا۔

(24) اب خروج چودہ باب کی، دسویں آیت کو پڑھتے ہیں:

اور جب فرعون نزدیک آگیا، تب بنی اسرائیل نے آنکھ اٹھا کر، دیکھا، کہ مصری اُنکا پیچھا کیے چلے آتے ہیں؛ اور وہ نہایت خوفزدہ ہو گئے: تب بنی اسرائیل نے خُداوند سے فریاد کی۔ اور موسیٰ سے..... کہنے لگے، کیونکہ وہاں..... (معافی چاہتا ہوں)۔ اور موسیٰ سے

فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول!

کہنے لگے، کیا مصر میں قبریں نہ تھیں، جو تُو ہم کو وہاں سے مرنے کیلئے بیابان میں لے آیا ہے؟ تُو نے ہم سے یہ کیا کیا ہے، کہ ہم کو مصر سے نکال لایا ہے؟

کیا ہم نے مصر میں تجھ سے یہ بات نہ، کہی تھی، کہ ہم کو رہنے دے، کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں؟ کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا، بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا۔
(25) میں کچھ اور آیات کو پڑھوں گا:

تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا، ڈرو..... مت،.....
اب ذرا غور سے سُنیں۔

.....تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا، ڈرو مت، چپ چاپ کھڑے ہو کر، خُداوند کی نجات کے کام کو دیکھو، جو وہ آج..... تمہارے لئے کریگا: کیونکہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو، اُن کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔

خُداوند تمہاری طرف سے جنگ کریگا، اور تم خاموش رہو گے..... اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا، تُو مجھ سے کیوں فریاد کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل سے کہہ، کہ وہ آگے بڑھیں:

اور تُو اپنی لاٹھی اٹھا کر، اپنا ہاتھ سُمندر کے اوپر بڑھا، اور اسے دو حصے کر: اور بنی اسرائیل سُمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل جائینگے۔

اور دیکھ، میں، مصریوں کے دل سخت کر دوں گا، اور وہ ان کا پیچھا کریں گے، اور میں فرعون، اور اُسکے سپاہ، اور اُسکے رتھوں، اور سواروں پر ممتاز ہوں گا۔

اور جب میں فرعون، اور اُسکے رتھوں، اور سواروں پر ممتاز ہو جاؤں گا، تو مصری جان لیں گے کہ میں ہی خُداوند ہوں۔

اور خُدا کا فرشتہ، جو اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چلا کرتا تھا، جا کر اُنکے پیچھے ہو گیا: اور بادل کا ستون..... اُنکے سامنے سے، ہٹ کر اُنکے پیچھے جا پھرا:

یوں وہ مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں ہو گیا:..... سو وہاں بادل بھی تھا اور اندھیرا بھی، تو بھی رات کو اُس سے روشنی رہی: پس وہ رات بھر ایک دوسرے کے پاس نہیں آئے۔

پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا؛ اور خُداوند نے رات بھر شند پور بی آندھی چلا کر، اور سمندر کو پیچھے ہٹا کر اُسے خشک زمین بنادیا، اور پانی دو حصے ہو گیا۔

اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے: اور اُنکے دہنے اور بائیں ہاتھ، پانی دیوار کی طرح تھا۔

اور مصریوں نے تعاقب کیا، اور فرعون کے سب گھوڑے، اور رتھ، اور سوار، اُنکے پیچھے پیچھے سمندر کے بیچ میں چلے گئے۔

اور رات کے پچھلے پہر، خُداوند نے آگ اور بادل کے ستون میں سے..... مصریوں کے لشکر پر نظر کی، اور اُنکے لشکر کو گھبرا دیا،

اور اُس نے اُنکے رتھوں کے پہیوں کو نکال ڈالا، سو اُنکو چلانا مشکل ہو گیا: تب مصری کہنے لگے، آؤ ہم اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگیں؛ کیونکہ خُداوند اُنکی طرف سے مصریوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

(26) خُداوند کا کلام بہت عظیم، اور بہت اچھا ہے، اور اسے پڑھنے سے روکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور جب ہم اسے پڑھتے ہیں، تو یہ زندگی بن جاتا ہے۔ میرا خیال ہے، آج صُبح، اس عنوان کو ٹیپ کیا جا رہا ہے، میں آغاز میں یہ کہنا چاہتا ہوں، جب میں اسے حاصل کرتا ہوں، تو میں اپنے آپ کو حاصل کرتا ہوں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں..... کل، جب مطالعہ کر رہا تھا، تو میں اس مضمون تک پہنچا، اور پھر میں نے سوچا، ”اگر خُداوند کی یہی مرضی ہے، تو میں اسی پر، بولونگا، کیونکہ یہ میرے دل میں بیٹھ گیا تھا۔“ اور میں پُر امید ہوں کہ اب یہ ہم سب کے دل میں چلا جائیگا، تاکہ ہم دیکھ سکیں، اور اوپر دیکھنے کا ہمارے لئے یہ وسیلہ بنے؛ اور تھوڑا سا مطالعہ کرتے ہوئے، اُس دن کا موازنہ جو تب ہوا تھا، آج کے..... دن کے ساتھ کر سکیں۔

(27) میں اس عنوان کے کیلئے تین الفاظ لینا چاہتا ہوں: فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول! خُدا نے موسیٰ سے، یہاں پندرہ آیت میں کہا، ”تُو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے؟ لوگوں سے کہہ، کہ وہ آگے بڑھیں۔“ اور: فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول!

(28) اب، ہمارے پاس یہ ایک عنوان ہے، اور مجھ سے جتنی جلدی ممکن ہو میں اسے ختم کرنے کی کوشش کروں گا، جیسے پاک روح رہنمائی کرے۔ اور میں اس عنوان کے بارے..... میں سوچتا ہوں، کہ مصیبت کے وقت، موسیٰ خُدا سے فریاد کر رہا ہے؛ اور خُدا موسیٰ کو واپس ڈانٹتا ہے، ٹھیک اُسی وقت جب پریشانی کا۔ کا وقت تھا۔ اور یہ فطرتی ہے، جیسے کوئی بھی، شخص چلا اُٹھتا ہے۔ اور پھر یہ۔ یہ کیسی ڈانٹ تھی خُدا اچھے مڑتا ہے اور اُسے فریاد کرنے پر ڈانٹتا ہے، کیونکہ وہ اُس سے فریاد کر رہا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔

(29) کئی بار، جب ہم کلام کو اپنے طریقے سے دیکھتے ہیں، تو یہ بہت مشکل دکھائی دیتا ہے۔ لیکن جب ہم تھوڑی دیر اس کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہم جان جاتے ہیں کہ حکمت کا بانی خُدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ ان کاموں کو کیسے کرنا ہے اور انسان کیساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔ اُسکو معلوم ہے انسان کے اندر کیا ہے۔ وہ۔ وہ انسان کو جانتا ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم تو بس ذہنی طریقے سے جانتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت میں جانتا ہے کہ انسان کے اندر کیا ہے۔

(30) موسیٰ اس دنیا میں پیدا ہوا، اور وہ لڑکا خُدا ادا صلاحیت کا حامل تھا۔ اُس کا جنم چھڑانے والے، اور نبی کے طور پر ہوا تھا۔ اُس کا جنم ساز و سامان کے ساتھ ہوا تھا جو اُسکے اندر پیدا ہوئے تھے، جیسے ہر انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو وہ ساز و سامان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ میں مضبوطی سے خُدا کی۔ کی پیش بینی، اور پہلے سے مقرر ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔

(31) ”خُدا انہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہلاک ہو، بلکہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔“ لیکن، خُدا ہوتے ہوئے، اُسے معلوم تھا، اور معلوم ہے، ”وہ آغاز سے انجام کو جانتا ہے۔“ سمجھے؟ اگر وہ نہیں جانتا ہے، تو پھر وہ لامحدود نہیں ہے؛ اور اگر وہ لامحدود نہیں ہے، تو پھر وہ خُدا نہیں ہے۔ پس وہ، یقینی طور پر نہیں چاہتا تھا، کہ کوئی بھی ہلاک ہو، لیکن وہ۔ وہ جانتا ہے کہ کون ہلاک ہوگا اور کون ہلاک نہیں ہوگا۔ یہی سبب ہے، اور اسی مقصد کیلئے یسوع زمین پر آیا تھا، تاکہ اُنکو بچائے، جنہیں خُدا نے پہلے سے دیکھا اور جانا تھا، کہ وہ بچنا چاہتے تھے، دیکھیں، کیونکہ ساری دنیا مجرم ٹھہرائی گئی تھی۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ خُدا کی پیش بینی کے علاوہ ہم اسے کسی اور طریقے سے سکھا سکتے ہیں، اور بائبل صاف بتاتی

ہے کہ وہ آغاز ہی سے انجام کو جانتا ہے، اور یہ بتا سکتا ہے۔

(32) اسلئے، جب ایک - ایک شخص کچھ ایسا بننے کی کوشش کرتا ہے جو وہ ہے نہیں، تو وہ نقال بن رہا ہوتا ہے، اور جلد ہی یا کچھ دیر بعد آپکو پتہ چل جاتا ہے۔ آپکے گناہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آپ اُنکو چھپا نہیں سکتے ہیں۔ گناہ کو چھپانے کیلئے بس ایک ہی چیز ہے، اور وہ یسوع مسیح کا لہو ہے، اور اسے تب تک نہیں لگایا جاسکتا جب تک خُدا نے آپکو دنیا کی بنیاد ڈالنے سے پہلے بلایا نہ ہو۔ یہی سبب ہے کہ لہو بہایا گیا تھا؛ یہ روندنے کیلئے نہیں ہے، مذاق کیلئے نہیں ہے، اور - اور نہ نفع کیلئے ہے، اور - اور اسکے خلاف بُرا نہ بولیں، اور - اور وغیرہ وغیرہ۔ یہ تو ایک ٹھیک مقصد کیلئے تھا۔ یہ درست ہے۔ یہ کھیل کیلئے نہیں ہے، یہ نقل کیلئے نہیں ہے، یہ ایسا کہنے کیلئے نہیں ہے کہ گناہ ڈھانپے گئے ہیں جبکہ ڈھانپنے نہیں گئے ہوتے۔ اور کوئی بھی گناہگار اپنے گناہ ڈھانپ نہیں سکتا ہے جب تک اُس کا نام دنیا کی نیو ڈالنے سے پہلے برہ کی کتاب حیات میں نہ ہو۔ یسوع نے، خود نے کہا ہے، ”تب تک کوئی میرے پاس نہیں آسکتا ہے جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لائے۔ اور وہ سب جو باپ کے پاس تھے،“ فعل ماضی، ”مجھے دیئے گئے ہیں، وہ میرے پاس آجائینگے۔“ یہ درست ہے۔ پس آپ کلام کو جھوٹا نہیں بنا سکتے ہیں۔ یہ سچائی کیلئے اور درستگی کیلئے ہے۔

(33) اور موسیٰ کا جنم ایمان کی نعمت کے ساتھ ہوا تھا؛ اور عظیم ایمان موسیٰ کے پاس تھا۔ ہم اسے، تھوڑی دیر میں دیکھتے ہیں، جو اُسکے اندر سے باہر آتا ہے۔ اُسکی پیدائش ایک عظیم خاندان سے ہوئی تھی، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، کہ اُسکے والدین لاوی کے خاندان سے آئے تھے۔ یہ، کہانی، بہت پُرانی ہے، اور یہ یہاں خروج کی - کی کتاب میں ہے، پس یہ اس کردار کی زندگی کو خوبصورتی سے ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ بائبل کے - کے عظیم ترین کرداروں میں سے ایک تھا، کیونکہ وہ پوری طرح خُداوند یسوع کی مثال تھا۔

(34) اُسکی پیدائش بھی، خُداوند یسوع کی طرح عجیب طریقے سے ہوئی تھی۔ اُسکی پیدائش خُداوند یسوع کی طرح، ستائے جانے کے وقت میں ہوئی تھی۔ وہ خُداوند یسوع کی طرح، نجات دینے والا پیدا ہوا تھا۔ وہ خُداوند یسوع کی طرح، اپنے والدین کے وسیلے، دشمن سے چھپایا گیا تھا۔ اور وہ

خُداوند یسوع کی طرح، خدمت کے وقت ظاہر ہوا۔ وہ خُداوند یسوع کی طرح، ایک لیڈر تھا۔ وہ خُداوند یسوع کی طرح، ایک نبی تھا۔ اور وہ خُداوند یسوع کی طرح، ایک شریعت دینے والا تھا۔

(35) اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ چٹان پر مولا، اور اُسے ضرور دوبارہ جی اُٹھنا تھا اور وغیرہ وغیرہ، کیونکہ، آٹھ سو سال بعد وہ صورتِ تبدیلی کے پہاڑ پر، خُداوند یسوع سے بات چیت کر رہا تھا۔ سمجھے؟ فرشتے اُسے اُٹھا کر لے گئے تھے۔ اور کوئی نہیں جانتا اُسے کہاں دفن کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ شیطان بھی نہیں جانتا تھا۔ سچ کہو، تو میرا نہیں خیال کہ اُسے دفن بھی کیا گیا تھا۔ میرا۔ میرا ایمان ہے کہ خُدا اُسے کہیں دُور اُٹھا کر لے گیا تھا، اور۔ اور وہ اُس چٹان پر مولا جسکی پیروی میں اُس نے ساری زندگی گزاری تھی۔

(36) اور وہ مسیح کی ایک کامل مثال تھا۔ وہ لوگوں پر ایک بادشاہ تھا۔ وہ شریعت دینے والا تھا۔ وہ لوگوں کے۔ لئے ایک۔ ایک سہارا تھا۔ وہ سب، باتوں میں۔ میں، مسیح کا نمونہ تھا۔

(37) اب، دیکھیں، پھر اُس کا جنم عظیم نعمتوں اور قابلیت کے ساتھ ہوا تھا، پھر اُسے کچھ تو لینا تھا، تاکہ یہ چیز اُسکی زندگی کے چوگرد چمکے۔

(38) دیکھیں، خُدا کا بیج دنیا کی بنیاد ڈالنے سے پہلے ہمارے اندر رکھا گیا ہے۔ اور جب روشنی بیج پر پڑتی ہے، تو یہ اُس زندگی میں لے آتی ہے، لیکن روشنی کو پہلے بیج پر آنا ہے۔

(39) جیسے میں نے کنوئیں پر اُس عورت کے بارے میں کئی بار سکھایا ہے، اُسکی حالت کیسی تھی۔ حالانکہ وہ ایک۔ ایک بدنام عورت تھی، یہاں تک کہ۔ کہ اُسکی زندگی بھی بدنام تھی، اور وہ اس حالت میں تھی کہ اُسے روایت نے کبھی بھی نہیں چھوا تھا، لیکن، جب، وہ نور اُس پر پہلی بار چمکا، اُس نے فوراً ہی اُسے پہچان لیا، کیونکہ اُسکا جواب دینے کیلئے کچھ تو وہاں تھا۔ ”جب گہراؤ گہراؤ کو پکارتا ہے،“ تو پھر ضرور گہراؤ کی پکار کا جواب دینے کیلئے گہراؤ ہونا چاہیے۔

(40) اور یہاں موسیٰ نبی کا جنم ہوا تھا، لیکن اُسکی پرورش اعلیٰ سکول اور فرعون کے محل میں ہوئی تھی۔ فرعون سیٹی، جس کے زیر سایہ اُس نے پرورش پائی تھی، وہ وہ آدمی تھا جس نے اُنکا احترام کیا تھا، اور یوسف کو خُداوند کا نبی مانا تھا۔ لیکن سیٹی کے بعد رعمس آیا، اور رعمس نے یوسف کی کوئی پروا

نہ کی۔ اور پس، اسلئے، مصیبت کا آغاز ہو گیا، اب، دیکھیں وہاں ایک اور فرعون آ گیا جو یوسف کو نہیں جانتا تھا۔

(41) لیکن یہ عظیم خصوصیات ہیں، آئیں تھوڑی دیر انکے بارے میں بات کرتے ہیں، اور، اس سے پہلے کہ ہم اپنے خاص عنوان پر آئیں۔ میرے پاس عنوان رکھنے کا ایک الگ ہی طریقہ ہے، اور جب ہم اس پر بات کرتے ہیں، تو خُود وند میری مدد کرے کہ آج صُبح ہم اسے سیکھ سکیں۔

(42) موسیٰ، ایک عظیم ایمان کی نعمت کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ پھر، اُسے مسح کیا گیا تھا اور جلتی جھاڑی میں حکم دیا گیا تھا، تاکہ خُدا کے لوگوں کو مخلصی دے۔ اب، دیکھیں اس آدمی کے پاس کتنی عظیم خصوصیات تھیں! اُسکی پیدائش ایک خاص مقصد کیلئے ہوئی تھی۔ خُدا کا اس میں ایک مقصد تھا۔

(43) آپکا یہاں ہونا خُدا کا ایک مقصد تھا۔ سمجھے؟ اگر آپ یہ کر سکتے ہیں، تو آپ اُس مقام پر آجائیں، جہاں آپکو بچانے کیلئے، آپکو اور خُدا کو، بہت زیادہ پریشانی نہ اُٹھانی پڑے۔

(44) موسیٰ کی پیدائش ہوتی ہے، اور پھر، اسکے بعد اُسے، اُس مقام پر۔ پر لایا گیا جہاں اُسے مسح کیا گیا۔ اور، اب غور کریں، اُس بچ کو وہاں بڑی سمجھداری کے ساتھ رکھا گیا تھا، اور پورے ایمان کے ساتھ اُسکی پیدائش ہوئی تھی کہ وہ لوگوں کو مخلصی دیگا، اور وہ تب تک اُس زندگی میں نہیں آیا جب تک اُس جلتی جھاڑی میں سے وہ نور اُس پر جلوہ گر نہیں ہوا؛ اور جب تک اُس نے دیکھ نہ لیا، ایسا نہیں کہ اُس نے بس پڑھا تھا، بلکہ اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا؛ کچھ تو تھا جس نے اُس سے بات کی تھی، اور اُس نے بھی اُس سے واپس بات کی۔ اوہ، وہ کیسے ان باتوں کو زندگی میں لایا!

(45) میرا خیال ہے ایک انسان کے..... یا عورت، یا لڑکے یا لڑکی کے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ میرا خیال ہے، وہ جو کلام کے بارے میں سمجھداری سے سوچتے ہیں، اور وغیرہ وغیرہ، وہ کبھی بھی مکمل بنیاد قائم نہیں کر سکتے ہیں جب تک اُس نور سے ملاقات نہ کر لیں جو کلام کو حقیقت میں لے آتا ہے۔

(46) میرا خیال ہے کوئی کلیسیا اس پر عمل نہیں کر رہی ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ کتنی بنیاد پرست اور سمجھدار ہے، وہ کلیسیا تب تک نہیں بڑھ سکتی ہے جب تک لوگ اُس مافوق الفطرت کو جان نہ لیں، اور اُسے دیکھ نہ لیں۔ کچھ ایسا ہو جس سے وہ بات کر سکیں، اور وہ واپس اُن سے بات

کر سکے، جو اس لکھے ہوئے کلام کو ثابت کرتا ہے۔

(47) اب یاد رکھیں، جب موسیٰ اُس جلتی ہوئی جھاڑی سے ملا، تو کلام مکمل طور پر ثابت ہو گیا تھا۔ یہ کلام تھا۔ موسیٰ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی، ”کہ یہ آواز کیا ہے؟ یا یہاں پر کیا ہے؟“ کیونکہ، خُدا نے پیدائش کی کتاب میں، پہلے ہی سے لکھ دیا تھا، کہ ”تیرے لوگ اجنبی سرزمین میں پر دیسی ہونگے، لیکن اُنہیں چار سو سال بعد، واپس اس دیس میں لایا جائیگا، کیونکہ۔ کیونکہ امور یوں کا گناہ ابھی تک پورا نہیں ہوا تھا۔“ اب دیکھیں، سینکڑوں سینکڑوں سال پہلے، خُدا نے کہا تھا کہ اسرائیل ایک اجنبی سرزمین پر پر دیسی ہوگا اور اُسکے ساتھ بدسلوکی کی جائیگی، اور چار سو سال وہ وہاں رہیگا۔ لیکن خُدا، ایک قوت والے ہاتھ سے، اُنہیں باہر نکالے گا۔ اسلئے، آپ دیکھیں، اس جلتی ہوئی جھاڑی میں.....

(48) موسیٰ، سمجھداری سے اس بات کو جان گیا۔ اور وہ بیچ جو اُس میں تھا، اُسکے دل میں پڑا ہوا تھا۔ اور اُس نے، اپنی سمجھداری کے تجربے اور کلام کیساتھ کوشش کی، کہ اُنہیں وہاں سے۔ سے۔ سے نکالے، اور اُنہیں مخلصی دے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس مقصد کیلئے پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ جانتا تھا، یہی وقت ہے۔ کیونکہ کلام نے بتا دیا تھا اور اُنہیں چار سو سال وہاں ہو چکے تھے۔

(49) جیسا کہ ہم اب جانتے ہیں، جیسے ایک شخص نے کچھ دیر پہلے، مجھ سے اُسکی آمد اور اُٹھائے جانے کے بارے میں پوچھا تھا۔ ہم جانتے ہیں۔ ہم وقت کے اختتام میں رہ رہے ہیں، اُٹھائے جانے کا وقت قریب ہے، اور ہم ایک اُٹھائے جانے والے ایمان کے منتظر ہیں جو کلیسیا کو ایک ساتھ اکٹھا کر سکتا ہے اور اسے مافوق الفطرت قوت عطا کر سکتا ہے، جس سے ہم ان بدنوانوں سے بدل جائینگے جس میں ہم اب رہتے ہیں۔ جب ہم ایک ایسے خُدا کو دیکھتے ہیں جو مُردے کو ایک گز زمین کے نیچے سے اُٹھا کر زندہ کر سکتا ہے، اور اُسے واپس زندگی میں لاسکتا ہے اور ہمارے سامنے کھڑا کر سکتا ہے، جب ہم ایک ایسے خُدا کو دیکھتے ہیں جو اُس کینسر کو نکال سکتا ہے جس نے انسان کا سایہ تک بھی کھالیا ہوا اور ایسے آدمی کو واپس بالکل صحت مند کر سکتا ہے، اور یہی اپنے لوگوں کو اُٹھائے جانے والا ایمان دیگا۔ جب، وہ نور آسمان پر چمکے گا، اور نرسنگا پھونگا جائیگا، تو مسیح کا بدن فوراً اکٹھا ہو جائیگا، اور پل

بھر میں بدل جائیگا اور آسمان پر اُٹھالیا جائیگا۔ ہاں، ایسا ہی ہونے والا ہے۔ اور ہمارے تھیولوجی کے سکول ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتے ہیں، بھلے وہ سمجھداری میں درست ہیں۔ لیکن آپ کی اُس نور سے ملاقات ہونی ضروری ہے! آپ کو کچھ تو حاصل کرنا ہے۔

(50) اور یہاں موسیٰ، اپنی عظیم بلا ہٹ کی بنیاد کلام پر رکھ رہا ہے، اور یہ عظیم بات تھی، جب تک اُسکی ملاقات اُس نور سے نہ ہوگئی، اور اُسی کلام نے اُس سے واپس بات کی۔ تب اُس نے اپنے مسیح کو جان لیا۔ وہ مسیح جو اُسکے اندر تھا، اور جو اُسکے اندر تھا، اُس نے سمجھداری سے۔ سے اُس کا یقین کیا، اُس ایمان کا جو ایمان اُس نے خُدا پر رکھا تھا، جس نے اُسے اُسکی ماں سے الگ رکھا۔ اور اب جب وہ اس نور کی حضوری میں آتا ہے، تو اُسے مسیح کیا گیا اور اُس نے اس پر ایمان رکھا۔ سمجھے؟ کیا ہی مسیح ہے! اور اُسے اختیار دیا گیا تھا۔

(51) اب، ہم فکری طور پر، جانتے ہیں اُس نے اپنی ماں سے اسکے بارے میں سُنا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے، اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسی وقت میں رہ رہا ہے۔ لیکن یہاں اُس نے اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ ناکام آدمی تھا، اسلئے اُس نے ہو سکتا ہے..... شاید اُس کا تھوڑا سا ایمان گر گیا ہو۔ لیکن پھر جب وہ جھاڑی کے پاس آ گیا، خُدا نے کہا، ”میں نے اپنے لوگوں کی فریاد کو سُنا ہے، اور میں نے اپنے وعدے کو یاد کیا ہے جو میں نے اُنکے باپ دادا، ابرہام، اسحاق، اور یعقوب سے کیا تھا، اور میں نیچے اُتر آیا ہوں۔“ ”میں،“ یہاں، یہ۔ یہ ذاتی اسم ہے، ”میں اُنہیں چھڑانے کیلئے نیچے اُتر آیا ہوں۔“

(52) اور اب دیکھیں، اور کیا میں اسے یہاں جوڑ سکتا ہوں..... خُدا مجھے معاف کرے یہ گستاخی لگتی ہے۔ ”میں زمین پر کام نہیں کرتا ہوں، ماسوائے انسان کے۔ میں۔ میں۔ میں تاک ہوں، تم ڈالیاں ہو۔ اور جب مجھے کوئی انسان مل جاتا ہے تو میں اپنا اعلان کر دیتا ہوں۔ اور میں نے تجھے چنا ہے، اور میں تجھے بھیجتا ہوں تاکہ اُنہیں باہر نکال لائے۔“ سمجھے؟ اب غور کریں، ”میں تیرا مُنہ بنوں گا، اور میں..... تُو اس لالچی کو لے لے۔“

(53) اور موسیٰ نے کہا، ”کیا میں کوئی نشان دیکھ سکتا ہوں کہ تُو مجھے بھیج رہا ہے، اور تُو نے مجھے مسیح کیا ہے، اور تُو یہ کام کرنے جا رہا ہے؟“

کہا، ”تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟“

اُس نے کہا، ”ایک لاٹھی۔“

کہا، ”اسے نیچے پھینک دے۔“ وہ ایک سانپ بن گئی۔ وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(54) اُس نے کہا، ”اسے اٹھا لے۔“ وہ دوبارہ ایک لاٹھی بن گئی۔ کہا، ”اپنا ہاتھ اپنے سینے پر

رکھ۔“ اسے باہر نکال، اور وہ کوڑھی تھا۔ اسے واپس رکھ، اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ کہا.....

(55) اُس نے خُدا کے جلال کو دیکھا۔ موسیٰ کیلئے، مزید کوئی سوال نہ رہا۔ کیا آپ نے غور کیا

ہے، وہ پھر کبھی بھاگ کر واپس جنگل نہیں گیا؟ وہ جانتا تھا کہ مسیح شدہ ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ساری

باتیں، اور یہ عظیم اور اعلیٰ خصوصیات اُسکے دل کے اندر موجود تھیں، اور وہ..... وہ مسیح شدہ تھا۔ اب

وہ۔ وہ تیار ہے۔ وہ جانے کیلئے تیار ہے۔ پس وہ مصر کی جانب بڑھتا ہے۔

(56) خُدا نے کہا تھا، ”میں تمہارے ساتھ رہوں گا،“ پس یہ۔ یہ بات ہو گئی ہے۔ دیکھیں، ”میں

تیرے ساتھ رہوں گا،“ پس یہی بات موسیٰ کو جانتی تھی۔ کیونکہ اُس کے دل میں یہ عظیم بلا ہٹ تھی، اور

خُدا نے بھی کہہ دیا، ”میں تیرے ساتھ رہوں گا۔“

(57) اب دیکھیں، خُدا نے موسیٰ کے دعویٰ کو بھی..... ثابت کر دیا۔ موسیٰ نے دعویٰ کیا، ”میں خُدا

سے ملا ہوں۔ اور اُس نے کہا اور اُنہیں بتایا، ”میں ہوں“ نے مجھے بھیجا ہے۔“ سمجھ؟

(58) اب اُنہوں نے کہا، ”یہاں ایک آدمی ہے، ایک اور یہودی ہے، شاید اُن میں سے کچھ

جنونی تھے جو مختلف وقت میں ہر قسم کی سکیموں کے ساتھ آتے رہے تاکہ ہمیں غلامی سے باہر

نکالیں۔“ اور آپ کو معلوم ہے جب لوگ غلامی میں، یا بندھنوں میں بندھے ہوتے ہیں تو وہ کیسے ہوتے

ہیں، اور وہاں یقیناً چال بازی کی باتیں آنا شروع ہو جاتی ہیں، آپ کو معلوم ہے، ایسا ہوتا ہے۔

(59) پس، موسیٰ، خُدا نے موسیٰ سے وعدہ کیا تھا، ”میں تیرے ساتھ رہوں گا۔“ میں تیرے اندر

رہوں گا۔ میرے الفاظ تیرے الفاظ ہونگے۔ تو میرے الفاظ بولنا اور وہی کہنا جو میں کہتا ہوں۔“

(60) پڑھیں: اور جب موسیٰ وہاں گیا اور اُنہیں پکارا، اور فرعون کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور اُس

سے کہا، ”عبرانیوں کے خُداوند خُدا نے کہا ہے، ”چونکہ باہر نکال لا،““ لیکن وہ اُنہیں جانے نہیں دیتا

ہے، اور پھر اُس - اُس نے بزرگوں اور فرعون کے سامنے ایک نشان دکھایا۔ اور خدا نے نشان ظاہر کیا: اُس نے کہا، ”اب، کل، ٹھیک اسی وقت، سورج ڈوب جائیگا، اور پورے مصر میں تاریکی ہو جائیگی،“ اور بالکل اسی طرح ہو گیا۔ اور پھر اُس نے کہا، ”وہاں - پورے ملک میں - میں کھیاں آجائیں گی،“ اور اُس نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور مکھیوں کو بلایا، اور کھیاں آگئیں۔ اور اُس نے نبوت کی، اور جو جو اُس نے نبوت کی بالکل ویسا ہی ہوا۔ یہ خدا تھا۔ سمجھے؟

(61) خدا نے اُسے اُسکی پیدائش سے بلایا تھا، اور اُس میں ایمان کی، عظیم خصوصیات کو رکھ دیا تھا، اور وہ پھر اُس کی حضوری اور مسح اور عظیم نعمتوں کے ساتھ نیچے اتر کر آیا، اور وہ خدا کے کلام کے ساتھ بھیجا گیا، اور وہ اپنے دعویٰ کے ساتھ ثابت کیا گیا۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کتنی باتیں اُٹھیں، اور کتنے دوسرے کام ہوئے، خدا بات کر رہا تھا..... موسیٰ کی شناخت کی گئی۔ موسیٰ، جو بھی موسیٰ کہتا تھا، خدا اُسکی قدر کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں آپ اس کلام کو کبھی نہ بھولیں۔ جو موسیٰ نے کہا، خدا نے اُسکی قدر کی، کیونکہ خدا کا کلام موسیٰ میں تھا۔ ”میں تیرا مُنہ بنوگا؛ تاکہ تُو ٹھیک بات بولے۔“ اب، خدا جو کہتا ہے خدا جو فرماتا ہے، وہ موسیٰ کے وسیلے فرماتا ہے، اور اُس نے اُس کے دعووں کی شناخت کی اور اُنہیں ثابت بھی کیا۔

(62) اور، اُس کو اُسکی ماں کے وسیلے، اُسکی پوشیدہ پیدائش کے بارے میں بتایا گیا تھا، اور کس طرح وہ گھڑی نزدیک آگئی تھی کہ وہاں ایک چھٹکارا ہو۔ عمارت اور - اور یوکبد، لاوی کے بیٹے اور بیٹی تھے، اور انہوں نے مخلصی دینے والے کیلئے خدا سے دعا کرنا شروع کی۔ اور اسے جاری رکھا..... اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ وعدے کی گھڑی قریب آرہی ہے، تو یہ آپ لوگوں میں دعا کی بھوک کو بڑھا دیتی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ - کہ اُسکی ماں، یوکبد نے اُسے کئی بار بتایا تھا؛ کیونکہ وہ، اُسکی اُستانی بھی تھی، ہم کہانی سے واقف ہیں۔ اور اُس نے بتایا تھا کہ اُس نے کس طرح دعا کی تھی۔ ”دیکھ، موسیٰ، بیٹے، جب تُو پیدا ہوا تھا، تُو ایک خاص بچہ تھا۔ تُو الگ ہی تھا۔ تیرے جنم پر کچھ ہوا تھا۔“

(63) زیادہ عرصہ نہیں گزرا، میں نے بچو کو ڈرامائی انداز میں بتایا تھا، اور کہا تھا، ”جب عمارت

کمرے میں دعا کر رہا تھا، تو اُس نے دیکھا ایک فرشتہ اپنی تلوار نکالتا ہے اور شمال کی طرف کرتا ہے، اور کہتا ہے، 'تیرے ہاں ایک بیٹا ہوگا، اور وہ سارے بچوں کو شمال کی طرف موعودہ سرزمین میں لے جایگا۔' اُن چھوٹے بچوں کو ڈرامائی انداز میں بتا رہا تھا تا کہ وہ اسے سمجھ سکیں؛ کیونکہ اُنکا ذہن اتنا نہیں ہوتا ہے جتنا کہ بالغ لوگوں کا ہوتا ہے، اور بالغ باتوں کو سمجھ سکتے ہیں جیسے پاک روح اُن پر ظاہر کرتا ہے۔

(64) اب دیکھیں، بیشک اُسکی ماں نے یہ باتیں اُسے بتائیں، اور وہ یہ جانتا تھا، تو بھی اُسکو ایک اور بچے کی ضرورت تھی۔ وہ۔ وہ تعلیم ٹھیک تھی، لیکن اُسے ایک ذاتی رابطے کی ضرورت تھی۔

(65) اسی کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ اسی کی آج چرچ کو ضرورت ہے۔ اور یہی کچھ ہے، جسکی خُدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کو ضرورت ہے۔ اسی ترتیب سے، آپکو ذاتی رابطے کی ضرورت ہے، دیکھیں، یہی کچھ ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا، آپکو معلوم ہے کلام سچا ہے، آپ جانتے ہیں یہ درست ہے؛ لیکن پھر جب اس سے رابطہ ہوتا ہے، پھر اسکے بعد آپ بات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، پھر آپ جان جاتے ہیں کہ آپ ٹھیک راستے پر ہیں۔ سمجھے؟ اور، دیکھیں، یہ ہمیشہ کلام کے مطابق ہوگا۔ یہ کلام کے ساتھ ٹھیک قائم رہیگا، کیونکہ اُس نے یہ کیا ہے۔

(66) عمرام کی دعا کلام کے مطابق تھی۔ اُنکی دعائیں وعدے کے مطابق تھیں۔ خُدا نے اُس وقت ایسا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور وہ اسکے لئے دعا کر رہے تھے، اور وہاں ایک خاص بچے کا جنم ہو گیا۔ اور وہ.....

(67) دیکھیں! اوہ، میں اسے کتنا پسند کرتا ہوں! دیکھیں، اُس وقت جب فرعون سب بچوں کو قتل کروا رہا تھا، دیکھیں، انہیں تلوار سے۔ سے ختم کیا رہا تھا، محافظ کی تلوار سے؛ اُنھوں۔ اُنھوں۔ اُنھوں نے چھوٹے بچوں کو قتل کر دیا، اور اُنکے چھوٹے بدنوں کو، مگر مچھوں کو کھلا دیا، اور اتنا کھلایا کہ عبرانی بچوں کو کھا کر مگر مچھ موٹے بھی ہو گئے ہونگے۔ لیکن بائبل کہتی ہے، کہ، 'وہ ماں باپ فرعون کے حکم سے نہیں ڈرے کہ بچوں کو قتل کر دو،' وہ نہیں ڈرے۔ وہ خوفزدہ نہیں تھے، کیونکہ اُنہوں نے اس بچے میں، آغاز ہی سے کچھ دیکھ لیا تھا۔ اُنہوں نے یہ دیکھا، کہ یہ اُنکی دعاؤں کا جواب ہے۔

(68) اور اب موسیٰ کی یہ ساری باتیں پس منظر کیلئے تھیں، اور موسیٰ جانتا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کیلئے نجات دہندہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(69) دیکھیں، اسکے بعد سارے پس منظر کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔ جب آپ کچھ حاصل کرتے ہیں، اور بائبل کو لاکر، کہتے ہیں، ”یہ ہونے جارہا ہے،“ اور یہ ہوتا ہے: ”اور یہ فلاں وقت پر ہونے جارہا ہے،“ اور یہاں ایسا ہوتا ہے: ”اور یہ فلاں وقت پر ہوگا،“ تو ایسا ہوتا ہے: پھر یہ سب کچھ ملکر ہمارے لئے ایک تصویر بن جاتی ہے۔

(70) اوہ، کس طرح آج صبح یہ ٹیئر نیکل ہے، بھائی نیول، ہم کس طرح اس وقت کے لوگ ہیں، اور جیسے کہ ہم اپنے بالوں کو سفید ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اور ہمارے کندھے جھک رہے ہیں، اور جب ہم دنیا کو اس طرح ملتے جلتے دیکھتے ہیں، تو ہم اپنی چاروں طرف دیکھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ وعدہ قریب آ گیا ہے! یہ ہے، یہ..... میرا خیال ہے، کبھی کبھی، کوئی ایک ہی ہوتا ہے جو اس بات کو اچھا لگتا ہے، اور اسے سمجھ نہیں سکتا ہے، یا، میرا مطلب ہے اس بات کو سمجھ جائیگا، بس ایک بار اس میں آجائیں، اور یہ آپ کو ابدیت میں لے جائیگی، بس یہ اُٹھائے جانے کی بات ہے! اور اسے کبھی جانا نہیں گیا تھا، اور پھر، اوہ، جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں وہ راستہ بنانے لگتی ہیں اور ہم سمجھ جاتے اور جان جاتے ہیں، اور ایک بار اچھلنے لگ جاتے ہیں۔ اور مرد، یا عورت، لڑکا، یا لڑکی، اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر کہتے ہیں، ”آؤ، خُداوند یسوع کے پاس چلیں،“ آپ سمجھ گئے ہیں۔ اوہ، وہ گھڑی کتنی قریب ہے!

(71) موسیٰ یہ جانتا تھا کہ اُسکا جنم اس مقصد کیلئے ہوا تھا، اور جب وہ عبرانیوں کو سخت محنت کرتے ہوئے کھڑکیوں میں سے دیکھتا تھا؛ تو وہ کلام کو دیکھ کر، یہ کہتا تھا، ”چار سو سال یہ پردیسی بن کر رہیں گے،“ دیکھو، ”لیکن میں انہیں قوی باتھ سے باہر نکالوں گا۔“ اسکے بعد جب وہ واپس آتا ہے، تو وہ جان گیا اُسے مسح، اور اختیار، کیوں دیا گیا ہے اور کس لئے وہ پیدا ہوا ہے..... اور اُسکے ایمان نے دیکھا، اور ایمان کے وسیلے اُس نے اُن لوگوں کو دیکھا اور جان گیا کہ وہ خُدا کے بچے ہیں، کیونکہ دنیا..... بلکہ۔ بلکہ کلام فرماتا ہے۔ وہ دنیا کے نہیں تھے، اور نہ باقی دنیا کی طرح تھے۔ وہ مختلف تھے۔ اور وہ مصر کے اعلیٰ لوگوں کیلئے، جنونی اور۔ اور پاگل تھے؛ اور موسیٰ کو فرعون کا بیٹا بننا تھا، اور اگلی بادشاہی،

اُسکی تھی۔ لیکن، اُسکے، اندر کچھ تو تھا، اور۔ اور وہ ایک سچا ایمان تھا جس نے اُن چیزوں کی پروا نہ کی، وہ اعلیٰ چیزیں تھیں جو اُسکی میراث تھیں۔ اُس نے خُدا کے وعدے پر نگاہ لگائی، اور وہ جان گیا کہ وقت قریب آ رہا ہے۔ اور اُس شخص نے کیا سوچا ہوگا!

(72) میں کسی دن، اُس سے بات کرنا چاہوٹگا، جب میں دوسری طرف اُس سے ملاقات کروٹگا۔ آپ کہہ سکتے ہیں، ”بھائی، پاگل ہو گیا ہے!“، نہیں، ایسا نہیں ہے۔ میں خُدا کے فضل سے، اُس سے ملاقات کروٹگا۔ جی ہاں، جناب۔ میں کسی دن، اُس سے بات چیت کروٹگا، یعنی موسیٰ سے خود۔ اور کسی طرح سے میں اُس سے پوچھنا چاہوٹگا، کہ کیسے، اُس نے اپنی تیاری کو دیکھا!

(73) کیسے اُکسایا گیا، شیطان کہتا ہے، ”آہ، لوگ تیرا یقین نہیں کریں گے۔ اوہ ہو۔ وہاں۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔“

(74) لیکن جب وہ بیچ زندگی کیلئے اوپر آتا ہے، تو پھر کچھ تو چھوٹتا ہے، اور وہ جان جاتا ہے کہ کچھ تو ہونے والا ہے۔ وہ جان گیا۔ اُس نے اُس۔ اُس وقت کو دیکھا کہ کونسا وقت تھا، اور وہ جان گیا، اور جب اُس نے یہ دیکھا تو اُس نے کیسے سوچا ہوگا۔ اب دیکھیں جب وہ ان سب باتوں کو ایک ساتھ اکٹھا کرتا ہے، جو عظیم چیزیں اُس نے دیکھی تھیں؛ کلام کا وقت تھا، اُسکی ماں نے اور اُسکے باپ نے دعا کی تھی، اور اُسکی پیدائش ایک خاص طریقے سے ہوئی تھی، اور ایک الگ بچہ تھا۔ اور، اسکے ساتھ ساتھ، وہاں اُس میں کچھ تو ہورہا تھا۔

(75) اور اب وہ اس سے ہٹ کر سوچنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے ملٹری سکول سے ٹریننگ لیگا، اور بچو کو چھڑائیگا، لیکن اس میں ناکام ہو گیا۔

(76) اسکے بعد وہ بیابان میں چلا گیا اور ایک۔ ایک خوبصورت ایتھوپین لڑکی سے شادی کر لی، اور اُنکے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام جیرسوم تھا۔

(77) اور ایک دن گلہ کو چراتے وقت، اُس نے پہاڑ کے اوپر ایک جھاڑی کو جلتے دیکھا، جو جل رہی تھی۔ اور وہ وہاں چلا گیا۔ نہ اپنی سمجھ میں، نہ ایک۔ ایک تصور میں، اور نہ ایک وہم میں، نہ اپنی بصارت کے برم میں، بلکہ اُس میں..... اور اُس آگ کے اندر ابرہام کا خُدا تھا، اُس آگ میں، ایک

آگ کا ستون تھا، اُس میں، آگ لپک رہی تھی، لیکن وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی تھی۔ اور کلام کی آواز نے، خُدا کی آواز نے، وہاں سے بات کی، اور کہا، ”میں نے تجھے چن لیا ہے۔“ وہ آدمی ہے۔ میں نے اس مقصد کیلئے تیری پرورش کی ہے۔ میں یہاں، تجھے نشانوں کے وسیلے ثابت کر رہا ہوں، اور تُو اُن بچوں کو چھڑانے کیلئے جائیگا کیونکہ میرے کلام کو پورا ہونا ہے۔“

(78) اوہ، اُس کے کلام کو اس وقت بھی پورا ہونا ہے۔ ہم اسی گھڑی میں رہ رہے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اور کیا کہتا ہے، کلام کو پورا ہونا ہے۔ آسمان اور زمین ٹل جائینگے، لیکن اُس کا کلام نہیں۔

(79) اب، جب موسیٰ نے ان سب باتوں کو اکٹھا کر لیا، اور ہر طریقے سے انہیں دیکھا، تو اُس کا ایمان مضبوط ہو گیا۔ آمین! اوہ، میرے خُدا یا! کیا ہی خیال ہے! دیکھیں، کہ، وہ اُسے کلام سیدھا سیدھا دکھا رہا تھا کہ یہ کیا تھا، یہ خُدا بول رہا تھا، اور وہاں اس کا ثبوت موجود تھا، اور جو ایمان اُس میں تھا اُسے مسح کر دیا گیا، تاکہ وہ کام کیلئے جائے۔

(80) اسکے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمیں توبہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں بیداری کی ضرورت ہے۔ میں اپنے آپ سے کہہ رہا ہوں۔ سمجھے؟ مجھے ہلانے کی ضرورت ہے۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا ہے کہ آج صُبح میں اپنے آپ سے بات کر رہا ہوں، یا اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ مجھے۔ مجھے۔ مجھے ایک۔ ایک بیداری کی ضرورت ہے۔

(81) اور جب میں اس عظیم ثبوت کے بارے میں سوچتا ہوں، کہ ہر ایک چیز مکمل طور پر وہاں موجود تھی، جس نے موسیٰ کے ایمان کو مسح کیا تھا۔ اور، میرے خُدا یا، اور جب اُس نے دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا.....

(82) یہاں، وہ مصر سے بھاگ گیا، دیکھیں، دراصل، وہ وہاں۔ وہاں ایک بغاوت یا کچھ اس طرح کا بھی کر سکتا تھا، اور وہ۔ وہ وہاں کھڑا ہو جاتا تو مصر میں ایک انقلاب شروع کر سکتا تھا، اور ایک فوج بنا کر اُن سے لڑ سکتا تھا، لیکن، آپ دیکھیں، اُسکی طرف ہزاروں لوگ تھے۔ لیکن اسکے باوجود بھی، وہ ایسا کرنے کیلئے خوفزدہ تھا، جبکہ فوج اُسکی طرف تھی۔

(83) لیکن اب وہ یہاں واپس، چالیس سال کے بعد آتا ہے، وہ اُسی سال کا تھا، اور اپنے ہاتھ میں لاٹھی لیے آتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ جو کچھ اُسکے دل میں جل رہا تھا وہ ایک حقیقت بن گیا تھا۔ اور وہ مسح شدہ تھا، اور وہ جانتا تھا کہ خُداوند یوں فرماتا ہے اُسکے پاس ہے۔ اب اُسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا۔ اُسے آرمی کی ضرورت نہیں تھی۔ خُدا اُسکے ساتھ تھا۔ اور یہی اُسکی ضرورت تھی: خُدا اُسکے ساتھ ہو۔

(84) اوہ، جب آپ جان جاتے ہیں کہ خُدا نے آپکو کچھ خاص کام کرنے کیلئے بھیجا ہے، تو آپ اسے حرکت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، اور وہاں - وہاں پھر کوئی بھی اُسکی جگہ نہیں لے سکتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔

(85) مجھے وہ وقت یاد ہے جب خُدا نے مجھے کچھ باتوں کے بارے میں بتایا تھا جو ہونے والی تھیں، اور پھر میں آگے بڑھ گیا اور دیکھا کہ یہ وہاں پڑیں ہوئی ہیں، تو..... اوہ، کیسا محسوس ہوتا ہے! حالات پہلے ہی کنٹرول میں ہیں، دیکھیں، ایسا ہی ہے، کیونکہ خُدا نے ایسا کہا ہے۔

(86) مجھے یاد ہے، اور آپ میں سے بھی بہتوں کو یاد ہوگا، کہ کیسے فن لینڈ میں وہ چھوٹا لڑکا زندہ ہوا تھا، اور وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا، وہ ایک کار کے ذریعے مارا گیا تھا۔ اور میں سڑک کے کنارے پر کھڑا ہوا تھا، اور اُس بچے سے دور چلنا شروع کیا، اور مُڑ کر پیچھے دیکھا۔ اور کسی نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا، اور میں نے سوچا یہ بھائی مور تھا، لیکن میرے آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ اور میں نے پیچھے دیکھا، اور پھر میں نے اوپر پہاڑ پر دیکھا۔ میں نے کہا، ”خیر، میں نے اس پہاڑ کو کہیں تو دیکھا ہے، لیکن ہم اس راستے پر پہلے نہیں آئے تھے۔ ہم دوسرے راستے پر آئے تھے۔ وہ پہاڑ کہاں ہے؟“

(87) اور میں نے اُس کار کو وہاں دیکھا، اور وہ ٹکرائی ہوئی تھی؛ اور اُس چھوٹے لڑکے کو وہاں دیکھا..... اور وہ وہاں پڑا ہوا تھا اور۔ اور اُسکے بال عجیب طرح کٹے ہوئے تھے، ہم اسے اسی طرح کہتے ہیں۔ اُسکی آنکھیں اوپر کی طرف گھوم گئی تھیں، جیسے بھائی ویز ایک دن گر گئے تھے۔ اور اُسکے چھوٹے سے پاؤں کے موزوں کے اوپر سے گاڑی گزر گئی تھی، اور اُسکے بدن کے چھوٹے چھوٹے حصے ٹوٹ

گئے تھے۔ اور اُسکی آنکھوں، اور کانوں، اور ناک سے لہو بہہ رہا تھا۔ اور اُسکی چھوٹی سی، پتلون کودیکھا، اور بٹن اُسکے ساتھ اٹکے ہوئے تھے، یہاں سے، اور اُسکی چھوٹی کمر کے کنارے کے ساتھ؛ اور اُسکے چھوٹے موزے اوپر آگئے تھے، جیسے لمبے موزے ہوتے ہیں جو ہم کئی سال پہلے پہنا کرتے تھے۔

(88) اور میں نے چاروں طرف دیکھا، اور ٹھیک اُسی طرح تھا، بالکل اُسی طرح جس طرح دو سال پہلے مجھے پاک روح نے بتایا تھا، تب آپ سب نے ملک بھر میں اپنی اپنی بائبل میں لکھ لیا تھا، کہ ایسا ہوگا۔ اوہ، دیکھیں، پھر، یہ صورتحال ہاتھ میں ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیسے مرا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کیا کہتا ہے، یہ پورا ہوا تھا۔ اُسے واپس آنا پڑا!

(89) میں نے کہا تھا، ”اگر یہ مُردہ بچہ زندہ نہ ہوا، تو پھر میں جھوٹا نبی ہوں، میں پھر خُدا کا ایک جھوٹا نمائندہ ہوں۔ کیونکہ، دو سال پہلے، اُس نے میرے اپنے دیس میں، مجھے یہ بتایا تھا کہ ایسا ہوگا۔ اور وہاں اُس وقت تمام خاموشی، اور باقی سب نے، اپنی اپنی بائبل کے آخری خالی صفحے پر یہ لکھ لیا تھا، اور پھر بالکل ایسا ہی ہوا۔ یہ فلاحی لیف پر پڑھیں، کیسے یہ ایک دیس میں ہوگا، جہاں پہاڑ پر پہاڑ ہوگا، اور وغیرہ وغیرہ، اور وہ مارا جائیگا، اور..... سڑک کے کنارے دائیں طرف پڑا ہوگا۔“ میں نے کہا، ”یہ یہاں ہے۔ اسے کوئی بھی روک نہیں سکتا ہے۔ صورتحال پہلے ہی کنٹرول میں ہے۔“

(90) جو ایمان میرے دل میں تھا وہ مسح شدہ تھا۔ اوہ، کاش میں اسکو بیان کر سکتا! میں نے خُدا..... خُدا پر ایمان رکھا، جس نے مجھے بتایا تھا، اور یہ کبھی ناکام نہیں ہوا، مجھے بتایا گیا، ”اب صورتحال کنٹرول میں ہے۔ یہاں وہ ہے جو میں نے تجھے دو سال پہلے دکھایا تھا، اور یہاں بالکل اُسی ترتیب میں وہ لڑکا پڑا ہوا تھا۔ بس ایک ہی کام ہے جو تُو نے کرنا ہے فقط کلام بولنا ہے۔“ اور وہ مُردہ بچہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ سمجھے؟

(91) میں سوچ رہا تھا، اور بھائی سوہمین کی طرف دیکھ رہا تھا جو یہاں پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، اور بھائی بنک وڈ اور باقی بھائی بھی تھے۔ کسی دن، الاسکا کے۔ کے ہائی وے پر کیا ہوا، کس طرح میں ایک دن چرچ میں کھڑا تھا اور آپکو ایک جانور کے بار میں بتا رہا تھا جس کے ہرن کے طرح کے، بیلیس انچ کے سینگ تھے، اور ایک سلور ٹپ گریزیل ریچھ تھا۔ میں وہاں پہلے کبھی بھی نہیں گیا تھا، اور اس طرح سے

وہ تھا..... اور میں اُسے پکڑنے جا رہا تھا، اور یہ کیسا ہوگا، اور کتنے لوگ میرے ساتھ ہونگے، اور کیسے کپڑے اُنہوں نے پہنے ہونگے۔ آپ یہ جانتے ہیں، آپ میں سے ہر کوئی یہ جانتا ہے، یہ ہونے سے ہفتوں ہفتے پہلے بتا دیا گیا۔

(92) اور جب میں وہاں گیا، تو یہ نہیں جانتا تھا، اور وہاں وہ جانور لیٹا ہوا تھا۔ اور میں چلا گیا، اور۔ اور یہ..... ناممکن بات تھی۔ اگر کوئی شکاری یہ جان جائے، یا اس ٹیپ کو سُنے، تو اُسے معلوم ہو جائیگا، آپ اس طرح جانور کے سامنے نہیں جاسکتے ہیں، وہ اُٹھ کر دوڑ جائیگا۔ لیکن یہ نہیں دوڑا تھا۔

(93) اور یہ وہاں میرے ڈین روم میں لٹکا ہوا ہے۔ وہاں یہ سلور ٹپ ریچھ لٹکا ہوا ہے، اور بالکل اُسی طرح ہے۔ اور۔ اور وہاں، ایک ناپنے والا فیتہ رکھا ہوا ہے، اسکو بالکل ٹھیک دکھانے کیلئے۔ اور ایک سینگ دوانچ یا اس سے بھی زیادہ سکڑ جاتا ہے، لیکن جب یہ جانور پر ہوتا ہے تو ہر برا رہتا ہے اور جب سوکھ جاتا ہے تو یہ ایسا ہو جاتا ہے، لیکن یہ کبھی نہیں سکڑا۔ یہ ابھی بھی ناک کے اوپر بیالیس انچ کا ہے۔ سمجھے؟ وہاں پر یہ سلور ٹپ پڑا ہوا ہے، یہ سات فٹ لمبا ہے، اور بالکل اُسی طرح ہے، جس طرح یہ وہاں پڑا ہوا تھا، اب یہاں پڑا ہوا ہے۔

(94) لیکن جب اُس وقت اُس آدمی نے مجھ سے کہا، ’اب، دیکھیں، بھائی برتنم، ہمیں وہ جانور مل گیا ہے جسکے بارے میں آپ نے ہمیں بتایا تھا، لیکن آپ نے بتایا تھا کہ تمہیں ایک سلور ٹپ گریزی ریچھ پہاڑی سے نیچے اترنے سے پہلے مل جائیگا، وہاں پیچھے، جہاں وہ لڑکے ہری رنگ کی شرٹ پہنے کھڑے ہیں۔“

(95) میں نے کہا، ”یہ خُداوند یوں فرماتا ہے۔ خُدا نے یوں کہا ہے۔“

(96) ”لیکن، بھائی برتنم،“ اُس نے کہا، ”میں یہاں، میلوں تک سب کچھ دیکھ سکتا ہوں، یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ کہاں سے آئیگا؟“

(97) میں نے کہا، ”یہ سوال کرنا میرا کام نہیں ہے۔ خُدا نے ایسا کہا ہے! اور وہ بیواہیری ہے۔ وہ یہاں ایک ریچھ کو لاسکتا ہے۔ وہ یہاں ایک مہیا کر سکتا ہے۔“ اور اُس نے یہ کیا۔ اور وہ وہاں تھا۔ یہ صورتحال کٹرول میں تھی۔

(98) اور جب موسیٰ نے دیکھا کہ وہ اس مقصد کیلئے پالا گیا ہے، اور اُس نے اُس عظیم خدا سے روبرو ملاقات کی، جس نے اُسے بلایا تھا، اور اُسے مسح کیا اور ایک پہچان دی، اور کہا، ”موسیٰ، یہ تیری بلا ہٹ ہے۔ اور میں تجھے بھیج رہا ہوں، اور میں تجھے اپنا جلال دکھانے جا رہا ہوں۔ اور میں یہاں، ایک جلتی ہوئی، جھاڑی میں ہوں۔ وہاں آگے جا! میں تیرے ساتھ جاؤنگا۔“ یہاں تک کہ لاٹھی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اُسکے پاس کلام تھا، ثابت شدہ کلام، اور وہ وہاں چلا گیا۔ کیونکہ اُسکے ایمان کو مسح کر دیا گیا تھا۔

(99) اور وہ ہمیں مسح دے رہا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم آخری دنوں میں رہ رہے ہیں، اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ سارے نشان پورے ہو رہے ہیں، جو کلام میں بتائے گئے ہیں، اور آخری دنوں میں ظاہر ہو رہے ہیں؛ آسمان سے لیکر، سیاسی قوتوں تک، اور لوگوں کی فطرت تک، اور دنیا کی بد اخلاقی، جو خواتین میں پائی جاتی ہیں، کہ یہ کیسے آخری دنوں میں کریں گی، اور مرد کیسے کریں گے، اور چرچز کیسے کریں گے، اور تو میں کیسے کرینگے، اور خدا کیسے کام کریگا۔ اور ہم یہ سب کچھ ٹھیک یہاں اپنے اوپر دیکھ سکتے ہیں۔

(100) اوہ، یہ ہمارے ایمان کو مسح کرتا ہے۔ یہ ہمیں بڑے چکروں میں سے باہر لے آتا ہے۔ سمجھو؟ یہ۔ یہ ہمیں دنیا کی چیزوں سے الگ کرتا ہے۔ سمجھو؟ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کتنے چھوٹے ہیں، یا ہم اقلیت میں ہیں، ہم پر لوگ کتنا ہنستے ہیں، اور مذاق اڑاتے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے۔ ہم اسے دیکھتے ہیں۔ کچھ تو ہمارے اندر ہے۔ ہمیں اس وقت کو دیکھنے کیلئے پہلے سے ٹھہرایا گیا تھا، اور کوئی چیز ہمیں یہ دیکھنے سے روک نہیں سکتی ہے۔ آمین! یہ خدا ہے جس نے فرمایا ہے۔ یہ۔ یہ پہلے ہی فرما دیا گیا ہے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ اوہ، ہم کیسے اس بات کیلئے خدا کا شکریہ ادا کریں! اوہ، پھر، یہ ہمارے ایمان کو بڑھا دیتا ہے جب ہم اسے ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

(101) اب دیکھیں، ہم یہاں پھر سے پڑھتے ہیں، ”موسیٰ نے مسیح کی خاطر لعن طعن کو مصر کے خزانوں سے بڑھکر سمجھا۔“ اب، اُس نے مسیح کی خاطر لعن طعن کو بڑھکر سمجھا۔

(102) اب یاد رکھیں، ”مسیح کیلئے لعن طعن۔“ دیکھیں، مسیح کی خدمت کرنے کیلئے لعن طعن

برداشت کرنی پڑیگی۔ اگر آپ دنیا میں بڑے شہرت یافتہ ہیں، تو پھر آپ خدمت نہیں کر سکتے ہیں، آپ مسیح کی خدمت نہیں کر سکتے ہیں۔ نہیں، آپ نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ، آپ دیکھیں، اسکے ساتھ لعن طعن برداشت کرنی پڑتی ہے۔ دنیا نے ہمیشہ لعن طعن کی ہے۔

(103) ہزاروں سال پہلے، پیچھے دیکھیں، کیسے اسکی لعن طعن کی گئی۔ موسیٰ فرعون بننے والا تھا، وہ اگلا فرعون تھا، فرعون کا بیٹا۔ وہ اگلا فرعون بننے والا تھا، اور وہ لوگوں میں مقبول تھا، تو بھی اُس نے ”خیال کیا.....“ خیال کرنے کا۔ کا مطلب ہے ”عزت دینا۔“ ”اُس نے مسیح کی خاطر لعن طعن کو زیادہ عزت دی اُن تمام چیزوں سے جو مصر نے اُسے پیش کی تھیں۔“ مصر اُسکے ہاتھوں میں تھا۔ لیکن، تو بھی، وہ جانتا تھا مسیح کی راہ پر چلنے سے لعن طعن اُٹھانی پڑیگی، لیکن وہ یہ جانکر بہت خوش تھا کہ اُسکے پاس کچھ تو تھا، جس نے اُسے مسیح کی خاطر لعن طعن اُٹھانے کے قابل بنایا، یعنی، مسیح کی خاطر لعن طعن، ساری شان و شوکت سے بڑھ کر تھی جو۔ جو اُسے مصر میں ملی تھی۔ اُسکے پاس اور اُسکے اندر ایک میراث تھی اور وہ اُس میراث سے بڑھ کر تھی جو وہاں باہر اُسکے پاس تھی۔

(104) اوہ، کاش ہم آج ایسے بن سکیں، تاکہ جو کچھ ہمارے اندر ہے، اُس ایمان کو، پاک روح مسیح کر دے، تاکہ خُدا پرست زندگی، مسیح کیلئے گزار سکیں!

(105) اب دیکھیں، اس طرح کے ایمان کے ساتھ جو اُسکے پاس تھا، اُس نے دیکھا، اور اُس نے لعن طعن کو زیادہ عزت دی۔

(106) آج کوئی تو کہہ سکتا ہے، ”بھائی، اُن، آپ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں؟“

”اوہ، ہو، خیر، اوہ۔“ آپ اس سے تھوڑی شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔

(107) لیکن اُس نے اسکی عزت کی اور اسے دنیا میں ایک بڑا خزانہ سمجھا، کیونکہ اُس میں کچھ تو

تھا کہ وہ بات کر سکا اور کہہ سکا، ”جی ہاں، میں۔ میں اسکی قدر کرتا ہوں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ میں خوش ہوں کہ میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔“ سمجھے؟ ”میں اپنے آپکو عبرانیوں کے ساتھ گننا پسند کرونگا نہ کہ مصریوں کے ساتھ۔“

(108) آج مسیحیوں کو یہی بات کہنی چاہیے۔ ”میں ایک مسیحی ہوتے ہوئے خوش ہوں، تاکہ دنیا

کی چیزوں سے اور دنیا کی ترتیب سے دُور رہوں۔ چرچ ممبر بن کر نہیں، بلکہ ایک نیا جنم حاصل کیے ہوئے مسیحی کی طرح جو کلام کے مطابق جیتا ہے۔ چاہے مجھے، چرچ ممبرز کے دوران، ایک جنونی پکارا جائے، تو بھی میں۔ میں۔ میں اس بات کو بڑھکر۔ بڑھکر سمجھوں گا کہ میں اس شہر اور اس ملک کا سب سے بڑا مشہور آدمی ہوتا۔ یا امریکہ کا صدر ہوتا، یا۔ یا اس دنیا کا راجہ ہوتا۔ آپ سمجھے؟ میں۔ میں اس بات کو زیادہ عزت دیتا، کیونکہ خُدا نے اپنے رحم میں، دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے۔ پہلے، مجھے دیکھا تھا، اور۔ اور وہاں ایک چھوٹے سے بیج کو رکھا تھا، تاکہ میرا ایمان اس دنیا کی چیزوں سے اوپر پرواز کرے۔ اور اب اُس نے مجھے بلایا ہے، اور میں۔ میں اپنے مقام کا احترام کرتا ہوں۔‘

(109) جیسے پولوس کہتا ہے، اُس نے اپنے اعلیٰ مقام کی قدر کی..... دیکھیں، اور، اوہ، خُدا نے اُسے گلی ایل کی طرح بڑا استاد ہونے کیلئے بلایا تھا۔ اور پولوس کو مسیح کیلئے قربان ہونے کیلئے بلایا گیا تھا۔ سمجھے؟ اب یہ بات اسی طرح ہے۔

(110) دھیان دیں، اس طرح کے ایمان کے ساتھ، وہ کبھی بھی اپنی طرف سے بھروسہ نہیں کر سکتا تھا، اُس نے کیا دیکھا۔ اب، اُس نے وہاں بس۔ بس مٹی میں کام کرنے والے لوگ، اور غلام، اور قیدیوں کے علاوہ کچھ نہ دیکھا، ہر روز کوڑوں سے مارا جاتا تھا، اور ہر روز قتل کیا جاتا تھا، اور مذاق اُڑایا جاتا تھا، اُنکے مذہبی ایمان، کو‘ جنون سمجھا جاتا تھا۔‘ اور وہاں فرعون تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جو کچھ بھی نہیں جانتا تھا اور اُنکے دین کی عزت نہیں کرتا تھا۔ وہ مذہب کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ وہ ایک بت پرست تھا، وہ بس یہی کچھ تھا..... اور یہ آج کی تصویر کشی ہے! اور اُنکا وہاں ایک، الگ دین تھا۔ اور اگرچہ۔ اگرچہ موسیٰ، ابھی تک اُس بڑے آدمی، فرعون کی، کی صدرا ت کی، کرسی پر بیٹھ سکتا تھا، اور اُسکے مرنے کے بعد اپنے اس مقام کو حاصل کر سکتا تھا، کیونکہ فرعون ایک بوڑھا آدمی تھا۔ لیکن تو بھی موسیٰ نے اُس پکار کے بارے میں سوچا..... اُس نے ٹھیک وہاں اُس کھڑکی سے دیکھا، جس کھڑکی سے فرعون دیکھتا تھا،‘ کیونکہ وہ اُسکے گھر میں رہتا تھا۔

(111) اور فرعون نے باہر دیکھا اور اُن لوگوں پر نظر کی جو اپنے ہاتھ اُٹھا رہے تھے، اور وہ ایک کوڑا لیتے تھے اور اُنکو مارتے رہتے تھے جب تک وہ مر نہیں جاتے تھے لیکن وہ دعا کرتے رہتے

تھے۔ وہ اُن پر تلوار چلاتے تھے کیونکہ وہ اُن سے نافرمانی کرانے میں، ناکام ہو چکے تھے، اور اُن سے تب تک کام کرواتے تھے جب تک اُنکے کمزور بوڑھے بدن نیچے گر نہیں جاتے تھے، اور اُنہیں کھانے کیلئے ضرورت سے بھی آدھا کھانا دیتے تھے۔ ”دیکھیں، یہ ایک جنونیوں کے جھنڈ کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھے، انسان بھی نہیں سمجھے جاتے تھے۔“

(112) اور پھر بھی موسیٰ کے، اندر جو ایمان تھا، اُسکے وسیلے اُنہیں دیکھا، اور اُس نے کہا، ”یہ خدا کے مبارک لوگ ہیں۔“ آمین۔ یہ مجھے پسند ہے۔ اس طرح کے ایمان کے ساتھ، اُسکی آنکھیں مصر کی شان و شوکت پر نہیں لگی تھیں، بلکہ خدا کے وعدے پر لگی ہوئی تھیں۔ اُسکی عقابی آنکھوں نے ایمان کے ساتھ مصر کی شان و شوکت سے آگے دیکھا۔ اُس کو، یاد ہے، وہ اب ایک عقاب بن گیا ہے۔ وہ ایک نبی ہے، اور اُسکی عقابی آنکھیں اب ان چیزوں سے اوپر اُٹھ چکی ہیں۔ اوہ، میں اسے کتنا پسند کرتا ہوں!! اوہ،! میرے خدا یا!

(113) آج اکثر، دیکھیں آج بھی، مسیحی لوگ اپنے حواس پر بھروسہ کرتے ہیں، اپنے ایمان کی بجائے، وہ جو دیکھ سکتے ہیں، اور سمجھ سکتے ہیں، اور جوشان و شوکت اُنکو نظر آتی ہے اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جیسے آپ خواتین کو، میں ہمیشہ آپکو بتاتا رہتا ہوں، آپکو اپنے بال لمبے رکھنے چاہیے، آپکو میک اپ نہیں کرنا چاہیے، آپکو مسیحی عورتوں کی طرح عمل کرنا چاہیے۔ آپ سڑکوں پر دیکھیں اور آپ دیکھیں کیسے عورتیں بے حیا کپڑے پہنے چلتی ہیں۔ خیر، آپ کا خیال ہے، ”ٹھیک ہے، وہ بھی کلیسیا سے تعلق رکھتی ہے، میں ایسا کیوں نہیں کر سکتی؟“ سمجھے؟ ”اور اگر وہ اپنے بال کٹواتی ہے، تو میں کیوں نہیں کٹوا سکتی؟ خیر، دیکھیں وہ کتنی اچھی اور کتنی سمجھدار لگتی ہے، اور اُسکی شخصیت میں نکھار ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ دیکھیں، پھر میں ایسا کیوں نہیں کر سکتی؟ مجھے یہ کرنا چاہیے۔“ جب آپ ایسا کرتے ہیں، تو آپ اپنے ایمان کو مفلوج کر دیتے ہیں۔ سمجھے؟ آپ اپنے ایمان کو بڑھنے کا موقع نہیں دیتے ہیں۔ اُس سے آغاز کریں، جو میں کہہ چکا ہوں۔

(114) کسی نے کہا، ”بھائی برتنہم، اس ملک کے لوگ، آپکو نبی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ آپ کو ان باتوں پر، اس طرح خواتین اور مردوں کو، پھنکار نہیں دینی چاہیے۔ آپ، انہیں سکھائیں کہ کیسے

نبوت کرنی چاہیے اور۔ اور نعمتیں حاصل کرنی چاہیے۔“

(115) میں نے کہا، ”میں انہیں الجبرا کیسے سکھا سکتا ہوں جبکہ یہ اپنی اے بی سی کو بھی نہیں جانتے ہیں؟“ سمجھے؟

(116) اب بس یہاں سے شروع کریں۔ اپنے آپ کو صاف کریں تاکہ جب آپ باہر سڑک پر نکلیں، تو آپ ہر طرح سے ایک مسیحی کی طرح نظر آئیں، سمجھے، اور اُسکی طرح عمل کریں۔ سمجھے؟ اور آپ یہ اپنے آپ سے نہیں کر سکتے ہیں۔ بلکہ مسیح آپ کے اندر ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ بیچ وہاں پر رکھا ہوا ہے، اور پھر جیسے ہی نور اس پر چمکتا ہے، تو اس میں زندگی آجائیگی۔ اگر اس میں زندگی نہیں آتی ہے، تو اسکا مطلب ہے زندگی لانے کیلئے اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اور، یہ یقیناً کچھ اور ثابت ہوگا، دیکھیں، جیسے ہی روشنی بیچ پر چمکتی ہے تو فوراً زندگی اس میں آجاتی ہے۔

(117) یہ خواتین کیلئے ایک ملامت ہے، میں جانتا ہوں، یہی ہیں جو اس ٹیپ کو سُن رہے ہیں، یا اسکو سُنیں گے۔ یہ آپ کے لئے ایک ملامت ہے، بہن۔ ایسا ہونا چاہیے۔ یہ ہونا چاہیے، تاکہ ظاہر ہو جائے۔ مجھے پروا نہیں آپ نے کیا کیا ہے؛ ہو سکتا ہے آپ اپنی پوری زندگی، مذہبی رہے ہوں، ہو سکتا ہے آپ کلیسیا میں رہے ہوں، آپ کے والد ایک خادم ہو سکتے ہیں، یا آپ کا خاوند خادم ہو سکتا ہے؛ لیکن جب آپ خُدا کے کلام کی۔ کی نافرمانی کرتے ہیں، تو یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ میں زندگی نہیں ہے۔ جب آپ دیکھتے ہیں کوئی چیز باہر نکالی گئی ہے، اور پاک روح کی زندگی اندر آگئی ہے، اور دیکھیں جب یہ دوسروں تک پہنچتی ہے، تو وہ کیا کرتے ہیں، جب یہ اُن تک لائی جاتی ہے، اس میں حیرت نہیں..... کیوں.....؟

(118) اُن فریسیوں کی۔ کی کیسی ملامت ہوتی تھی، جب وہ یسوع کو بلاتے تھے، اور وہ اُنکے خیالوں کو جان لیتا تھا، اور وہ اُسے، ”بعلزبول کہتے تھے۔“

(119) اور اُس بیچاری کسی نے کہا، ”گلتا ہے، یہ شخص مسیحا ہے۔ کلام کہتا ہے وہ ایسا کریگا۔“ دیکھیں، پہلے سے مقرر شدہ بیچ وہاں رکھا ہوا تھا۔ اور جیسے ہی روشنی اُس پر چمکی، اُس میں زندگی آگئی۔ آپ اسے روک نہیں سکتے ہیں۔ آپ زندگی کو چھپا نہیں سکتے ہیں۔

(120) آپ کنکریٹ لیکر ایک گھاس کے گچھے پر ڈال سکتے ہیں، اور سردیوں میں اُسے ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگلی بہار میں، آپ کو سب سے زیادہ گھاس کہاں ملے گی؟ ٹھیک کنکریٹ کے ارد گرد۔ کیونکہ، وہ جاندار بیج اُس پتھر کے نیچے ہوتا ہے، اور جب سورج اُس پر چمکتا ہے، تو پھر آپ اُسے روک نہیں سکتے ہیں۔ یہ وہاں سے گھومتے ہوئے کوئی راستہ بنا لیتا ہے اور ٹھیک کسی کنارے سے باہر نکل آتا ہے اور اپنے سر کو خدا کے جلال کیلئے اوپر اٹھا لیتا ہے۔ دیکھیں، آپ زندگی کو چھپا نہیں سکتے ہیں۔ جب سورج نباتاتی زندگی پر چمکتا ہے، تو اُسے جینا ہوتا ہے۔

(121) اور جب پاک روح کلام کی زندگی سے جو ایک انسان میں ہوتی ہے ٹکراتا ہے، تو یہ اُسکے پھل لاتی ہے۔ [بھائی برتنہم انگلی سے چٹکی بجاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] سمجھے؟

(122) پس اس سے قطع نظر کہ آپ کتنے سچے اور ایماندار ہیں، آپ کیسے کہتے ہیں یہ آپ نہیں ہیں، جو کہتے ہیں، اور بول رہے ہیں کہ یہ..... یہ خواتین جو۔ جو بے حیا لباس اور ایسی چیزیں پہن کر باہر نکلتی ہیں، اور تقریباً نگلی ہو کر، باہر گلیوں میں جاتی ہیں۔ اگرچہ، آپ ایمان نہیں رکھتی ہیں کہ یہ آپ ہیں، تو آپ اپنا ایمان قائم نہیں کر سکتی ہیں۔ آپ یہ ثابت بھی کر سکتی ہیں کہ آپ زنا کار نہیں ہیں، لیکن، خدا کی کتاب میں، آپ زنا کاری کر رہی ہیں۔ یسوع نے کہا، ”جو کوئی کسی عورت کو بُری نظر سے دیکھتا ہے، وہ اُسکے ساتھ اپنے دل میں زنا کر چکا ہے۔“ کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو اس طرح پیش کیا ہے۔ دیکھیں، آپ اس کو سمجھ نہیں سکتے ہیں جب تک وہ زندگی وہاں رکھی ہوئی نہ ہو۔

(123) آپ کسی اور کو دیکھتے ہیں، اور دیکھ کر کہتے ہیں، ”خیر، میں بہن جو زنا کو جانتا ہوں۔ بھائی جو زنا ایک..... وہ ایک مناد ہے۔ اور اُسکی بیوی ایسا یا ویسا کرتی ہے۔“

(124) مجھے اُسکی پروا نہیں وہ کیا کرتی ہے؛ یہ کلام ہے۔ یسوع نے کہا، ”ہر آدمی کا کلام جھوٹا ٹھہرے، اور میرا سچا۔“ یہ بائبل ہے۔ اور جب وہ روشنی اس سے ٹکراتی ہے، تو اس میں زندگی آ جاتی ہے۔ اور یہ زندگی بن جاتی ہے۔

(125) اب، موسیٰ کی عظیم آنکھ نے، عقاب کی آنکھ نے، مصر کی شان و شوکت سے آگے دیکھ لیا تھا۔

(126) آج کا سچا ایماندار، پروا نہیں کرتا کہ کلیسیا کیا کہتی ہے، یا کوئی اور کیا کہتا ہے، لیکن جب

روشنی ان سے نکراتی ہے، تو یہ خُدا کے ظہور کو دیکھتے ہیں، وہ آگ کا ستون وہاں لٹک رہا ہے، اور نشان اور عجیب کاموں کا وعدہ کیا گیا ہے، اور یہ کلام میں موجود ہے، جو اسے زندگی میں لاتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ کتنا چھوٹا ہے، اور انکی تعداد کتنی کم ہے، خُدا کا گروہ ہمیشہ ہی چھوٹا رہا ہے۔ سمجھے؟ ”اے چھوٹے گلے، خوف نہ، نہ کھا، یہ تیرے باپ کی مرضی ہے کہ بادشاہی تجھے دے۔“ سمجھے؟ وہ اسے تھام لیتے ہیں۔ خُدا اس بات کا پابند ہے کہ ہر تنظیم میں سے، ہر ترتیب میں سے، اور ہر طرف سے ان میں لوگوں کو بھیجے، تاکہ یہ اُسے دیکھیں، اگر یہ زندگی کیلئے مقرر کیے گئے ہیں۔

(127) اُس بوڑھے شمعون کو دیکھیں، جو زندگی کیلئے مخصوص تھا۔ جب مسیحا ہیکل میں آیا، اُس بچے کے روپ میں جو اپنی ماں کی بانہوں میں تھا، شمعون، کہیں پیچھے کمرے میں تھا، اور پڑھ رہا تھا، پاک روح نے اُسے اوپر اُٹھایا، کیونکہ وہ انتظار کر رہا تھا۔ اور وہ زندگی اُسکے اندر تھی۔ اُس نے کہا، ”میں اُس وقت تک نہیں مرونگا جب تک میں خُداوند کے مسیح کو نہ دیکھ لوں۔“ اور خُداوند کا مسیح ہیکل میں تھا۔ پاک روح اُسے اُسکی ڈیوٹی سے باہر لایا، اور وہاں سے وہ چلتا ہوا گیا اور اُس بچے کو اُٹھا لیا، اور کہا، ”اب اپنے۔ اپنے خادم کو سلامتی سے رخصت کر، کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے۔“

(128) وہاں کونے میں ایک خاتون تھی، اور اُس کا نام حناہ تھا، وہ دن رات خُداوند کی خدمت کرتی تھی۔ وہ نبوت کر رہی تھی، اور کہہ رہی تھی، ”مسیحا آ رہا ہے۔ میں اُسکی آمد کو دیکھ رہی ہوں۔“ جبکہ، وہ اندھی تھی۔ اور اُسی گھڑی، وہ وہاں تھا..... وہ اپنی چھوٹی سی زندگی کے ساتھ، نبوت کر رہی تھی، ”یہ وہاں ہوگا! یہ وہاں ہوگا!“ تب ہی، وہ زندگی، وہ نور، ایک بچے کی صورت میں اُس عمارت میں آ موجود ہوا، جیسے ”ایک ناجائز بچہ ہو“، وہ جانور پر ڈالنے والے کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا، اور عمارت میں آ رہا تھا۔ اور پاک روح اُس بوڑھی اندھی خاتون پر آتا ہے، اور وہ روح کی رہنمائی میں آگے آتی ہے، اور لوگوں میں سے نکل کر، اُس بچے کے پاس کھڑی ہوتی ہے، اور ماں کو مبارک کہتی ہے، اور بچے کو مبارک کہتی ہے، اور بتاتی ہے کہ اسکا مستقبل کیسا ہوگا۔ دیکھیں، یہ زندگی کیلئے ٹھہرائی گئی تھی! سمجھے؟

(129) باقیوں کو دیکھیں، وہ درجنوں میں سے نہیں تھے۔ نوح کے دنوں میں آٹھ جائیں ہی بچائیں گئی تھیں، بڑی مشکل سے بہت سارے ہو سکتے ہیں، لیکن جو زندگی کیلئے مقرر کیے گئے ہیں وہ اپنے وقت میں آجائیں گے۔ دیکھیں ہر زمانے میں پاک روح کس طرح کام کرتا ہے، اور لوگوں کو لاتا ہے۔

(130) اب ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ کے ایمان نے اُسکی رہنمائی کی تاکہ دیکھیں کہ کیا ہوگا، نہ کہ کیا ہوا تھا۔ آج کی بجائے آنے والے کل کو دیکھیں۔ شان و شوکت کی بجائے وعدے کو دیکھیں۔ تنظیم کی بجائے لوگوں کو دیکھیں۔ سمجھے؟ خُدا ایسا کرتا ہے۔

(131) لوط مصر کی شان و شوکت کو دیکھ رہا تھا، بلکہ سدوم کی۔ لوط بہت۔ بہت۔ بہت۔ بہت دولت کے امکانات دیکھ رہا تھا۔ لوط ترقی کے امکانات۔..... دیکھ رہا تھا جب وہ سدوم کو دیکھ رہا تھا کہ وہ ایسا بن سکتا ہے..... ایک عبرانی ہونے کے ناطے، وہ وہاں ایک بڑا آدمی بن سکتا تھا، کیونکہ وہ ایک بہت ہی ذہین تھا، اور ابراہام کا بھتیجا تھا، پس اُس نے سدوم کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ لوط کی عقل نے اُسے شان و شوکت اور۔ اور ترقی دیکھنے کیلئے مائل کیا۔ لوط کی عقل نے اُسے شان و شوکت اور۔ اور برکت دیکھنے کیلئے مائل کیا۔ لیکن، اس وجہ سے اُس کا ایمان مفلوج ہو گیا، اسلئے اُس نے اُس آگ کو نہ دیکھا جو اُس قسم کے جیون کو بھسم کرنے جا رہی تھی۔

(132) اور اسی طرح آج کے لوگ ہیں۔ یہ ایسے امکانات کو دیکھتے ہیں جو بڑی تنظیموں سے جڑے ہوئے ہوں، یہ ایسے امکانات کو دیکھتے ہیں کہ شہر کے لوگوں کے ساتھ سماجی تعلق قائم کیا جائے، لیکن یہ ایسے امکان کو نہیں دیکھتے ہیں۔..... یہ اپنے ایمان کو مفلوج ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے ہیں۔ میں اسے دہراتا ہوں تاکہ اسے غلط نہ سمجھا جائے۔ آج کی خواتین کو، دیکھیں، جیسا کہ میں نے کہا، یہ مووی سٹار کی۔ کی طرح عمل کرنا چاہتی ہیں۔ آج کے مرد ٹیلی ویژن کے مذاہجہ فنکاروں کی طرح عمل کرنا چاہتے ہیں۔

(133) آج کے مناد اپنے چرچہ کو جدید قسم کی قیام گاہ بنانا چاہتے ہیں، اور ممبر شپ اور وغیرہ وغیرہ چاہتے ہیں۔ یہ ایسے امکانات چاہتے ہیں کہ کوئی بپش یا جنرل اور سیر، یا کچھ اس طرح کا بن

جائیں، اگر یہ ان باتوں کے ساتھ چرچ میں جائیں گے؛ تو کلام کو بھول جائینگے، اور جب اُس بات کو انکے سامنے رکھا جاتا ہے، جو خدا کی قوت سے ظاہر ہوتی ہے، کہ زندہ خدا زندہ کلام کے وسیلے اپنے لوگوں میں ہے۔ تو، یہ اُسے نہیں چاہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں، ”ہم اس طرح کسی کے ساتھ کس ہونا نہیں چاہتے ہیں۔“ انہیں تو صرف فیلو شپ کا رڈ چاہیے۔ انہیں بس اپنی تنظیمی ترتیب چاہیے۔ تو بھی، ایماندار لوگ، لوط کی طرح سدوم میں بیٹھے ہوئے ہیں، اور یہ جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ جب یہ ایسا کرتے ہیں تو یہ کیا کرتے ہیں؟ یہ اُس چھوٹے سے ایمان کو مفلوج کر دیتے ہیں جو انکے پاس ہے۔ یہ کام نہیں کر سکتا ہے۔

(134) اب دیکھیں، موسیٰ اس چیز کو چھوڑ دیتا ہے، اور اُس کے..... اُسکے ایمان نے دنیا کو مفلوج کر دیا۔

(135) یا تو آپکا ایمان شان و شوکت کو مفلوج کر دیگا، یا شان و شوکت آپکے ایمان کو مفلوج کر دیگی۔ اب دیکھیں، آپکوان دونوں میں سے ایک کو لینا ہے۔ اور آپکو معلوم ہے بائبل بدلتی نہیں ہے۔ خدا بدلتا نہیں ہے۔ وہ لاتبدیل خدا ہے۔

(136) اور اب آج، ہم دیکھتے ہیں، کہ آج کے لوگ، دیکھیں، بڑی بڑی چیزوں، اور بڑی بڑی تنظیموں پر نگاہ لگائے ہوئے ہیں۔ ”میرا تعلق فلاں فلاں سے ہے۔“ سمجھے؟ اور یہ لوگ ان میں جاتے ہیں، اور، دیکھیں، یہ سڑکوں پر چلنے والوں سے فرق نہیں ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بس انکے پاس تھوڑی سی عقل ہے، اور اُسی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ جب آپ الہی شفا کی، اور آگ کے ستون کی، جو کہ خدا کا نور ہے بات کرتے ہیں، تو یہ کہتے ہیں، ”یہ پاگل پن ہے۔“

(137) کسی دن، ایک شخص نے خداوند کے فرشتہ کی تصویر کو لیا، اور اس پر ہینڈسٹ خاد، ہنسنے لگا۔ دیکھیں، یہ۔ یہ کفر ہے۔ سمجھے؟ اس کیلئے کوئی معافی نہیں ہے۔

(138) یسوع نے یہی کہا تھا، دیکھیں۔ یہ کفر ہے؛ جبکہ آپ دیکھ رہے ہیں یہ وہی کام ہیں جو مسیح نے کیے تھے۔ اور اُس نے کہا..... جب، انہوں نے مسیح کے کاموں کو دیکھا، جبکہ وہ ایک قربانی تھا، تو انہوں نے اُسے ”بعز بول، ایک شیطان کہہ کر پکارا،“ کیونکہ، سبب یہ تھا کہ وہ یہ کام کر رہا تھا۔ اور

اب یہ کہتے ہیں..... لیکن اُس نے کہا، ”میں تمہیں اس کے لئے معاف کر دوں گا۔ لیکن جب پاک روح آئیگا اور یہی کام کریگا، اور تم اُس کے خلاف بولو گے، تو تمہیں معاف نہیں کیا جائیگا، نہ اس دنیا میں اور نہ آئوالمی دنیا میں۔“ سمجھے؟ اگر ایک لفظ بھی آپ اس کے خلاف بولیں گے۔ سمجھے؟ اور پھر.....

(139) کیونکہ، اگر اُس زندگی کیلئے، آپ کو ٹھہرایا گیا ہے جو کہ ابدی زندگی ہے، تو جیسے ہی آپ اسے دیکھیں گے وہ زندگی پھوٹ نکلے گی۔ آپ اسے پہچان لیں گے، جیسے کنوئیں پر اُس بیچاری عورت نے، اور باقیوں نے اسے پہچانا۔ اور اگر یہ وہاں نہیں ہے، تو پھر یہ زندگی میں نہیں آسکتا ہے، کیونکہ زندگی میں آنے کیلئے وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے اکثر میری بوڑھی ماں کہتی تھی، ”آپ ایک شلجم سے خون نہیں نکال سکتے ہیں،“ کیونکہ اُس میں خون نہیں ہوتا ہے۔ اب، یہ وہی بات ہے۔

(140) اور یہ آپ کے تھوڑے سے ایمان کو بھی مفلوج کر دیتا ہے۔ لوط شان و شوکت کو دیکھ سکتا تھا، لیکن اُس کے پاس اتنا ایمان نہیں تھا کہ اُس شان و شوکت کو تباہ کرنی والی آگ کو بھی دیکھ سکتا۔

(141) میں سوچتا ہوں کیا آج، ہمارے پاس یہ ہے۔ میں سوچتا ہوں، ٹھیک، جو خواتین شہرت یافتہ ہونا چاہتی ہیں، اور چرچ میں باقی عورتوں جیسا۔ جیسا عمل کرنا چاہتی ہیں، اور اگر یہ۔ یہ باقی دنیا کی طرح عمل کرنا چاہتی ہیں۔ تو یہ۔ یہ ایسے امکانات دیکھ سکتی ہیں کہ کیسے ایک۔ ایک۔ ایک خوبصورت عورت میک اپ سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ ایک خوبصورت عورت دیکھ سکتی ہیں جو بیرونی طور پر جوان لگتی ہو، اپنے بال کٹوا کر، اور دوسری عورت کی طرح عمل کر کے ایسا کر سکتی ہے، یا مووی اسٹار کی طرح عمل کر سکتی ہے۔ لیکن میں سوچتا ہوں کیا اس چیز نے ان کے ایمان کو مفلوج نہیں کر دیا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ بائبل کہتی ہے، ”اگر ایک عورت ایسا کرتی ہے تو وہ..... ایک قابلِ عزت عورت نہیں ہے،“ اور، ”اگر عورت مرد کا لباس پہنتی ہے، تو یہ خدا کے نزدیک مکروہ بات ہے،“ تنگ کپڑے، اور وغیرہ، اور چھوٹے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ اور۔ اور ایسا کرتے رہنا عادت بن جاتی ہے اور پھر ایسا کرنا لوگوں کا معمول بن جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کیا یہ چیز اُس چھوٹے سے ایمان کو مفلوج نہیں کر دیتی جو آپ کے پاس ہوتا ہے، یہاں تک کہ چرچ بھی جاتے رہتے ہیں، آپ سمجھے۔ یہی وہ کام ہیں جو کیے جاتے ہیں۔

(142) لوط نے یہ کیا، اور اس چیز نے ایمان کو مفلوج کر دیا، اور اسی چیز نے اُسکے لوگوں کو بھی مفلوج کر دیا۔ وہ اسے دیکھ نہ سکے۔

(143) لیکن اُسکے چچا، ابرہام کا ایمان، ثابت شدہ تھا، اسلئے اُس نے شان و شوکت کی طرف نہیں دیکھا، وہ اسکے ساتھ کچھ لیں دین رکھنا نہیں چاہتا تھا، بیشک اُسکے اپنے لئے بھی اس طرح رہنا مشکل تھا۔ اور سارہ نے جنگل میں بسیرا کیا جہاں رہنا مشکل تھا، کیونکہ وہ بنجر زمین تھی۔ لیکن انہوں نے شان و شوکت اور شہرت کے امکانات پر نظر نہ لگائی۔

(144) سارہ، جو دیس کی سب سے زیادہ خوبصورت عورت تھی، بائبل یہ فرماتی ہے۔ وہ خوبصورت تھی، بلکہ سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ اب دیکھیں وہ اپنے شوہر کی تابعداری میں رہتی تھی، اور یہاں تک کہ وہ اُسے ”خُداوند کہتی تھی“، اور اسکا حوالہ بائبل، نئے عہد نامے میں۔ میں دیتی ہے؛ اور کہتی ہے، ”اگر آپ ایمان میں چلتی ہیں، تو اُسکی بیٹیاں ہیں۔“ دیکھیں، اُس نے اپنے شوہر کو ”خُداوند کہا۔“

(145) اور خُداوند کا فرشتہ اُنکے خیمہ میں گیا..... جہاں وہ اپنے چھوٹے خیمہ میں تھے، اور انہیں بتایا۔ یہاں تک کہ اُنکے پاس رہنے کیلئے کوئی گھر نہیں تھا؛ وہ بنجر زمین پر رہتے تھے۔ اور آپ یہاں ہیں۔ آپ پیچھے اس نمونے کو دیکھیں، بالکل تب اس طرح تھا؟

(146) اب، موسیٰ اعظم ایمان کے ساتھ، دوبارہ، اس موجودہ زمانہ اور اسکی چیزوں کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے ”نہیں“، اور راستبازی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اُس نے خُدا کے لوگوں کے ساتھ دکھوں کو سہنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے اُسکے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔ کیوں؟ کیونکہ اُسکا ایمان تھا! اُس نے وعدے کو دیکھا۔ اُس نے آخری وقت کو دیکھا۔ اُس نے آنے والے کل کو دیکھا، اور اپنے ایمان کو حرکت میں آنے دیا۔ اور اُس نے اُن امکانات پر دھیان نہ دیا جو وہاں موجود تھے، کہ وہ فرعون کی جگہ فرعون بننے والا ہے۔ اُس نے سیدھا آنے والی کل کی طرف دیکھا۔

(147) اوہ، کاش لوگ ایسا کر سکیں، موجودہ زمانے کو نہ دیکھیں۔ اگر آپ موجودہ زمانے کو دیکھتے ہیں، تو پھر آپ اسکا چناؤ کرتے ہیں۔ اپنی آنکھوں کو اس سے ہٹائیں، اور خُدا کے وعدے پر

نظریں لگائیں، جوکل آنے والا ہے۔

(148) اپنے ایمان کے وسیلے وہ چناؤ کر سکتا تھا۔ اُس نے ابرہام کا بیٹا کہلانے کو چنا، اور فرعون کا بیٹا کہلانے سے انکار کر دیا۔ وہ کیسے ہو سکتا تھا، جبکہ مصر کی ساری بادشاہی..... نے دنیا کو سزا دی تھی۔ اور وہ دنیا کا بادشاہ تھا، اور چالیس سال کا وہ ایک جوان آدمی تھا، جو تخت پر بیٹھنے والا تھا۔ لیکن اُس نے اپنی اس سمجھداری پر کبھی نظر نہ کی۔.....

(149) دیکھیں اُنکے حرم سرا میں، ہر روز، عورتیں اُسکے چوگرد گھومتی رہتی تھیں۔ اُس شان و شوکت کو دیکھیں؛ وہ وہاں بیٹھ کر شراب پی سکتا تھا، اور اپنے ارد گردنگی عورتوں کا، ڈانس دیکھ سکتا تھا، جو اُسے پنکھے سے ہوا دے رہی ہوتیں..... اور پوری دنیا کی عورتیں، اور سونا چاندی اور خزانے اُسکے پاس ہوتے، اور آرمی باہر اُسکی حفاظت کرتی۔ بس اُسے ایک ہی کام کرنا تھا کہ بیٹھ کر اپنی پسند کا کھانا کھاتا، اور کہتا، ”بھج دو..... فلاں فلاں تعداد میں محافظ فوج کو بھیج دو تاکہ فلاں فلاں، ملک پر قبضہ کر لیں۔ میرا خیال ہے مجھے یہ چاہیے۔“ بس اتنا ہی اُسے کرنا تھا۔ وہاں بیٹھے رہتا، اور وہ اُسے پنکھے سے ہوا دیتے رہتے، اور وہ اپنا منہ کھولتا؛ اور۔ اور اُس وقت کی خوبصورت، اور پیاری نگلی ویشیزہ اُسکے منہ میں شراب ڈالتی، اور اپنے بازو اُسکے چوگرد رکھ کر اُسے کھانا کھلاتی، اور دنیا کی سب سے حسین ترین عورتیں وہاں ہوتیں۔ یہ ساری شان و شوکت، ٹھیک اُسکے سامنے رکھی ہوئی تھی۔

(150) لیکن اُس نے کیا کیا؟ اُس نے اس سے نظر ہٹالی۔ وہ جانتا تھا اُسکے لئے وہ آگ تیار تھی۔ وہ جانتا تھا اُس لائن میں موت پڑی ہوئی ہے۔ سمجھے؟ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ہے۔ اور اُس نے حقیر اور رد کئے ہوئے لوگوں کے جھنڈ پر نظر لگائی، اور ایمان کے وسیلے اُس نے مسیح کے دکھ اور لعن طعن کا چناؤ کیا، اور خود سے کہا، ”میں ابرہام کا بیٹا ہوں۔ اور میں اس فرعون کا بیٹا نہیں ہوں۔ چاہے تم مجھے ایک بَشپ، یا ایک ڈیکن، یا ایک آرج بَشپ، یا ایک پوپ بناؤ، میں اس چیز کا بیٹا نہیں ہوں۔ میں ابرہام کا بیٹا ہوں، اور اپنے آپ کو دنیا کی چیزوں سے الگ کرتا ہوں۔“ آمین، آمین، اور آمین! ایمان کے وسیلے، ایسا کیا گیا!

(151) اُس نے پرکشش چیزوں کو دور کر دیا۔ اُسکے لئے ممکن تھا کہ اگلا بَشپ بنتا، اُسکے لئے

ممکن تھا کہ۔ کہ اگلا آرج بشپ بنتا، یا اگلے الیکشن کے وسیلے جنرل اور سیر، یا کچھ اور بنتا، اُس نے اس پیشکش کو رد کر دیا۔ اُس نے یہ بننے سے انکار کر دیا۔

(152) ”اب، اگر میں بشپ بن جاتا ہوں، اور جب میں چلونگا تو لوگ کہیں گے، ’ہولی فادر؛ یا۔ یا ڈاکٹر فلاں فلاں؛ یا۔ یا۔ یا۔ یا ایڈر فلاں فلاں‘ اس طرح خادم اکٹھے ہو کر، میری تعریف کریں گے، اور کہیں گے، ’کہو، اے لڑکے، اسکے پاس کچھ تو ہے، میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ اوہ، شی۔ شی۔ شی، خاموش ہو جاؤ، یہاں بشپ آرہا ہے، سمجھے۔ جو کچھ وہ کہے، وہی شریعت ہے۔ دیکھیں، یہاں فلاں فلاں آرہا ہے۔“ لوگ دنیا بھر سے پوپ کو دیکھنے،..... آتے ہیں، اور پاؤں اور انگوٹھی کو چومتے ہیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیسے، یہ ایک کیتھولک کیلئے ممکن ہے، کیسے یہ ایک پروٹسٹنٹ کیلئے ممکن ہے، کہ ایک تنظیم میں کوئی بشپ یا جنرل اور سیر، یا کچھ اور، یا کوئی بڑا آدمی بن جائے۔

(153) دیکھیں، چاہے کچھ بھی ہو، لیکن، آپ دیکھیں، ایمان کی آنکھ ان سب سے اوپر دیکھتی ہے۔ اور آپ اسے دُور تک، بلکہ اختتام تک دیکھتے ہیں، کیونکہ خُدا فرماتا ہے ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ ایمان، جو عقاب کی آنکھ ہے، آپ کو ان سب سے اوپر لی جاتی ہے، اور آپ آنے والے کل کو دیکھتے ہیں، نہ کہ آج کو، اور آپ ابرہام کا بیٹا بننے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

(154) فرعون نے، بغیر ایمان کے، خُدا کے بچوں کو بطور ”ایک جنونی دیکھا۔“ کوئی ایمان نہیں تھا، اُس نے انہیں غلام بنادیا کیونکہ جو اُس نے کہا اُسکو اُسکا خوف نہیں تھا۔ وہ خُدا سے ڈرتا نہیں تھا۔ اُسکا خیال تھا وہ خُدا ہے۔ اُسکا خیال تھا کہ۔ کہ اُس نے اپنے دیوتاؤں کی بڑی خدمت کی ہے، اور وہ ایک بشپ ہے، اور وہ ہیڈ جنرل اور سیر ہے، اور یہ اُسکے دیوتا تھے جنہوں نے یہ کیا ہے۔ ”یہاں اس بات سے کچھ لین دین نہیں ہے،“ اسلئے اُس نے انہیں غلام بنادیا۔ وہ اُن پر ہنسا، اور اُنکا مذاق اڑایا۔ بالکل ویسے ہی، آج لوگ کر رہے ہیں۔

(155) موسیٰ کے ایمان نے انہیں مبارک لوگ، اور وعدے کی سرزمین میں دیکھا۔ انہیں وعدے کی سرزمین میں لے جانے کیلئے بہت بڑی جنگ ہو سکتی ہے، لیکن تو بھی موسیٰ نے اُنکے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ میں بہت زیادہ اس پر بول سکتا ہوں، لیکن میرا وقت ختم ہو رہا ہے۔ سمجھے؟

(156) غور کریں، اُن لوگوں کو اُس طرف موڑنا بہت مشکل تھا۔ ”تمہیں اُنکے ساتھ رہنے کے لئے جانا پڑیگا، تمہیں اُن میں سے ایک بننا پڑیگا، اور وہ پہلے ہی بہت سمجھدار ہیں تم اُنہیں موڑ نہیں سکتے ہو۔ سمجھ؟ لیکن وہاں کچھ تو ہونے والا ہے۔ اُنکے سامنے کچھ مافوق الفطرت ظاہر ہونے والا ہے۔ یہ ایک مشکل بات ہونے والی ہے۔ تنظیمیں تم سے مُنہ موڑ لیں گی، اور یہ ساری باتیں ہونگی۔ یہ۔ یہ بھیانک ہے، تمہیں کیا کرنا ہے، بس اپنا فیصلہ کر لیں۔“

(157) ”میں اُن میں سے ایک ہوں۔“ جی ہاں۔ اُسکے ایمان نے ایسا کیا۔ اُسکا ایمان بھڑک اُٹھا۔ جی ہاں، جناب۔ اُس نے یہ دیکھا۔ اُنہیں اُس وعدے میں لیکر جانا مشکل کام تھا، لیکن کچھ بھی ہو، اُس نے اُن کیساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس سے قطع نظر کہ اُنہوں نے اُسکے ساتھ کیا کیا، اُنہوں نے اُس سے مُنہ موڑ لیا، وہ پھر بھی گیا۔ کیونکہ وہ اُنکے ساتھ جا رہا تھا۔

(158) اب مجھے اُمید ہے کہ آپ سمجھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ کچھ بھی ہو، وہ اُنکے ساتھ جاتا ہے۔ اُنکے ساتھ، ایک بن جاتا ہے، یہ سچ ہے، کیونکہ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔ یہ ایک مشکل لڑائی ہو سکتی ہے، اور بہت سی مشکلوں سے گزرنا پڑیگا، لیکن پھر بھی جانا ہے۔

(159) لیکن اُسکے ایمان نے کلام کو لینے کیلئے اُسکی رہنمائی کی، نہ کہ شان و شوکت کیلئے۔ اُس نے کلام کو لیا۔ یہی وہ ہے جو موسیٰ کے ایمان نے کیا۔ جب ایمان نے خُدا کے لوگوں کی بُری حالت پر نگاہ کی..... یاد رکھیں، اب یہاں، دنیا کی کشش تھی، دنیا کے سب سے بڑے، بادشاہ کی۔ اور خُدا کا وعدہ کہاں تھا؟ ایک کچھڑ کے گڑھے میں، گاربانے والوں میں۔

(160) لیکن جب ایمان، جب ایمان خُدا کے سب سے بُرے انسان کو دیکھتا ہے، تو وہ اُسکی نظر میں دنیا کے سب سے اچھے نظر آنے والے انسان سے بھی بڑھکر عظیم ہوتا ہے۔ جی ہاں، جناب۔ جب ایمان اُسے دیکھتا ہے، اور ایمان اُسے دیکھ سکتا ہے، جب کلام پر ایمان کلام کو مجسم ہوتے دیکھتا ہے، تو یہ دنیا کی شان و شوکت سے اور آرج بَپ بننے اور ہر ایک چیز سے جسکی آپ بات کر سکتے ہیں بڑھکر ہوتا ہے۔ ایمان ایسا کرتا ہے۔ سمجھ؟ آپ بُرے، حقیر، رد کیے ہوئے، یا جو کوئی بھی ہوں اسکو دیکھ سکتے ہیں؛ اسے سب سے خراب ہونے دیں، اور پھر بھی ایمان اس بات کا اعتراف کریگا کہ

یہ دنیا کی بہترین پیداوار سے ایک ملین میل زیادہ بلند ہے۔ آمین! اسلئے ہم وہ گیت گاتے ہیں، ”میں خُدا کے حقیر لوگوں کے ساتھ جاؤنگا۔“ سمجھے؟ اوہ، میرے خُدا یا!

(161) اور، آپ دیکھیں، ایمان وہ دیکھتا ہے جو خُدا کرنا چاہتا ہے۔ اوہ، میں اُمید کرتا ہوں یہ بات دل میں اتر رہی ہے۔ ایمان موجودہ وقت کو نہیں دیکھتا ہے۔ ایمان اسے یہاں نہیں دیکھتا ہے۔ ایمان وہ دیکھتا ہے جو خُدا چاہتا ہے، یہ اُسکی مرضی سے کام کرتا ہے۔ یہی کام ایمان کرتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ خُدا کیا چاہتا ہے، اور خُدا کیا کرنا چاہتا ہے، اور ایمان اسکے وسیلے کام کرتا ہے۔

(162) ایمان ایک لمبی رویا ہے۔ یہ اپنی بصارت میں کم نہیں ہوتا ہے۔ یہ اپنے ہدف کو پکڑے رہتا ہے۔ آمین! کوئی بھی اچھا نشانے باز اسے جانتا ہے۔ سمجھے؟ یہ ایک لمبی دوری ہے۔ یہ۔ یہ ایک دور بین ہے۔ یہ دو چشمی دور بین ہے، اور اس سے آپ یہاں قریب نہیں دیکھتے ہیں۔ آپ دو چشمی دور بین سے ٹائم نہیں دیکھتے کہ کیا وقت ہوا ہے؛ سمجھے، آپ اسے اسکے لئے استعمال نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ دُور بین دُور دیکھنے کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔

(163) اور ایمان بھی یہی کرتا ہے۔ ایمان خُدا کی دو چشمی دُور بین کو اٹھاتا ہے، دونوں کو لیتا ہے، دونوں اطراف سے لیتا ہے، نئے اور پُرانے عہد نامے کو لیتا ہے، اور خُدا کے ہر وعدے کو دیکھتا ہے۔ اور ایمان اسکی دوسری طرف دیکھتا ہے، اور ایمان اُسکو لے لیتا ہے باوجود اسکے کہ موجودہ زمانہ کیا کہتا ہے۔ وہ اختتام کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ اس طرح دیکھنے کیلئے اپنی نظر کو پیچھے نہیں ہٹاتا۔ وہ دوسری طرف دیکھتا ہے۔ اُسکے اختتام کا مرکز کلام ہی ہوتا ہے۔ یہی ہے جو ایمان کرتا ہے۔ یہی وہ ایمان ہے جو ایک شخص میں ہوتا ہے اور ایسے کاموں کو کرتا ہے۔

(164) اب غور کریں۔ جسے فرعون نے، عظیم کہا، جسے فرعون نے مہان پکارا، خُدا نے اُسے ”حقیر کہا!“ فرعون کہہ سکتا تھا، ”دیکھو، موسیٰ، تم یہاں، اگلے فرعون ہو۔ جب۔ جب میں یہاں سے چلا جاؤنگا تو اگلی بادشاہی تمہیں سونپ دوںگا۔ میں یہ بادشاہی تمہیں دے دوںگا۔ یہ تمہاری ہے۔ سمجھے؟ اب دیکھو، یہ بہت عظیم بات ہے۔ موسیٰ، تم ایک عظیم آدمی بننے جا رہے ہو۔ تم ایک بَشپ بننے جا رہے ہو۔ تم یہ، یا وہ، یا کچھ اور بننے جا رہے ہو۔ تم ہمیں مت چھوڑو۔ تم یہیں رہو۔“ لیکن، آپ

دیکھیں، فرعون نے اس بات کو عظیم کہا، اور خُدا نے اس بات کو ”حقیر کہا!“

(165) اب، آپ مرد، اور خواتین، ایک منٹ، اسی طرح سوچیں۔ جسے دنیا عظیم کہتی ہے، خُدا اُسے ”گندگی کہتا ہے۔“ کیا بائبل نہیں کہتی، ”یہ ایک مکروہ بات ہے کہ عورت مرد کے کپڑے پہنے؟“ اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ ایسا کرنے سے اچھے لگتے ہیں۔ سمجھے؟ آپ بس شیطان کیلئے مادہ جسم کی نمائش کر رہے ہیں، اور ایسا ہی ہے۔ پس، ایسا مت کریں۔

(166) اور آپ مرد حضرات جو دنیا کی چیزوں کیلئے جیتے ہو، اور ان سے میل جول رکھتے ہو! اور آپ مرد حضرات اپنی بیویوں کے بارے میں اتنے بے باک نہیں ہیں کہ انہیں یہ کام کرنے سے روکیں، آپ کو شرم آنی چاہیے! کیونکہ آپ اپنے آپ کو خُدا کے بیٹے کہتے ہیں؟ مجھے یہ سدومی لگتے ہیں۔ سمجھے؟ میں آپ کے احساس کو مجروح نہیں کر رہا، لیکن میں آپ کو پیچ بتا رہا ہوں۔ محبت اصلاح کرتی ہے۔ یہ ہمیشہ کرتی ہے۔ جو ماں اپنے بچے کی دیکھ بھال نہیں کرتی، اور اُس کا دماغ درست کرنے کیلئے، اُسے طمانچہ نہیں مارتی، تو پھر وہ اُس کے لئے ایک اچھی ماں نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ درست ہے۔

(167) اب، مزید دیکھیں کونسی بات ہوتی ہے۔ موسیٰ نے، اسے اپنی روایا میں دیکھا۔ اور فرعون نے کہا، ”یہ عظیم ہے۔“ خُدا نے کہا، ”یہ حقیر ہے۔“ پس خُدا..... پس موسیٰ نے وہ چنا جو خُدا نے کہا۔

(168) اب، غور کریں، ایمان دیکھتا ہے کہ خُدا کیا چاہتا ہے کہ آپ دیکھیں۔ سمجھے؟ ایمان وہ دیکھتا ہے جو خُدا دیکھتا ہے۔

(169) اور بحث اور حواس وہ دیکھتے ہیں جو دنیا چاہتی ہے کہ دیکھیں۔ بحث پر غور کریں، ”یہ، تو بس انسانی حواس ہیں۔ یہ تو۔ یہ تو بس اس کا سبب ہے..... یہ ہے..... خیر، یہ اچھی بات نہیں ہے؟“ سمجھے؟ یہ بالکل ایسا ہی ہے، جب آپ ان حواس کا استعمال کلام کے خلاف کرتے ہیں، تو، پھر یہی کچھ ہے جو دنیا دیکھنا چاہتی ہے۔

(170) لیکن ایمان اس پر دھیان نہیں دیتا ہے۔ ایمان اُس پر دھیان دیتا ہے جو خُدا کہتا ہے۔ سمجھے؟ آپ کو معلوم ہے، پس اپنی بحث کو نکال دیں۔

(171) اسباب، اور بحث کی حس، وہ دیکھتی ہے جو دنیا چاہتی ہے کہ: بڑی تنظیموں کو

دیکھیں۔ ٹھیک ہے، کیا آپ ایک مسیحی ہیں؟

”اوہ، میں۔ میں پریسبٹیرین، میتھوڈسٹ، لوٹھرن، پنٹیکاسٹل، یا کچھ اور ہوں۔ میں یہ، یا وہ، یا کچھ اور ہوں، دیکھیں۔“

یہ، حواس ہیں۔

”آپ دیکھیں، میرا تعلق پہلی کلیسیا سے ہے۔ اوہ، میں کیتھولک ہوں۔ میں۔ میں یہ، یا وہ ہوں، سمجھ۔“

یہ آپ کہتے ہیں۔ اب، دیکھیں، یہی حواس ہیں۔ آپ یہ کہنا پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک بڑی، تنظیم ہے۔

”خیر، ہمارے۔ ہمارے پاس، دنیا کی کسی بھی کلیسیا سے، زیادہ ممبر ہیں سمجھ۔ ہم..... (172) لیکن سچی کلیسیا ایک ہے، اور آپ اُس سے جڑ نہیں سکتے ہیں۔ آپ کو اُس میں پیدا ہونا پڑتا ہے۔ سمجھ؟ اور جب آپ اُس میں پیدا ہوتے ہیں، تو پھر زندہ خُدا آپ کے وسیلے کام کرتا ہے، اور خود کو ظاہر کرتا ہے۔ سمجھ؟ یہی وہ جگہ ہے، جہاں خُدا اپنے چرچ میں رہتا ہے۔ خُدا ہر روز چرچ میں جاتا ہے، اور وہ چرچ میں رہتا ہے۔ وہ آپ میں رہتا ہے۔ آپ اُسکا چرچ ہیں۔ آپ اُسکی کلیسیا ہیں۔ اور آپ وہ ٹیبرنیکل ہیں جس میں خُدا رہتا ہے۔ آپ، خود زندہ خُدا کی کلیسیا ہیں۔ اور اگر زندہ خُدا اپنی زندہ کلیسیا میں رہتا ہے، تو پھر آپ کا عمل خُدا کا عمل ہوتا ہے؛ اگر ایسا نہیں ہے، تو خُدا وہاں نہیں ہے۔ اور پھر وہ آپ کو دوسرا عمل نہیں کرنے دیگا، جبکہ وہ یہاں کلام میں فرماتا ہے، یہ اُسکا نقشہ ہے، ”اگر وہ کہتا ہے یہ مت کریں،“ اور آپ کرتے ہیں۔ تو دیکھیں، پھر گڑ بڑ ہے۔ جب آپ اُسکا انکار کرتے ہیں، تو پھر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ میں وہ زندگی نہیں ہے۔ سمجھ؟ یہ درست ہے۔

(173) ایمان نے موسیٰ کو تابعداری کی راہ پر چلایا۔ غور کریں، موسیٰ وہاں..... وہاں ایک جوان فرعون تھا، اور جوان موسیٰ تھا، اور دونوں کے پاس اچھا موقع تھا۔ موسیٰ نے لوگوں کی ذلت کو دیکھا، اور مصر کے بڑے خزانوں سے بڑھکر جانا۔ اور وہ، ایمان کے وسیلے چلا، اُس نے ایمان سے کلام کی پیروی کی، اور ایمان نے اُسے تابعداری کی راہ پر چلایا، اور اختتام پر اُسکے لئے لافانی جلال ہے، اور

خُدا کی حضوری ہے، اور کبھی نہ، مرنا ہے۔ یہ نظر حواس، اور شان و شوکت کی طرف، لے جاتی ہے، فرعون کو یہ موت کی طرف لے گئی، اور اُسکی قوم، مصر کو بتاہی کی طرف، اور وہ تب سے اب تک کبھی واپس نہیں آئے۔

(174) آپ یہاں ہیں۔ اُسکی طرف دیکھیں گے، تو موت ہے۔ اُسکی طرف دیکھیں گے، تو زندگی ہے۔ اب اپنا فیصلہ کر لیں۔ یہ وہی بات ہے جو خُدا نے آدم اور حوا کے سامنے، باغِ عدن میں رکھی تھی۔ سمجھے؟ ایمان کے وسیلے، آپ کو اپنا فیصلہ کرنا ہوگا۔

(175) اب غور کریں، نظر نے فرعون کو موت کی طرف، اور اُسکے شہر کو بتاہی کی طرف دھکیل دیا۔ (176) موسیٰ، اپنے ایمان کے ساتھ، فرعون سے کبھی بھی نہیں ڈرتا تھا۔ سمجھے؟ اُس نے پروا نہیں کی کہ فرعون نے کیا کہا۔ اُسے فرعون کی فکر نہیں تھی، اور نہ اُس نے اپنے والدین کے بارے میں دھمکیوں کی پروا کی۔ جب موسیٰ کی اپنے بارے میں تصدیق ہو گئی، کہ وہی وہ آدمی ہے جو انہیں مصر سے چھڑائیگا..... یا اسرائیل کو مصر سے باہر نکالیگا، تو پھر اُس نے پروا نہ کی کہ فرعون کیا کہتا ہے۔ وہ اُس سے خوفزدہ نہیں تھا۔ آمین، آمین، آمین! کیا آپ سمجھ گئے میرا کیا مطلب ہے؟

(177) ایمان میں خوف نہیں ہوتا ہے۔ ایمان اُسکے بارے میں جانتا ہے۔ ایمان، جیسا کہ میں نے ہمیشہ کہا ہے، اسکے بہت بڑے مسلز ہوتے ہیں، اور سینے پر بال ہوتے ہیں۔ ایمان کہتا ہے، ”خاموش ہو جاؤ!“ تو ہر کوئی چپ ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ ”میں جانتا ہوں میں کہاں کھڑا ہوں!“

کچھ لوگ کہتے ہیں، ”خیر، ہو سکتا ہے، وہ کچھ کرے۔“ سمجھے؟

(178) لیکن آپ کو کھڑے ہو کر اپنے مسلز دکھانے ہیں۔ بس اتنا کرنا ہے۔ ایمان یہ کرتا ہے۔

(179) غور کریں، خُدا کی طرف سے موسیٰ کی بلا ہٹ کی تصدیق ہو جانے کے بعد وہ فرعون سے کبھی نہیں ڈرتا تھا۔ جب موسیٰ نے یقین کر لیا کہ اُسے اس کام کیلئے بلایا گیا ہے، لیکن جب خُدا نے اُسے وہاں اوپر بتایا، ”یہ ایسا ہے،“ اور نیچے آ کر اُس نے فرعون، اور باقی سب لوگوں کی سامنے یہ دکھایا، کہ اُسے اس کام کیلئے بھیجا گیا ہے، موسیٰ کبھی بھی فرعون سے نہیں ڈرتا تھا۔

(180) غور کریں، فرعون نے، موسیٰ پر اپنی عقل کا استعمال کیا۔ غور کریں۔ اُس نے کہا، ”میں تمہیں بتاؤں گا، میں۔ میں تمہارے ساتھ ایگریمنٹ کروں گا۔“ آفتیں اور تباہی آنے کے بعد، اُس نے کہا، ”میں تمہارے ساتھ ایک ایگریمنٹ کروں گا۔ تم بس تین دن کی مختصر عبادت کیلئے جاسکتے ہو۔ بس تھوڑی دُور ہی جانا، اور اُس سے آگے مت جانا۔“ لیکن، آپ جانتے ہیں، کہ..... فرعون کے حواس نے اُسے بتایا، دیکھو، ”تم تھوڑی دُور ہی جانا، اور اُس سے آگے مت جانا۔“

(181) کیا ہمارے ہاں آج اس طرح نہیں ہے؟ ”فقط آپ چرچ سے جڑ جائیں، آپ کیلئے یہی کافی ہے۔“

(182) لیکن، آپ کو معلوم ہے، کہ جو ایمان موسیٰ کے پاس تھا اُس نے ”کچھ دُور والے“ مذہب پر یقین نہ کیا۔ اُس نے کہا، ”ہم سب جا رہے ہیں۔ ہم سب دُور جا رہے ہیں۔“ یہ درست ہے۔ ”ہم موعودہ سرزمین پر جا رہے ہیں۔ ہم یہاں سے باہر نکل کر کوئی تنظیم نہیں بنانے والے ہیں، کہ رُک جائیں۔ ہم تو آگے بڑھنے والے ہیں۔“ آمین۔ ”میں وعدے کی دھرتی پر جا رہا ہوں۔ جس کا خدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔“

(183) آج ہمارے پاس بہت سارے فرعون ہیں جو پلپٹ پر کھڑے ہیں، اور تنظیموں کے سربراہ ہیں! ”اب، آپ ایسا کریں، اور ویسا کریں، اور یہی سب کچھ ہے۔ خیر، دیکھیں، بس اسی دُور کی تک رہیں۔“

لیکن موسیٰ نے کہا، ”اوہ، نہیں! نہیں! نہیں! نہیں! سبھی؟“

(184) فرعون نے کہا، ”بھئی، کیوں نہیں؟ اگر تم ایسے مذہب کو حاصل کرنے جا رہے ہو، تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے: دیکھو، بس تم اور ایڈلٹر عبادت کیلئے چلے جاؤ۔ فقط تم اور بزرگ عبادت کیلئے چلے جاؤ۔ کیونکہ تم سب کے پاس اس قسم کا مذہب ہے، لیکن اسے عام لوگوں میں مت پھیلاؤ۔“

(185) آپ کو معلوم ہے موسیٰ نے کیا کہا؟ ”ہم یہاں جانور کا ایک کُھر بھی نہیں چھوڑیں گے۔ ہم سب یہاں سے جا رہے ہیں۔ ہم سب جا رہے ہیں! میں تب تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہیں

جائینگے۔ اور، جب تک میں یہاں ہوں، میں تمہارے ہاتھوں میں ہوں۔“ آئین۔ میں نہیں جاؤنگا جب تک یہ نہیں جائینگے، اور بس یہ طے ہے۔“ اوہ، کیا یہی بہادر خادم ہے! آئین۔ ”میں انہیں اپنے ساتھ لیکر جانا چاہتا ہوں۔ بس یہ بات میں نے طے کر لی ہے، اور کیا اب میں بیٹھ کر یہ کہوں، خیر، اب دیکھیں، یہ بات ٹھیک ہے؟ نہیں، جناب۔ ہم لوگوں کو بھی، چاہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک جا رہا ہے۔“ آئین۔ اُس نے کہا، ”یہاں تک ہم کوئی بھیڑ، یا کوئی بھی چیز، پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔ اور ایک کُھر بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔ ہم وعدے کی دھرتی پر جا رہے ہیں۔“ آئین!

(186) ”ہم میں سے ہر کوئی! چاہے آپ گھر والی ہوں، یا ایک۔ ایک چھوٹی نوکرانی ہوں، یا چاہے آپ ایک بوڑھی عورت ہوں، یا ایک جوان آدمی ہوں، یا ایک بوڑھے آدمی ہوں، یا آپ کوئی بھی ہیں، ہم، ہر طرح سے جا رہے ہیں۔ ہم میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہیگا۔“ آئین۔ ”ہم میں سے ہر کوئی جا رہا ہے، اور ہمیں کوئی بھی روک نہیں پائیگا۔“ یہ درست ہے۔ میرے خُدا! اُنکے مذاہب وہاں واقعی زیر بحث تھے، کیا نہیں تھے؟ اوہ، میرے خُدا!

(187) نہیں، موسیٰ نے وہاں اُس ”کچھ دُور والے“ مذہب پر یقین نہیں کیا۔ نہیں، اُس نے اُس پر ایمان نہ رکھا۔ اوہ۔ ہو۔ جی ہاں، جناب۔ اوہ، میرے خُدا!

(188) ہم اس پر پورا دن بول سکتے ہیں، لیکن مجھے کچھ دیر میں اپنے عنوان پر جانا ہے اور منادی شروع کرنی ہے۔

(189) غور کریں، اس پر دھیان دیں، یہ کتنا خوبصورت ہے! اوہ، میں اسے پسند کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں، آخر کار، فرعون نے کہا، ”چلے جاؤ!“ خُدا نے موسیٰ کی آواز کے وسیلے، اُس پر وبا بھیجی۔ اُس نے ہر چیز کا وار کیا۔ اُس نے وہ سب کچھ کیا جو وہ کر سکتا تھا۔ اُس نے روکا..... اُس نے سورج کو، آدھے دن میں روک دیا۔ اُس نے سب کچھ کیا۔ اُس۔ اُس نے دنوں کو تاریکی میں بدل ڈالا۔ وہ مینڈک، کھیاں، جوئیں، اور باقی چیزیں لایا، آگ، دھواں، اور اُنکے خاندانوں میں موت، اور وغیرہ وغیرہ لایا۔ اُس نے یہ سب کچھ کیا، پھر، آخر میں، فرعون کو کہنا پڑا، ”چلے جاؤ! جو لینا ہے لے لو، اور چلے جاؤ۔“ اوہ، میرے خُدا! خُدا کی تعریف ہو!

(190) میں بہت خوش ہوں کہ ایک آدمی پوری طرح سے خدا کی خدمت کر سکتا ہے اور یہاں تک، کہ شیطان نہیں جانتا ہے کہ اب اُسکے ساتھ کیا کرے۔ یہ درست ہے۔ اُس نے پوری طرح خدا کی تابعداری کی اور یہاں تک شیطان نے کہہ دیا، ”اوہ، میرے خدا، چلے جاؤ! میں۔ میں اسے مزید اور نہیں سنا چاہتا۔“ یہ سچ ہے۔ آپ اسے پوری طرح سے، کر سکتے ہیں۔

(191) اب دیکھیں، اگر۔ اگر خدا اموی کا ساتھ نہ دیتا، تو پھر وہ ایک مذاق بن جاتا۔ لیکن خدا ٹھیک وہاں تھا، اور ثابت کر رہا تھا۔ جو کچھ اُس نے کہا، وہ پورا ہوا۔

(192) اور فرعون نے اپنی پوزیشن کو پکڑے رکھا، کیونکہ وہ ایک بَشپ تھا، آپ جانتے ہیں، اسلئے اُسے۔ اُسے وہاں قائم رہنا تھا۔ وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ایسا نہیں کہہ سکا، کیونکہ یہ کام پہلے سے ہو رہا تھا۔ سمجھے؟ وہ اسکا انکار نہیں۔ نہیں کر سکا، کیونکہ یہ کام پہلے ہی ہو رہا تھا۔ پس آخر کار اُس نے کہہ دیا، ”اوہ، بس چلے جاؤ! میں تمہیں مزید سنا نہیں چاہتا ہوں۔ یہاں سے نکل جاؤ! جو کچھ تمہارا ہے لے لو، اور جاؤ!“ اوہ، میرے خدا!

(193) اب ہم یہاں، موسیٰ کو دیکھتے ہیں، کہ خدا نے اُسکے لئے بہت کچھ کیا، اور اُسے بہت سارے نشان اور معجزات دکھائے۔ اب، اگلے پندرہ منٹ میں، آئیں اسے یہاں سے دیکھتے ہیں۔ اور بڑے دھیان سے دیکھتے ہیں۔ موسیٰ اب اس مقام پر آتا ہے جہاں.....

(194) خدا نے کہا تھا، ”میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا کلام میرا کلام ہے۔ موسیٰ، میں تجھے یہ ثابت کر چکا ہوں۔ تُو نے، جب اُس ملک میں مکھیوں کا موسم بھی نہیں تھا، اور کوئی مکھی نہیں تھی، اور تُو نے کہا، ”کھیاں آجائیں،“ تو وہاں کھیاں آ گئیں۔“ یہ تخلیق کرنا ہے۔ زمین پر تاریکی کون لا سکتا ہے، سوائے خدا کے؟ اُس نے کہا، ”تاریکی ہو جائے،“ اور تاریکی ہو گئی۔ ”تُو نے کہا، ”مینڈک آجائیں،“ اور مینڈک فرعون کے گھر، اور اُسکے بستر میں بھی پائے گئے، اور پھر انہوں نے اُنکا ایک بڑا ڈھیر لگا دیا۔“ یہ خالق تھا! ”اور میں تیرے وسیلے بولا، موسیٰ، اور۔ اور تیرے لبوں کے وسیلے میرے کلام نے تخلیق کیا۔ میں نے اصل میں تجھے فرعون کے سامنے ایک خدا بنایا ہے۔“ جی ہاں، جناب۔ ”میں یہ سب کچھ کر چکا ہوں۔“

(195) اور یہاں وہ ایک ایسے مقام پر آتے ہیں، اور ایک چھوٹی آزمائش اُن پر آ جاتی ہے، اور موسیٰ رونا شروع کر دیتا ہے، ”میں کیا کروں؟“

(196) میں چاہتا ہوں آپ دھیان دیں۔ اب یہ یہاں بہت بڑا سبق ہے۔ میں اسے پسند کرتا ہوں، سمجھئے۔ موسیٰ کو، دیکھیں، اگر ہم ٹھیک یہاں سے پڑھیں، تو..... جب، بچے فرعون کو پیچھے آتے دیکھتے ہیں، تو وہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ راستے میں تھا۔

(197) خُدا نے سب کچھ کامل طور پر کیا تھا۔ اب اُس نے اُنکے سفر کا آغاز کر دیا تھا۔ اُسکی کلیسیا اکٹھی ہو چکی تھی۔ اُنہیں باہر بلایا گیا تھا۔ وہ ہر تنظیم سے نکل کر آ گئے تھے۔ وہ اکٹھے ہو چکے تھے۔ موسیٰ وہاں تھوڑا پیچھے گیا، اور کہا، ”خُداوند، میں کیا کروں؟“

(198) وہ فرماتا ہے، ”ٹھیک ہے، جاؤ اور یہ کرو۔“ ٹھیک ہے، آگے بڑھو۔ ”اب، موسیٰ، تجھے معلوم ہے میں نے تجھے یہ کام کرنے کیلئے بلایا ہے۔“

”جی ہاں، خُداوند۔“

(199) ”ٹھیک ہے، جاؤ اور یہ بولو، اور یہ ہو جائیگا“ اور کھیاں آ گئیں۔ ”اب یہ بول،“ اور وہ چیز آ گئی۔ ”یہ بول،“ وہ آ گئی۔ ہر ایک بات خُداوند یوں فرماتا ہے، خُداوند یوں فرماتا ہے، خُداوند یوں فرماتا ہے تھی! لیکن اب وہ ایک پریشانی میں آ جاتا ہے.....

(200) اور خُدا نے کہا، ”اب میں نے انہیں لیکر انکا سفر شروع کر دیا ہے۔ یہ سب باہر بلائے گئے ہیں۔ کلیسیا ایک ساتھ اکٹھی ہے، اسلئے میں انہیں انکے سفر پر لیکر جا رہا ہوں۔ اب، موسیٰ، انہیں آگے لیکر چل۔ میں نے تجھے کہہ دیا ہے۔ اب میں کہیں بیٹھ کر کچھ دیر آرام کرنے لگا ہوں۔“

(201) موسیٰ نے کہا، ”اے خُداوند، دیکھ وہ آ رہا ہے، فرعون یہاں آ رہا ہے! اور سب لوگ یہاں ہیں..... مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں کیا کروں؟“ یہاں دیکھیں، کیا ہم بنی نوع انسان نہیں ہیں؟ جی ہاں، جناب۔ رونا شروع کر دیا، ”میں کیا کروں؟“

(202) یہاں ہم مکمل طور پر موسیٰ کو، انسانی اظہار اور انسانی فطرت میں دیکھتے ہیں، آپ ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ خُدا آپکے پیچھے کھڑا ہو کر آپکو دھکا لگاتا رہے۔ اب، آج ہماری ایسی ہی حالت

ہے۔ آپ خُدا سے چاہتے ہیں، جبکہ ہم یہ سب کچھ دیکھ چکے ہیں، تو بھی آپ چاہتے ہیں کہ کچھ کرنے کیلئے خُدا آپکو دھکا لگائے۔ سمجھے؟

(203) موسیٰ بس آگے کی طرف جھکا، اور کہا، ”اے خُدا، میں تو تجھ سے پوچھوں گا، اور دیکھوں گا کہ تو کیا فرماتا ہے۔ ہاں، جی ہاں، تو کچھ بول۔ ٹھیک ہے، خیر، پھر میں، کچھ کہوں گا۔“ سمجھے؟

(204) لیکن یہاں خُدا نے اُسے یہ کام کرنے کیلئے مخصوص کیا تھا، اور یہ ثابت بھی کیا تھا کہ وہ اُسکے ساتھ تھا۔ اور یہاں اُسکے لئے، ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں، اور پھر وہ رونا شروع کر دیتا ہے، ”میں کیا کر سکتا ہوں؟ خُداوند، میں کیا کر سکتا ہوں؟“

(205) اب آپ کو یاد ہے، اُس نے یہاں پہلے ہی نبوت کی تھی، اور اُس نے کہا تھا، ”جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو، پھر تم کبھی نہ دیکھو گے۔“ اور پھر اُس نے فوراً فریاد شروع کر دی، ”اے خُدا، ہم کیا کریں؟“ دیکھیں؟ بہت اچھا کام کرنے کے بعد یہ نبوت وہاں موجود تھی۔ آپ دیکھیں، اُس نے اُنہیں بتایا کہ کیا ہوگا۔ اگر خُدا کا کلام اُس میں تھا، تو کلام اُس میں تھا۔ اور جب وہ یہ کہہ رہا تھا، تو یہ اصل میں پورا ہونا تھا۔ اُس نے جو کہا تھا وہ پہلے ہی پورا ہونے والا تھا، لیکن یہاں وہ فریاد کر رہا ہے، ”میں کیا کروں؟“

(206) اوہ، کیا یہ انسان نہیں ہے! کیا یہ میں نہیں ہوں! کیا یہ میں نہیں ہوں! سمجھے؟

(207) وہ تو پہلے ہی ثابت کر چکا تھا، ”تُو جو کچھ کہے گا وہ ہو جائیگا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔“

(208) اور یہاں کچھ ہی دیر میں ایک مشکل سامنے آ گئی۔ ”میں کیا کروں؟ میں کیا کروں؟“ اور اُس نے پہلے خُداوند؟ اے، خُداوند، تو کہاں ہے؟ اوہ، کیا تُو میری سُن رہا ہے؟ میں کیا کروں؟“ اور اُس نے پہلے ہی اُسے مخصوص کیا ہوا تھا، اور اُسے ثابت کیا تھا، اور ہر ایک کام کرنے کے وسیلے اُسکی تصدیق کی تھی۔ اور یہاں، ”خُدا ایا؟“ اوہ، میرے خُدا ایا! انسان پوری طرح، آرام چاہ رہا ہے اور خُدا اُسے دھکا لگا رہا ہے۔

(209) اور، پھر بھی، وہ جانتا تھا کہ خُدا نے اس کام کیلئے اُسے مخصوص کیا ہے، تاکہ وہ یہ کرے، اور خُدا نے کھلے عام اُسکے دعووں کو ثابت کیا تھا۔ یہ لوگوں کیلئے چھڑائے جانے کا وقت تھا۔ خُدا، اُنہیں

اپنے نشانوں اور عجیب کاموں کے وسیلے، اُن سب کو ایک گروہ میں کھینچ لایا تھا۔ کیا آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟ اُن سب کو ایک گروہ میں لے آیا، اور اُسکے دعووں کو ثابت کیا۔ کلام یوں فرماتا ہے: یہاں وہ نشان ہے، اور جو کچھ اُس نے کہا، وہاں اُسکا ثبوت تھا۔ وہ اُنکے درمیان ایک نبی کی حیثیت سے تھا۔ دیکھیں، جو کچھ اُس نے کہا، خُدا نے اُسکی قدر کی، یہاں تک کہ تخلیق کیا، اور مکھیوں کو لایا، اور چیزوں کو وجود میں لے آیا۔ اور وہ سای باتیں جسکا اُس نے اُس سے وعدہ کیا تھا، وہ وہاں ہوئیں۔

(210) لیکن وہ خُداوند یوں فرماتا ہے کیلئے رکنا چاہتا تھا۔ سمجھے؟ اُسے معلوم تھا کہ اُسکی بلا ہٹ کی تصدیق خُداوند یوں فرماتا ہے والی ہے۔ اُسکا کام جسکے لئے وہ مخصوص کیا گیا تھا وہ خُداوند یوں فرماتا ہے تھا۔ کیا آپ اسے سمجھ سکتے ہیں؟ ہوں! وہ خُداوند یوں فرماتا کیلئے کیوں رکا ہوا تھا؟

(211) وہ چاہتا تھا، ”خُداوند، میں کیا کروں؟ یہاں اتنی دُور، میں ان چوکوں لے آیا ہوں۔ اور یہاں یہ پریشانی ہے، کہ فرعون آرہا ہے۔ یہ مارے جائینگے۔ میں کیا کروں؟ میں کیا کروں؟“ ہوں!

(212) اُس نے پہلے ہی نبوت کی تھی کہ وہ کیا کریں گے۔ اُس نے پہلے سے بتایا دیا تھا، کہ کیا کرنا تھا۔ اُس نے اُسی ملک کے بارے میں پیشگوئی کی تھی جس میں سے وہ لایا گیا تھا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ سمجھ رہے ہیں۔ ہم؟ موسیٰ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا، ”تم انہیں دوبارہ نہیں دیکھو گے۔ خُدا انہیں تباہ کرنے جارہا ہے۔ انہوں نے تمہارا بہت مذاق اڑایا ہے۔ خُدا انہیں برباد کر دیگا۔“ اُس نے پہلے ہی پیشگوئی کر دی تھی کہ انکے ساتھ کیا ہوگا۔

(213) پھر، ”اے خُداوند، مجھے کیا کرنا چاہیے؟“ کیا یہاں انسانی فطرت دیکھ رہے ہیں؟ سمجھے؟ ”میں کیا کروں؟ میں خُداوند یوں فرماتا ہے کا انتظار کرونگا۔“ جی ہاں، جناب۔ ”میں دیکھوں گا کہ خُداوند کیا کہتا ہے، پھر میں کچھ کرونگا۔“ ہم!

(214) یاد رکھیں، ایک فرعون نے اُسکی پرورش کی تھی جو یوسف کو اُس وقت نہیں جانتا تھا، آپکو معلوم ہے، ٹھیک اُس وقت۔ سمجھے؟ سمجھے؟ اور موسیٰ کھڑا ہو گیا اور اُس قوم کے اختتام کی پیشگوئی کی۔

(215) اور یہاں وہ ٹھیک مقام پر کھڑے تھا جہاں یہ ہونے والا تھا، تو یہاں وہ چلا اٹھتا ہے،

”خُداوند، میں کیا کروں؟ میں کیا کروں؟“ سمجھے؟ کیا یہ انسان نہیں ہے؟ کیا یہ انسانی فطرت نہیں ہے؟ ”میں کیا کروں؟“ ہر!

(216) وہ تو پہلے ہی پیشگوئی کر چکا تھا۔ خُدا نے اُسکی ہر بات کی قدر کی تھی، کیونکہ اُسے اُس کام کیلئے بلایا گیا تھا، تو پھر وہ ایسے کیوں کہتا ہے، ”میں کیا کروں؟“ وہاں ایک ضرورت تھی؛ اور یہ اُس پر منحصر تھا کہ وہ کیا بولتا ہے۔ خُدا چاہتا تھا کہ موسیٰ ایمان کے گفٹ کو استعمال کرے، جو خُدا نے اُسے، کام کرنے کیلئے دیا تھا۔ خُدا نے اُسے ثابت کیا تھا۔ یہ سچائی ہے۔

(217) اور خُدا موسیٰ سے یہ چاہتا تھا، اور لوگوں کو دکھانا چاہتا تھا، کہ وہ موسیٰ کے ساتھ ہے۔

(218) اور وہ، وہاں پیچھے، انتظار کرتا رہا: اور کہا، ”اب، اے خُداوند، میں تو بس ایک بچہ ہوں، اب تو مجھے بتا۔ ہاں، میں یہ کرونگا۔ مجھے خُداوندیوں فرماتا ہے مل گیا ہے۔“

”ہاں، ہاں، بھائی موسیٰ، یہ خُداوندیوں فرماتا ہے۔ جی ہاں۔“

”ٹھیک ہے، اب ہمیں، خُداوندیوں فرماتا ہے مل گیا ہے۔“

(219) اور ایسا ہوا۔ یہ ایک بار بھی ناکام نہیں ہوا ہے۔ کبھی بھی ناکام نہیں ہوا ہے۔

(220) اور یہاں یہ پریشانی، دوبارہ سے آگئی ہے۔ اب دیکھیں وہ اُنہیں سفر پر لیکر نکلا ہوا تھا۔ چرچ کو پہلے ہی باہر بلایا گیا ہے، وہ اُنہیں سفر پر لیکر نکلا، اور وہ آگے بڑھ رہے تھے۔ اور موسیٰ نے فریاد کرنی شروع کر دی، ”خُداوند، کیا یہ خُداوندیوں فرماتا ہے؟ میں کیا کروں؟“ یہ درست ہے۔

(221) خُدا چاہتا تھا کہ موسیٰ ایمان رکھے، جو اُس نے اُسے دیا تھا، اُس نعمت کو جو۔ جو اُس نے سادگی سے ثابت کی تھی۔ خُدا نے بالکل صاف موسیٰ اور لوگوں کو یہ ثابت کر دیا تھا کہ یہ وہ تھا، اپنے کلام کے وسیلے جو باتیں کہیں تھی وہ پوری ہوئی تھیں۔ اسکی بالکل صاف شناخت کی گئی تھی۔ اسلئے اسکے بارے میں اُسے مزید فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ سمجھے؟ اسکے بارے میں اُسے مزید سوچنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ یہ پہلے ہی صاف ہو گیا تھا۔ وہ پہلے ہی ان چیزوں کو کر چکا تھا۔ اور اُس نے پہلے ہی، مکھیوں اور پیسوں کے ذریعے ثابت کر دیا تھا، کہ اُس نے بول کر یہ چیزیں تخلیق کی

تھیں، کیونکہ خُدا کا کلام اُسکے اندر تھا۔

(222) پس یہاں وہ پوچھنے جا رہا ہے کہ کیا کرنا ہے، جبکہ پریشائیاں ٹھیک اُسکے سامنے پڑی ہوئی تھیں۔ سمجھے؟ اوہ، میرے خُدا!

(223) میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم یہ سمجھ رہے ہیں، اور ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کہاں پر ہیں۔ سمجھے؟ کیا اس سے آپ کوئی بڑی بات محسوس نہیں کرتے ہیں؟ اور سوچ رہے ہیں کہ موسیٰ کی غلطیاں بتائی جا رہی ہیں، لیکن ہمیں اپنی طرف بھی دیکھنا چاہیے۔ جی ہاں۔ سمجھے؟

(224) یہاں وہ تھا، دیکھیں، وہاں وہ کھڑا ہوا تھا، اور جانتا تھا کہ کلام نے کہا ہے کہ ایسا ہونے کا وقت اور دن ہے، اور وہ جانتا تھا کہ خُدا نے اُس سے آگ کے ستون میں ملاقات کی تھی۔ اور یہ ٹھیک لوگوں کے سامنے ظاہر ہوا اور معجزات کیے۔ اور جو کچھ بھی اُس نے کہا، وہ پورا ہوا، اور یہاں تک ہوا کہ چیزیں تخلیق کی گئیں۔ ایسے کام کیے جو فقط خُدا ہی کر سکتا تھا، اور یہ دکھایا کہ اُسکی آواز خُدا کی آواز ہے۔

(225) اور یہاں اُن لوگوں کے ساتھ یہ پریشانی تھی جو وہ برداشت کر رہا تھا، اور اُنہیں موعودہ سرزمین کی طرف لیکر جا رہا تھا، اور پھر کھڑا ہو گیا اور، فریاد کرنے لگا، ”میں کیا کروں؟“ یہ ایک انسان ہے، جو یہ کرنا چاہتا ہے.....

(226) جیسے بھائی روئے سلاٹر ہیں، میرا خیال ہے وہ باہر دروازے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، ایک بار اُنہوں نے مجھے بتایا تھا، کہ کوئی تو ہے جو میرے ساتھ کچھ کر رہا ہے۔ اور میں نے کہا، ”ٹھیک ہے، میں نے ایسا کیا تھا، اور اب ایسا ہے۔“

(227) اُس نے کہا، ”بھائی برتنہم، آج اُنہیں اپنے آگے جھکنے دو، اور کل اُنہیں ہٹا دینا۔“ اور بس اسی طرح بنی نوع انسان کے طریقے کار ہوتے ہیں، آج اُنہیں اپنے سامنے جھکنے دو، اور کل اُنہیں ہٹا دینا۔

(228) ایسا ہی موسیٰ کر رہا تھا۔ خُدا نے اُسے مخصوص کرنے اور ثابت کرنے کے بعد اس چیز میں رکھا تا کہ وہ یہ کرے۔ اور لوگوں کو کہنا چاہیے تھا، ”موسیٰ، کلام بول۔ میں نے تجھے وہاں ایسے

کرتے دیکھا تھا۔ خُدا نے وہاں تیری عزت رکھی تھی، اور تُو آج بھی وہی ہے۔“ آمین۔ سمجھے؟“ یہ
 کر!“ آمین۔ اُسے یہ معلوم ہونا چاہیے تھا، لیکن اُس نے نہ جانا۔ ٹھیک ہے۔ جیسا یہ تب تھا، ویسا ہی یہ
 اب ہے۔ ہم اس طرح، دیکھتے ہیں۔ پس اُس نے کہا، ”مو۔۔۔۔۔“

(229) خُدا نے کہا بس کافی ہو گیا ہے۔ خُدا اس بات سے تنگ آ گیا تھا۔ اُس نے کہا، ”تُو اس
 بارے میں میرے آگے کیوں فریاد کر رہا ہے؟ کیا میں نے اپنے آپکو ثابت نہیں کیا ہے؟ کیا میں نے
 تجھے نہیں بتایا تھا کہ میں نے تجھے کام کرنے کیلئے بھیجا ہے؟ کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا جاؤ اور یہ
 کرو؟ کیا میں نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں یہ کرونگا، اور میں تیرا مُنہ بنونگا، اور میں تیرے ویلے بولونگا اور
 یہ کام کرونگا، اور تُو نشان اور عجیب کام کریگا؟ کیا میں نے تیرے ساتھ اسکا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا میں
 نے بالکل اسی طرح نہیں کیا ہے، اور تیرے آس پاس کے ہر دشمن کو شکست دی ہے؟ اور یہاں تم
 ٹھیک، اب بحرِ قلزم کے پاس کھڑے ہوئے ہو، ٹھیک اپنی ڈیوٹی پر گامزن ہو، میں نے تمہیں کیا کرنے
 کو کہا تھا، اور پھر بھی تم زور زور سے میرے سامنے رو رہے ہو۔ کیا تجھے مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟ کیا تم یہ
 نہیں دیکھ سکتے ہو کہ میں نے تمہیں اسی کام کیلئے بھیجا ہے؟“ اوہ، کیا یہ انسان نہیں ہے! میرے
 خُدا یا! بس وہ اس بات سے بہت تنگ آ گیا۔

(230) اور اُس نے کہا، ”تم جانتے ہو تمہیں اسکی ضرورت ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم ان بچوں کو
 اُس موعودہ ملک میں لیکر جا رہے ہو، بالکل ایسا ہی ہے، اور تم یہاں کو نے میں قلی ڈالے بیٹھے ہوئے
 ہو، ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم یہ کر سکتے ہو۔ پس وہاں ضرورت ہے۔ تُو میرے سامنے کیوں فریاد کر رہا
 ہے؟ تُو میری طرف کیوں دیکھ رہا ہے؟ تُو مجھے کس کام کیلئے پکار رہا ہے؟ کیا میں نے لوگوں کے سامنے
 ثابت نہیں کیا ہے؟ کیا میں نے تیرے سامنے یہ ثابت نہیں کیا ہے؟ کیا میں نے اسے نہیں بلایا؟ کیا یہ
 کلام کے مطابق نہیں ہے؟ کیا میں نے ان لوگوں کو اُس ملک میں لیجانے کا وعدہ نہیں کیا ہے؟ کیا میں
 نے تجھے بلا کر نہیں بتایا تھا کہ میں یہ کرونگا؟ کیا میں نے تجھے بلا کر یہ نہیں کہا تھا کہ میں نے تجھے اس
 کام کیلئے بھیجا ہے، اور یہ تُو نہیں تھا، یہ میں تھا؟ اور میں وہاں جاؤنگا اور تیرے لب بنونگا، اور جو کچھ تُو
 کہے گا، میں اُسے پورا کرونگا اور اُسے ثابت کرونگا۔ کیا میں نے یہ نہیں کیا؟

(231) ”پھر، جب چھوٹا سا کوئی مسئلہ سامنے آتا ہے، تو تُو بچے کی طرح کیوں روتا ہے؟ تجھے تو ایک مرد ہونا چاہیے۔ لوگوں سے بول،“ آمین، ”اور پھر آگے بڑھو!“ آمین۔ یہاں ہو تم۔“ فریاد مت کر۔ بول!“ آمین۔ اوہ، مجھے یہ پسند ہے۔ ”تُو میرے سامنے کیوں رو رہا ہے؟ بس لوگوں سے بول اور اپنی منزل کی طرف آگے بڑھو۔ جو کچھ بھی یہ ہے، اگر یہ بیماری ہے، یا یہ جو کچھ بھی ہے، مُردوں کو زندہ کرنا، یا یہ جو کچھ بھی ہے، بول! میں اسے ثابت کر چکا ہوں۔ لوگوں سے بول۔“

(232) کیسا سبق ہے! کیا ہی سبق ہے، اوہ، میرے خُدا یا، اس سفر کے اس مرحلے میں جہاں ہم اب کھڑے ہیں۔ دیکھیں اب ہم کہاں ہیں، جی ہاں، جناب، یہ تیسرا کچھاؤ ہے۔ دھیان دیں، ہم ٹھیک یہاں خُداوند کی آمد کے، دروازے پر ہیں۔

(233) وہ کام کرنے کیلئے مسخ کیا گیا تھا، پھر بھی وہ خُداوند یوں فرماتا ہے کا انتظار کر رہا تھا۔ خُدا نے کہا اب بہت ہو چکا ہے۔ اُس نے کہا، ”اب مزید مت رو۔ بول! میں نے تجھے بھیجا ہے۔“

(234) اے خُدا، اس کلیسیا کو آج صُبح کیسا ہونا چاہیے! خُدا کے مکمل ثبوت کے ساتھ، آگ کے ستون کے ساتھ اور نشانوں اور معجزات کے ساتھ، ہر بات ویسے ہی ہوئی جیسے سدوم کے دنوں میں ہوئی تھی۔ اُس نے کہا تھا ایسا دوبارہ ہوگا۔

(235) اب یہاں دنیا اس حالت میں موجود ہے۔ اور یہ قوم اس حالت میں موجود ہے۔ عورتیں اس حالت میں ہیں۔ مرد اس حالت میں ہیں۔ چرچ اس حالت میں ہیں۔ سب کچھ۔ تمام عناصر، نشان، اُڑن طشتری اور باقی چیزیں آسمان میں ہیں، اور ہر قسم کی پُراسرار چیزیں موجود ہیں، اور سمنڈر شور کر رہا ہے، لہریں اچھل رہی ہیں، لوگوں کو دل کے دورے پڑ رہے ہیں، خوف ہے، وقت کی الجھن ہے، قوموں میں تنگدستی ہے، اور کلیسیا زوال پذیر ہو رہی ہے۔

(236) اور گناہ کا آدمی اُٹھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو سب سے اوپر رکھتا ہے؛ جو خُدا کہلاتا ہے، وہ جو خُدا کی بیکل میں بیٹھ کر اپنے آپ کو، ایسا ظاہر کرتا ہے، اوہ، میرے خُدا یا، اور اُسے اس قوم میں آنا ہے۔ اور چرچ منظم ہو چکا ہے، اور وہ سب بھی ایک ساتھ اکٹھے ہو چکے ہیں، جیسے کسبیاں بڑی کبھی کے ساتھ، اور ہر ایک چیز بالکل فاشی کی راہ پر جا رہی ہے۔

(237) فحاشی، کیا ہے؟ عورتوں کو بتانا کہ وہ اپنے بال کاٹ سکتی ہیں، عورتوں کو بتانا کہ وہ مختصر کپڑے پہن سکتی ہیں، اور مردوں کو بتانا کہ وہ ایسا یا ویسا کر سکتے ہیں؛ اور مناد، فقط یہ کر رہے ہیں، اور سماجی انجیل سنار ہے ہیں اور وغیرہ وغیرہ۔ کیا آپ کو نہیں معلوم، یہ خُدا کے اصل کلام کے ساتھ زنا کاری کرنا ہے!

(238) اور خُدا نے ہمارے لئے اپنا سچا، اور غیر تنظیمی کلام بھیجا ہے، اور اسکے ساتھ کوئی تار جڑی ہوئی نہیں ہے، بلکہ اُس نے ہمیں آگ کا ستون دیا ہے، پاک روح جو تیس سالوں سے اب تک ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہر ایک بات جسکی اُس نے پیشگوئی کی اور کہا ہے، وہ بالکل اُسی طرح پوری ہوئی ہے جس طرح اُس نے کہا ہے۔

(239) لوگوں سے بول، اور آگے بڑھ۔ آمین۔ ہمارا ایک مقصد ہے، وہ جلال ہے۔ آئیں اُسکی طرف قدم بڑھائیں۔ ہم موعودہ ملک کی طرف گامزن ہیں۔ ”جو ایمان رکھتے ہیں اُنکے لئے سب کچھ ممکن ہے۔“ لوگوں سے بول۔ کیا میں نے یہ ثابت نہیں کیا ہے؟ کیا میں نے تمہارے درمیان اپنی ایک تصویر نہیں بنائی ہے، اور وغیرہ وغیرہ، اور سب کچھ کیا ہے جو کیا جاسکتا تھا، تاکہ ثابت ہو جائے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں؟ کیا میگزین نے، اس بات کو کچھ ہفتے پہلے، نہیں چھاپا تھا، جب تم نے یہاں پلپٹ سے کہا تھا کہ یہاں کچھ ہوگا، اور ہونے سے تین مہینے پہلے بتایا گیا تھا، اور یہ وہاں ہوا اور ثابت کیا گیا؟ اور یہاں تک کہ سائنس بھی اس بارے میں جانتی ہے۔ اور میں نے یہ سب کچھ کیا ہے، اور تم اب بھی انتظار کر رہے ہو۔ لوگوں سے بول اور اپنی منزل کی جانب آگے بڑھ۔“ آمین۔

(240) کیا ناتن نے داؤد کو نہیں بتایا تھا؟ ناتن، نبی، ایک مرتبہ بیٹھ کر، مسح شدہ داؤد بادشاہ کو دیکھ رہا تھا، اُس نے کہا، ”جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ کر، کیونکہ خُدا تیرے ساتھ ہے۔“ داؤد کو بتایا گیا، ”جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ کر۔ خُدا تیرے ساتھ ہے۔“

(241) یسوع کو مسح کیا گیا تھا خُدا اور اُسکے لوگوں کیلئے اُس ملک پر قبضہ کرے۔ دن چھوٹا تھا۔ اور اُسے کام کرنے کیلئے مزید وقت چاہیے تھا جس کام کیلئے اُسے مسح کیا گیا اور حکم دیا گیا تھا۔ یسوع، ایک انسان تھا، لیکن وہ مسح شدہ تھا۔ خُدا نے اُسے کہا تھا، ”جیسے میں موسیٰ کے ساتھ تھا، ویسے ہی تیرے

ساتھ رہونگا۔“ آمین۔ ”وہ ملک، میں انہیں دینے جا رہا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تُو وہاں جا کر عمالقیوں کو صاف کر دے، اور۔ اور حتیٰ۔۔۔۔۔ باقی تمام۔ تمام۔ فلسطینیوں اور۔ اور فرزینیوں، اور باقی تمام قوموں کو، وہاں سے صاف کر دے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تیرے۔۔۔۔۔ کوئی شخص تیری زندگی میں، تیرے آگے کھڑا نہیں رہ پائیگا۔ کوئی شخص تجھے پریشان نہیں کر سکتا ہے۔ وہاں آگے بڑھ۔“ اور یثوع نے اُس تلوار کو کھنچا اور کہا، ”میرے پیچھے چلو!“

(242) اور وہ وہاں گیا، اور یہاں وہ لڑ رہا تھا۔ اور یہ کیا تھا؟ اُس نے دشمن کو پوری طرح سے مات دے دی۔ وہ یہاں پر چھوٹے جھنڈ تھے وہ وہاں پر چھوٹے جھنڈ تھے۔ جب رات کا وقت آتا تھا، تو وہ ایک ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے اور ایک فوج بن جاتے تھے، اور ایک بڑی طاقت بن کر اُسکے سامنے آتے تھے۔ اور سورج غروب ہو رہا تھا۔ اُسے مزید روشنی کی ضرورت تھی۔ اور سورج ڈوب رہا تھا۔ اُس نے اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر یہ نہیں کہا، ”خُداوند خُدا، میں کیا کروں؟ میں کیا کروں؟“ وہ بولا! اُسے ضرورت تھی۔ اُس نے کہا، ”سورج، تھم جا!“ وہ ذرا بھی نہیں رویا۔ اُس نے حکم دیا، ”سورج، تھم جا! مجھے روشنی کی ضرورت ہے۔ میں خُداوند کا خادم ہوں، اور اس کام کیلئے مسح کیا گیا ہوں، اور مجھے روشنی کی ضرورت ہے۔ تھم جا، اور کیا تُو چمکے گا نہیں۔۔۔۔۔ اور، چاند، تم بھی جہاں ہو وہیں پٹھرے رہو،“ جب تک میں جنگ میں ہوں اور ساری چیزیں ختم نہ کر لوں۔ اور سورج نے اُسکی تابعداری کی۔

(243) کوئی فریاد نہیں۔ اُس نے سورج کو کہا، اور بولا، ”تُو تھم جا۔ اور سورج وہیں تھم گیا! اور، چاند، تُو جہاں ہے وہیں رک جا۔“ اُس نے فریاد نہیں کی، ”خُداوند، اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ مجھے مزید روشنی دے دے۔“ اُسے روشنی کی ضرورت تھی، پس اُس نے حکم دیا، اور سورج نے تابعداری کی۔ اوہ، میرے خُدا یا! اُس نے سورج کو حکم دیا اور وہ وہیں رک گیا۔

(244) سمسون، مسح شدہ تھا، وہ اُٹھ کھڑا ہوا، خُدا کا مسح تھا، اُسکے پاس قوت کی نعمت تھی، وہ فلسطینی قوم کو تباہ کرنے کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ خُدا کا مسح، مسح شدہ، زمین پر پیدا ہوا، تاکہ فلسطین کو تباہ کرے۔ اور ایک دن انہوں نے اُسے اُس دھرتی پر پکڑ لیا، اُسکے پاس تلوار، یا بھالا نہیں تھا۔ اور ایک

ہزار لیس فلسٹی ایک ہی وقت میں اُس پر چڑھ آئے۔ کیا اُس نے جھک کر کہا، ”اے خُداوند، میں رویا کا انتظار کرونگا۔ اے خُداوند، میں کیا کروں؟ میری رہنمائی کر کہ مجھے کیا کرنا ہے؟“ وہ جانتا تھا اُسے ضرورت ہے۔ اُسے ایک گدھے کے جڑے کے علاہ کچھ بھی نہ ملا، اور اُس نے ایک ہزار فلسٹیوں کو مار ڈالا۔ آمین!

(245) اُس نے خُدا سے فریاد نہیں کی۔ بلکہ اُس نے اپنے مسح شدہ گفٹ کو استعمال کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اُسے اُس کام کو کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ وہ جانتا تھا وہ اس کام کیلئے پیدا ہوا ہے۔ وہ جانتا تھا اُسے گفٹ کے ساتھ مسح کیا گیا ہے، اور اُس نے ایک ہزار فلسٹیوں کو مار ڈالا۔ اُس نے خُدا سے فریاد نہیں کی۔ خُدا نے اُسے مخصوص کیا ہوا تھا اور، اُن کاموں کے ساتھ ثابت کیا جو اُس نے کیے تھے کہ وہ تھا۔ اور وہ خُدا کا مسح، اور خُدا کا ثابت شدہ خادم تھا، تاکہ فلسٹیوں کو مارے، اور اُس نے ایسا کیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ حالات کیسے تھے، اُس نے یہ کیا۔ اُس نے کچھ بھی نہیں پوچھا۔ یہ تو اُس کا کام تھا، اور خُدا اُسکے وسیلے کام کر رہا تھا، اُس نے گدھے کی ہڈی لی اور فلسٹیوں کو مارنا شروع کر دیا۔ کیسے.....

(246) کیسے، ایک خود کو بنایا جاتا ہے، اور چاروں طرف اس طرح ڈیڑھ انچ پیتل اُس کھوپڑی پر چڑھا ہوتا ہے، اور اُس سے ٹکرا کر وہ ہڈی لاکھوں حصوں میں تقسیم ہو سکتی تھی۔ اور اُس نے اُس جبرے سے ایک ہزار کو مارا، اور اُنہیں قتل کر دیا، اور پھر بھی اُسے اپنے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔

(247) اُس نے سوال نہیں پوچھا۔ اُس نے فریاد نہیں کی۔ وہ بولا۔ اُس نے اُنہیں مات دے دی۔ اوہ، میرے خُدا یا، ”فلسٹیوں کو مارنا ہے، کیا میں فلسٹیوں کو مار سکتا ہوں، خُداوند؟ میں۔ میں جانتا ہوں، خُداوند تُو نے مجھے اس کام کیلئے بھیجا ہے۔ ہاں، خُداوند، میں جانتا ہوں تُو نے مجھے فلسٹیوں کی اس قوم کو تباہ کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ اب یہاں، اُن میں سے میرے چوگرد ہزاروں ہیں، اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا اب میں کیا کروں، خُداوند؟“ اوہ، میرے خُدا یا! اُسے کوئی بھی پریشانی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اُس کام کیلئے مسح کیا گیا تھا۔ تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ نہیں، کوئی چیز بھی نہیں۔ ہلّو یاہ! اُس نے بس اُسے لے لیا جو اُسکے پاس تھا اور اُنہیں مارنا شروع کر دیا۔ یہ سچ ہے۔

(248) جب دشمن نے اُسے گھیر لیا، کہا، ”اب ہم اسے دیواروں میں بند کر دیں گے، اب ہم نے اسے پکڑ لیا ہے۔ ہم نے اسے یہاں اندر ایک عورت کے ساتھ پکڑ لیا ہے۔ اب ہم نے ہر طرف سے، دروازے بند کر دیئے ہیں، اب یہ باہر نہیں جاسکتا ہے۔ ہم نے اسے پکڑ لیا ہے۔“

(249) سمسون نے فریاد نہیں کی، ”اے خُداوند، انہوں نے مجھے اپنی تنظیم کیساتھ پوری طرح سے گھیر لیا ہے۔“ ”ہہ!“ وہ، میں کیا کروں؟ میں ان میں پھنس گیا ہوں۔ میں اب کیا کروں؟ اُس نے ایسا کبھی نہیں کیا۔

(250) وہ بس باہر چل کر گیا، اور گیٹ کو اکھاڑ ڈالا، اور اُسے اپنے کندھے پر رکھ لیا، اور چلتا ہوا باہر نکل گیا۔ آمین! اُسے اس کام کیلئے مسح کیا گیا تھا۔ اُسے خُدا نے بلایا تھا۔ اُسے اندر بند نہیں کیا جاسکتا تھا۔ نہیں، یقیناً! اُس نے اُس گیٹ کو اُٹھالیا۔ اُس نے اس کے لئے دعا نہیں کی تھی۔ اُس نے خُدا سے نہیں پوچھا کہ آیا یہ کرنا چاہیے یا نہیں۔ وہ ٹھیک اپنا کام کر رہا تھا۔ آمین، آمین، آمین! ٹھیک اپنا کام کر رہا تھا۔ ”تُو کیوں مجھ سے فریاد کرتا ہے؟ بول، اور آگے بڑھ!“ آمین! رومت۔ بول!“ وہ اب شکایت کرنا اور بچوئی طرح رونا چھوڑ چکا تھا۔ بولنے کیلئے وہ بڑا ہو چکا تھا۔ یہ سچ ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کے پاس طاقت کی نعمت ہے اور جو بھی فلسفی اُس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ اُس کو ختم کر دیگا۔ آمین۔

(251) لیکن ہم یہ نہیں جانتے ہیں، آپ سمجھ گئے ہیں۔ ہم ابھی تک چھوٹے بچے ہیں، اور ہمارے مُنہ میں ایک بوتل ہے۔

(252) وہ یہ جانتا تھا، وہ جانتا تھا خُدا نے اُسکی اس مقصد کیلئے پرورش کی ہے، اور اُسکی زندگی بھر، کوئی بھی شخص اُس کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی اُسے برباد نہیں کر سکتا۔ وہ ایک مقصد کیلئے بڑا ہوا تھا، جیسے موسیٰ۔ اُسے کوئی بھی روک نہیں سکتا تھا۔ کوئی عمالیتی یا کوئی اور بھی اُسے روک نہیں سکتا تھا۔ وہ موعودہ ملک کی راہ پر تھا۔ سمسون جانتا تھا وہ اپنی راہ پر ہے۔

(253) یثوع جانتا تھا کہ وہ دیس پر قبضہ کرنے جا رہا ہے۔ اُسکی تصدیق کی گئی تھی۔ خُدا نے اس کا وعدہ کیا تھا، اور پاک روح وہاں اُسکی تصدیق کر رہا تھا۔

(254) وہ اپنی راہ پر تھا، اسلئے کوئی بھی شخص اُسکی راہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ نہیں، جناب۔

خُدا کیساتھ، ٹھیک وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا، اسلئے کوئی بھی اُسکی راہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ پس اُس نے اُس گیسٹ کو اٹھایا اور اپنے کندھے پر رکھ لیا، جسکا وزن تقریباً چار یا پانچ ٹن تھا، اور پہاڑی کے اوپر چلا گیا اور اُس گیسٹ پر بیٹھ گیا۔ اُسکی راہ میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہو پایا۔ اُسکے پاس خُدا کی طرف سے مسح شدہ گفٹ تھا۔ اُس نے فریاد نہیں کی، ”اے خُداوند، میں کیا کروں؟“ وہ پہلے سے اس کام کیلئے مسح کیا گیا تھا۔ یہ خُداوند یوں فرماتا ہے تھا، ”ان سے پیچھا چھڑاؤ!“، ”بلو یاہ!“ ”ان سے جان چھڑاؤ!“ میں نے تجھے اسی مقصد کیلئے پالا ہے۔“ آمین۔

(255) ”میں کیا کروں، خُداوند؟ ٹھیک ہے، اب میں یہاں بحرِ قلزم پر کیا کروں؟“

(256) ”کیا میں نے تجھے نہیں بتایا تھا کہ میں تجھے ایک نشان کیلئے یہاں ایک پہاڑ دیتا ہوں؟ اور تم واپس اُس پہاڑ پر آ رہے ہو، اور ان بچوں کو ملک میں لیکر جا رہے ہو۔ کیا میں نے تجھے اس مقصد کیلئے نہیں بلایا؟ پھر تم راہ میں کھڑی ہوئی کسی بھی چیز کے بارے میں کیوں پریشان ہو؟ بول، اور آگے بڑھنا شروع کر!“ آمین ثم آمین! ہاں، میں نے تجھے اسی مقصد کیلئے بلایا ہے۔“

(257) داؤد جانتا تھا کہ وہ مسح شدہ ہے، اور اچھا نشانہ مارنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اُنکو معلوم ہے کہ وہ ایک اچھا نشانہ باز ہے۔ داؤد مسح کیا گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا۔ اور جب وہ جاتی جو لیت کے سامنے کھڑا ہوا، تو اُس نے فریاد نہیں کی، ”اے خُدا، میں کیا کروں؟ ٹھہریں، میں۔“ میں..... میں جانتا ہوں کہ آپ نے ماضی میں کیا کیا تھا۔ آپ، آپ نے مجھے رچھ کو مارنے دیا، اور آپ نے مجھے شیر کو مارنے دیا۔ لیکن اب یہاں اس جاتی جو لیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ ہوں! اُس نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ اُس نے فقط بولا۔ اُس نے کیا کہا؟ ”تیرا حال بھی اُن کی طرح ہوگا.....؟.....“ وہ بولا اور آگے بڑھ گیا۔

(258) وہ دعا پر دعائیں کرتا رہا۔ اُس نے قربانی نہیں چڑھائی۔ وہ جانتا تھا وہ مسح کیا ہوا ہے۔ آمین۔ وہ مسح کیا ہوا تھا، اور اُسکے فلاخن نے ٹھیک بات کو ثابت کر دیا۔ اُسے اپنے مسح پر یقین تھا۔ اُسکے پاس ایمان تھا کہ خُدا سیدھا اُسکے ہلمٹ کے بیچ میں سے بھی اُسکے سر پر نشانہ مار سکتا ہے، ایک وہی جگہ تھی جہاں وار جاسکتا تھا۔ وہ وہاں کھڑا تھا۔

(259) وہ جانتا تھا وہ ایک اچھا نشانے باز ہے۔ آمین۔ وہ جانتا تھا کہ خُدا نے اُسے ایسا بنایا ہے۔ آمین۔ وہ جانتا تھا اُس نے شیر کو مارا تھا، وہ جانتا تھا اُس نے ریچھ کو مارا تھا، لیکن وہ چیزیں اُس کے زمینی باپ کی ملکیت تھیں۔ یہاں اُس کے آسمانی باپ کی ملکیت تھی! آمین۔ وہ پریشان نہیں ہوا، ”کہ..... اب میں کیا کروں، خُداوند؟“ وہ بولا اور کہا، ”تُو شیر یا ریچھ کی طرح ہوگا، اور یہاں میں آتا ہوں۔“ آمین! خُدا کو جلال ملے! جی ہاں، جناب۔ وہ بولا اور اُس جاتی جولیت کا مقابلہ کرنے کیلئے آگے بڑھا۔ اوہ، میرے خُدا یا!

(260) اُس کے ساز سے قطعِ نظر! وہ ایک چھوٹا، سرخ رنگ کا لڑکا تھا، آپکو معلوم ہے۔ وہ بہت بڑا نہیں تھا۔ وہ دیکھنے میں بہت خوبصورت نہیں تھا، ایک چھوٹا سا پتلا سا لڑکا تھا۔ بائبل کہتی ہے وہ گلابی رنگت کا تھا۔ اب دیکھیں، اُس کے قد اور اس طرح کی قابلیت سے قطعِ نظر۔

(261) آپکو معلوم ہے، کہ۔ کہ۔ بَشپ نے اُسے بتایا، اور کہا، ”اب یہاں دیکھو، بچہ، یہ آدمی تھیولوجین ہے۔ دیکھو، وہ ایک جنگجو ہے۔ وہ پیدائش ہی سے جنگجو ہے اور وہ..... وہ اپنی جوانی سے، ایک جنگجو رہا ہے؛ اور تمہارا اُس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں ہے۔“ اور اُس کے بھائیوں نے کہا، ”اوہ، تم شرارتی ہو، اور یہاں آکر ایسی شرارت کرنا ٹھیک نہیں ہے، واپس گھر چلے جاؤ۔“

(262) اس بات سے وہ پریشان نہ ہوا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ جانتا تھا وہ مسیح کیا گیا ہے۔ ”جس خُدا نے مجھے شیر سے بچایا، جس خُدا نے مجھے ریچھ کے پنجے سے چھڑایا، وہ اس سے کہیں بڑھکر ہے، اور مجھے اس فلسفی سے بچائیگا۔ میں یہاں آیا ہوں۔ اور میں تیرا مقابلہ کرنے اسرائیل کے خُداوند خُدا کے نام سے آتا ہوں۔“ آمین۔ اُس نے دعا نہیں کی؛ کیونکہ وہ پہلے ہی دعا کر چکا تھا۔ خُدا نے دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی اُس کے لئے دعا کر دی تھی۔ وہ اس کام کو کرنے کیلئے مسح کیا گیا تھا۔ اُسے بس بولنا تھا اور آگے بڑھنا تھا۔ اس بارے میں یہی سب کچھ کرنا ہے، بس بولیں اور آگے بڑھیں۔ اوہ، اُس کے لئے وہاں ایسا ہی تھا۔ اوہ، اُس نے نہیں.....

(263) اُس کے تنظیمی بھائی، بھی، مذاق اڑانے کیلئے وہاں کھڑے ہوئے تھے، آپکو معلوم ہے۔ اوہ، جی ہاں۔ وہ وہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے، اور مذاق اور ٹھٹھا کر رہے تھے، اور اُس کے بھائی بہت

کچھ..... کہہ رہے تھے، آپ جانتے ہیں، اور کہا، ”ہا، ہا، ہا، تو یہ نہیں کر سکتا ہے۔ تُو، تُو تو ایک شرارتی ہے۔“ اس بات سے اُسے کچھ فرق نہ پڑا۔ ”تم دوسروں سے الگ بننا چاہتے ہو۔ تم صرف اپنا آپ دکھانا چاہتے ہو۔“ اور اگر یہ دکھاوا ہوتا، تو یہ دکھاوا ہی ہوتا۔ لیکن اُنہوں نے صرف سمجھداری کی طرف دیکھا۔

(264) داؤد جانتا تھا کہ مسح شدہ تیل اُسکے اوپر ہے۔ آمین۔ اُسے ان باتوں سے کوئی فرق نہ پڑا۔ اُس نے کہا، ”یہ فلسفی بھی شیر یا رچھ کی طرح ہوگا، اسلئے میں آیا ہوں۔“ اُس نے ایسا ہونے سے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ اُس نے کیا کہا تھا؟ اُس نے رچھ کو مارا ہے۔ اُس نے شیر کو مارا ہے۔ اُس نے شیر کو نیچے گرادیا تھا..... کس کے ساتھ؟ ایک۔ ایک فلاخن کے ساتھ، اور پھر ایک چاقو لے لیا، اور رچھ پر حملہ کیا۔ اور ایک چاقو سے شیر کو مار ڈالا۔ اور اسی طرح اُس نے جو لیت کے ساتھ کیا۔ اُس نے اُسے پتھر سے نیچے گرادیا، اور اُسکی تلوار کو باہر نکالا، اور ٹھیک اُنکے سامنے، اُسکے سر کو کاٹ دیا۔ ایسا کرنے سے پہلے اُس نے کیا نبوت کی تھی؟ ”تیرا حال بھی اُن کی طرح ہوگا۔“ کیوں؟ اُس نے یہ لفظ کہا کہ ایسا ہوگا، اور اسلئے اسے پورا کرنے کیلئے آگے بڑھا۔ آمین۔ اوہ، بھائی! وہ بولا، اور اُس وقت کے حالات کو سنبھالا۔

(265) اگر کوئی ایسا وقت ہے جب انسان کو بولنا چاہیے، تو وہ اب ہے۔ ختم کرتے ہوئے اب بس کچھ منٹ ہی ہیں اگر آپ کچھ منٹ اور برداشت کر سکتے ہیں۔ تو میں نے یہاں کچھ باتیں لکھی ہوئی ہیں، اور کچھ حوالے ہیں جو میں لینا چاہتا ہوں۔

(266) پطرس نے فریاد نہیں کی، جب اُس نے اُس آدمی کو دیکھا جسکے پاس شفا پانے کیلئے کافی ایمان تھا، وہ اُس خوبصورت دروازے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے کبھی بھی اُسکے لئے ساری رات دعا نہیں کی، اور نہ ہی پورا دن، لمبی دعا کی، اور یہ کہا، ”خُداوند، میں اب دعا کرتا ہوں کہ تُو اس غریب لنگڑے شخص کی مدد کر۔ میں نے دیکھا ہے اسکے پاس ایمان ہے۔ اور میں نے اسے پوچھا ہے، اور اس۔ اس..... میں۔ میں۔ میں..... بلکہ اُس نے کہا اسکا ایمان ہے، اور جو میں نے اسے بتایا ہے وہ ایمان رکھے گا۔ اور میں نے اسے اس بارے میں بتا دیا ہے..... جو آپ نے کیا ہے، اور میں۔ میں اب سوچ

رہا ہوں، خُداوند، کہ..... کیا آپ مجھے اسکے لئے خُداوندیوں فرماتا ہے دے سکتے ہیں؟“
 (267) نہیں، وہ جانتا تھا کہ وہ مسیح کیا ہوا رسول ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یسوع مسیح نے اُسے اختیار دیا ہے: ”پیاروں کو شفا دو، مَر دوں کو زندہ کرو، کوڑھیوں کو پاک کرو، بدروحوں کو نکالو۔ جیسے تمہیں مفت ملا ہے، مفت دو۔“ اُس نے کہا، ”پطرس، جاؤ اور یہ کرو!“ اُسے دعا کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اُسکے پاس اختیار تھا۔

(268) اُس نے کیا کہا؟ اُس نے کہا، ”یسوع مسیح کے نام سے!“ اُس نے یسوع مسیح کا نام بولا، اور وہ آدمی وہاں پڑا ہوا تھا۔ اور اُس نے اُسے اپنے ہاتھ سے اُٹھایا، اور کہا، ”اپنے قدموں پر کھڑا ہو جا!“ اور اُس نے اُسے تب تک تھامے رکھا جب تک اُسکے ٹخنوں میں قوت نہ آگئی، اور اُس نے چلنا شروع نہ کر دیا۔ کیوں؟ اُس نے کوئی نائٹ پر یز میٹنگ نہیں کی تھی۔ اُس نے خُدا سے فریاد نہیں کی تھی۔ وہ جان گیا تھا، کہ یہ بات یسوع مسیح کے لبوں سے نکلی ہے، اور وہ اس کام کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جی ہاں۔ وہ بولا اور اُسے اوپر اُٹھایا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کام کیلئے مسیح کیا ہوا رسول ہے۔

(269) جو لوگ اُسکے سائے میں پڑے ہوئے تھے اُنہوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا، ”اوہ، یہاں آئیں، پطرس رسول، اور ہمارے لئے فریاد کریں، اور ہمارے ایمان کیلئے، خُدا سے دعا کریں۔“ نہیں، نہیں، اُنہوں نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا۔ وہ جانتے تھے وہ مسیح کیا ہوا خُدا کا ثابت شدہ رسول ہے۔ پس اُنہوں نے کہا، ”بس آؤ ہم اُسکے سائے میں پڑے رہیں۔ آپکو ایک لفظ بھی نہیں کہنا ہے۔ ہم اسے جانتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ انکے اندر زندگی ہے! رسول اُن سب تک نہیں پہنچ سکا۔ اور وہ، خود، اسکے حصے دار بن گئے۔

(270) موسیٰ نے کہا، ”میں اکیلا نہیں جا رہا ہوں۔ ہم سب جا رہے ہیں۔“ ہم سب کے پاس کرنے کیلئے کام ہے۔ ہم سب کو مسیح ہونے کیلئے جانا ہے۔

(271) اور اُنہوں نے اُس رسول کو وہاں کھڑا دیکھا، اور اُسے پیاروں کو شفا دیتے اور باقی کام کرتے دیکھا۔ وہ جانتے تھے وہ اُس تک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ دیکھیں، اُنہوں نے کبھی نہیں کہا تھا، ”پطرس، یہاں آؤ اور۔ اور دعا کرو، اور ہم انتظار کرتے ہیں جب تک تجھے خُداوندیوں فرماتا ہے نہیں

ملتا، اور پھر آکر ہمیں بتانا۔ دیکھیں خُداوند کیا کہتا ہے۔“ اُنہوں نے کہا، ”کاش ہم اُسکے سائے میں لیٹ سکیں، کیونکہ وہی خُدا جو یسوع مسیح کے اندر تھا اس میں ہے، اور ہم وہی کام ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جیسے اُنہوں نے یسوع کی پوشاک کے کنارے کو چھوا تھا اور اُسکے سائے میں پڑے تھے، اور وہی یسوع اس آدمی میں ہے۔ اگر اسکا سایہ ہم پر پڑ جائے، تو ہم شفا پا جائیں گے۔“

(272) اور بائبل کہتی ہے اُن میں سے ہر ایک شفا پا گیا۔ نہ کہ ساری رات دعائیہ میٹنگ کی، اور کہا، ”خُداوند، کیا میں اس رسول کے سائے میں لیٹ جاؤں؟“ نہیں، بلکہ وہ یہ جانتے تھے۔ نور اُن پر چمکا تھا۔ اُنکے دل بھرے ہوئے تھے۔ اُنکے ایمان نے اُنہیں آزاد کر دیا تھا۔ آمین۔ اُنہوں نے اس پر ایمان رکھا۔ اُنہوں نے اسے دیکھا تھا۔ ایسے ہی، پولوس کے رومال تھے۔
اب ختم کرتے ہوئے۔

(273) یسوع چلایا نہیں جب وہ اُسکے پاس مرگی والے لڑکے کو لائے، جسے مرگی پڑتی تھی، اور اُسے آگ میں دھکیل دیتی تھی۔ یسوع نے یہ کبھی نہیں کہا، ”اے باپ، میں تیرا بیٹا ہوں، اور تُو نے مجھے یہاں ایسا ایسا، اور ایسا کام کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ کیا میں اس لڑکے کو شفا دے سکتا ہوں؟“ اُس نے کبھی نہیں کہا۔ بلکہ اُس نے کہا، ”شیطان، اس میں سے باہر نکل آ!“ وہ بولا، اور لڑکا ٹھیک ہو گیا۔

(274) جب وہ اُس لشکر سے ملا، جس میں دو ہزار بدر وحیں تھیں، یسوع وہاں چلا نہیں رہا تھا۔ وہاں بدر وحیں چلا رہی تھیں، تُو ہمیں نکالنے آ گیا ہے، اوہ، میرے خُدا یا، ”ہمیں اجازت دے کہ ہم سوروں کے غول میں چلی جائیں۔“

(275) یسوع نے کبھی نہیں کہا، ”اب، اے باپ، کیا میں یہ کر سکتا ہوں؟“ اُس نے کہا، ”اس میں سے باہر نکل آؤ،“ اور بدر وحیں باہر نکل گئیں۔ یقیناً، وہ جانتا تھا وہ مسیحا ہے۔

(276) لعزر کی قبر پر، وہ چار دن سے مرا ہوا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”خُداوند، اگر تُو یہاں ہوتا، تو وہ نہ مرتا۔“

(277) اُس نے کہا، ”قیامت اور زندگی میں ہوں۔“ آمین! نہ کہ کب، کہاں، یا کیسے۔ ”جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، اگر وہ مر بھی جائے، تو بھی زندہ رہیگا۔“ آمین۔ وہ جانتا تھا وہ کون ہے۔ وہ جانتا

تھا وہ کیا ہے۔ وہ جانتا تھا وہ اعمان و ایل ہے۔ وہ جانتا تھا وہ قیامت ہے۔ وہ جانتا تھا وہ زندگی ہے۔ وہ جانتا تھا اُس میں الوہیت کی ساری معموری بستی ہے۔ اُس نے وہاں اُن بیچارے لوگوں کو دیکھا، اور اُس نے جان لیا کہ خُدا نے اُسے کیا کرنے کیلئے کہا ہے، اور وہ وہاں موجود تھا۔ وہ وہاں چلا گیا۔

(278) اُس نے کبھی نہیں کہا، ”اب، یہاں رکو، میں گھٹنوں کے بل ہوتا ہوں۔ آپ سب بھی گھٹنوں کے بل ہو جائیں اور دعا کریں۔“ اُس نے کہا، ”کیا تم ایمان رکھتے ہو میں یہ کر سکتا ہوں؟“ آمین۔ اُس نے بس یہ پوچھا۔

(279) یہ وہ نہیں تھا؛ یہ وہ لوگ تھے۔ ”جی ہاں، خُداوند، میرا ایمان ہے تُو خُدا کا بیٹا ہے جو دنیا میں آنے والا تھا۔“ وہ، میرے خُدا یا! وہاں اُسکی شناخت ہو گئی تھی۔ کچھ تو ہونا تھا۔

(280) ”لعزر، باہر آ جا!“ وہ بولا، اور ایک مُردہ آدمی باہر آ گیا۔ یہ نہیں، ”کیا میں کر سکتا ہوں؟“ وہ بس بولا۔ جب ایمان مل گیا، تب کام ہو گیا۔

(281) وہ بولتا ہے، جب وہ بولا، تو اندھے نے دیکھا، لنگڑا چلا، بہرے نے سنا، بدر وحیں چلائیں اور باہر نکل گئیں، اور مُردہ زندہ ہو گیا، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیوں؟ اُس نے دعا کے وسیلے یہ نہیں کیا۔ وہ تومسح شدہ مسیحا تھا۔ وہ وہی مسیحا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ ہے۔ وہ اپنی پوزیشن کو جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا اُسے کیا کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ باپ نے ایمانداروں پر، اُسے بطور مسیحا ظاہر کر دیا ہے۔ اور جب وہ اُن ایمانداروں کو ایمان کے ساتھ ملا، تو اُس نے فقط کلام بولا۔ اور بدر وحیں بھاگ گئیں۔ جی ہاں، جناب۔ ”بول! فریاد مت کر!“ آمین۔

(282) اور وہ خُدا کے دیئے ہوئے اختیار کو جانتا تھا، لیکن ہم نہیں جانتے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے ہیں۔

(283) موسیٰ بھول گیا تھا۔ سمسون سمجھ گیا تھا۔ دوسرے سمجھ گئے۔ یثوع سمجھ گیا۔ موسیٰ بھول گیا۔ پس خُدا نے اُسکی توجہ اس طرف لگائی۔ اُس نے کہا، ”تُو مجھ سے کیوں فریاد کر رہا ہے؟ میں نے تجھے اس کام کیلئے بھیجا ہے۔ بول، اور اپنی منزل کی طرف گامزن ہو۔ میں نے تجھے بتایا تھا تمہیں اس پہاڑ پر جانا ہے۔ اُن بچونکو لے اور اُنکی رہنمائی کر۔ بس بول۔ مجھے پروا نہیں تمہارے راستے میں کیا

ہے، جو ہے اُسے ہٹا دے۔ میں تمہیں اسکا اختیار دیتا ہوں۔ میں نے بولا..... بلکہ تُو نے بولا اور کھیاں اور پسوں آگئے، اور تخلیق ہوگئی، اور اس طرح کے دوسرے کام ہوئے۔ اب تُو میرے سامنے کیوں چلا رہا ہے؟ تُو کیوں میرے پاس آ کر، ان باتوں کے بارے میں فریاد کر رہا ہے؟ بس بول اور اسے ہوتے ہوئے دیکھ، بس یہی کرنا ہے۔“ اوہ، میرے خُدا یا! اوہ، میں اس سے کتنا پیارا کرتا ہوں!

(284) یہاں دیکھیں، یسوع نے، جو کچھ بھی کہا وہ بس بولا، اُس نے کلام بولا، اور ویسا ہی ہو گیا۔ خُدا نے ہر طرح سے اُسے اپنا بیٹا ہونے کیلئے ثابت کیا۔ ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس میں رہ کر میں بہت خوش ہوں۔ اس کی سُنو۔“

(285) اس پر غور کریں۔ مجھے یہ پسند ہے۔ کتنی ہمت، اور کتنی شان کے ساتھ وہ اپنے نقادوں کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ آمین۔ کیا اُس نے یہ کہا، ”اس ہیکل کو گرا دو، اور میں باپ سے دعا کرونگا اور دیکھونگا کہ وہ اس بارے میں کیا کہتا ہے؟“ بلکہ کہا اس ہیکل کو گرا دو، اور میں تیسرے دن، اسے پھر اُٹھا کھڑا کرونگا۔“ یہ نہیں، ”میں اُمید کرتا ہوں؛ اور میں یہ کرنے کی کوشش کرونگا۔“ بلکہ میں یہ کرونگا!“ کیوں؟ کیونکہ کلام یہ فرماتا ہے۔

(286) وہی کلام جو کہتا ہے کہ وہ اپنے بدن کو زندہ کریگا، وہی ہمیں قوت، اور اختیار دیتا ہے۔ آمین!“ تم میرے نام سے بدروحوں کو نکالو گے، نئی نئی زبانیں بولو گے؛ سانپوں کو ہاتھوں میں اُٹھا لو گے، اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیو گے، تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا؛ تم بیماروں پر ہاتھ رکھو گے، اور وہ شفا پا جائیں گے۔“

”مجھ سے فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول، اور آگے بڑھ۔“ اوہ، میں ہمت سے.....

”اس ہیکل کو گرا دو، اور میں اسے دوبارہ اُٹھا کھڑا کرونگا۔“ اوہ!

(287) اور اب یاد رکھیں (ہم ختم کر رہے ہیں)، یہ وہی ہے۔ جس نے یوحنا 14:12، میں کہا تھا، کہ..... وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔“ کیا یہ سچ ہے؟ یہ وہی ہے جس نے یہ کہا تھا۔

(288) یہ یسوع تھا، جس نے مرقس 11:24، میں کہا ہے، ”اگر تم اس پہاڑ سے کہو،“ نہ کہ،

”اس پہاڑ پر دعا کرو۔“ اگر تم اس پہاڑ سے کہو، ’اکھڑ جا، اور اپنے دل میں شک نہ کرو، بلکہ ایمان رکھو کہ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ ہو جائیگا، اور جو تم نے کہا ہے وہ تمہیں مل سکتا ہے۔‘ اب دیکھیں، اگر آپ اسے ایسے ہی مان لیتے ہیں، تو یہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ کے اندر کچھ ہے، اور آپ اس کام کے لئے مسیح کیے گئے ہیں، اور یہ جانتے بھی ہیں کہ یہ خدا کی مرضی ہے، تو پھر بولیں، یہ آپ کے لئے ہو جائیگا۔“ اگر آپ.....“

(289) یہ وہی ہے جس نے یہ کہا تھا۔ ”اگر تم مجھ میں، اور میرا کلام تم میں قائم رہے، تو جو مانگو وہ

تمہارے لئے ہو جائیگا۔“ اوہ، میرے خدا! اوہ، میرے خدا! آپ سمجھ میرا کیا مطلب ہے؟

(290) معافی چاہتا ہوں، لیکن یہ میرے اندر آ رہا ہے۔ مجھے یہ کہنا ہے۔ یہ وہی ہے جس نے کہا تھا، وہاں اُس دن، اُس جنگل میں، ”تمہارے پاس کوئی شکار نہیں ہے۔“ اور اُس نے ہمارے سامنے تین گہریوں کو تخلیق کر دیا۔ یہ کیا تھا؟ بس کلام بولتے ہوئے، کہا تھا، ”یہ وہاں ہونگیں، اور وہاں، اور وہاں،“ اور وہاں یہ تھیں۔ یہ وہی ہے جس نے یہ کیا تھا۔

(291) چارلی، روڈنی، یہ وہی تھا جو کیننگی میں تھا؛ اور نیلی اور مارچی، اور باقی آپ سب لوگ جانتے ہیں۔ یہ وہی تھا، وہی خدا جو پُرانے زمانے میں موسیٰ سے بات کرتا تھا، اُس نے کہا، ”تُو میرے سامنے کیوں فریاد کرتا ہے؟ کلام بول!“ یہ وہی تھا جو انہیں وجود میں لایا۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہ ہے۔ اوہ، میرے خدا! یہ ہے۔

(292) یہ وہی تھا جس نے ایک سال پہلے رویا دی تھی، اس نے کہا تھا کہ ہم وہاں جائینگے، اور یہ سات مہرے ہونگیں، اور کس طرح ایک-ایک-ایک بڑی گرج اسے کھولنا شروع کریگی، اور فرشتے ایک مخروط کی شکل میں ہونگے۔ اور وہاں دیکھیں میگ..... لائف میگزین نے اسے چھاپا، اور اسے دیوار پر لگا دیا گیا۔ یہ وہی تھا جس نے یہ کہا تھا۔

(293) یہ وہی تھا، جب میں ایک رات اُس سڑک پر جا رہا تھا اور اُس مامبا سانپ کو دیکھا جو میرے بھائی کی طرف آ رہا تھا۔ اور اُس نے کہا، ”تمہیں اسے..... تمہیں اسے باندھنے کی قوت دی گئی ہے، اور باقی سب کو بھی۔“ یہ وہی تھا جس نے یہ کہا تھا۔

(294) میری سفید بالوں والی بیوی پیچھے بیٹھی ہوئی ہے: یہ اُس صبح وہی تھا، جس نے مجھے میرے کمرے میں جگایا، اور کونے میں کھڑے ہو کر، کہا، ”کچھ بھی کرنے کیلئے، یا کہیں بھی جانے کیلئے، یا کچھ بھی بولنے کیلئے ڈرو مت، کیونکہ جہاں کہیں بھی تم جاؤ گے یسوع مسیح کی حضوری تمہارے ساتھ ہوگی جو کبھی ناکام نہیں ہوتی ہے۔“

(295) اور وہاں سائینو غار میں وہی تھا، تقریباً تین مہینے پہلے، جب میں وہاں دعا کر رہا تھا، اور سوچ رہا تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔ میں وہاں کھڑا ہوا تھا، اور ایک تلوار میرے ہاتھ میں دی گئی، اور کہا گیا، ”یہ بادشاہ کی تلوار ہے۔“ یہ وہی تھا۔

(296) یہ وہی تھا جس نے مجھ سے کہا تھا، ”جیسے میں موسیٰ کے ساتھ تھا، ویسے ہی میں تجھے بھیج رہا ہوں۔“

(297) یہ وہی تھا، جس نے تیس سال پہلے، وہاں دریا پر مجھ سے بات کی تھی، جبکہ میں ابھی لڑکا ہی تھا۔ میں وہاں دریا پر، تیس سال پہلے، بطور ایک مناد کھڑا ہوا تھا، جب وہ نور چمکا، اور وہی آگ کا ستون آسمان سے نیچے آگیا جہاں میں کھڑا ہوا تھا، اور کہا، ”جیسے میں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو مسیح کی پہلی آمد کا پیشرو بنا کر بھیجا تھا، ویسے ہی تیرا پیغام دوسری آمد کا پیشرو ہوگا،“ پوری دنیا کیلئے۔ یہ کیسے ممکن تھا، جبکہ میرا اپنا پاسٹر ہنس پڑا اور اسکا مذاق اڑایا؟ لیکن یہ بالکل اُسی طرح پورا ہوا۔ یہ وہی تھا جس نے کہا تھا۔ جی ہاں، جناب!

(298) اوہ، کس طرح یہ وہی تھا جس نے نبوت، اور رویا میں کہا تھا، ”یہ پورا ہوگا۔“ یہ وہی تھا جس نے کہا تھا، ”اگر تم میں سے کوئی نبوت کرتا ہے، یا رویا دیکھتا ہے، اور اسے بتاتا ہے، اور یہ پورا ہوتا ہے، تو پھر یاد رکھنا یہ وہ شخص نہیں ہے، یہ میں ہوں۔ میں اُسکے ساتھ ہوں۔“ اوہ، میرے خُدا! اب میں آگے اور کیا کہہ سکتا ہوں، بلکہ کہتا ہوں یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، یہ وہی ہے!

(299) یہ وہی ہے جو نیچے اتر کر آیا تھا، جب میں نے اُنہیں کہا کہ وہ آگ کا ستون وہاں دریا پر تھا، اور اُنہوں نے یقین نہ کیا۔ یہ وہی تھا جو اُنکے درمیان تھا، جب پپسٹ مناد کے ساتھ بات ہوئی، تو وہاں تیس ہزار لوگوں کے سامنے اُس رات، سم ہوسٹن کو لیزیم میں، خُداوند کے فرشتہ نے اپنی تصویر

لینے دی، جو وہاں کھڑا تھا۔ یہ وہی تھا، جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(300) یہ وہی تھا جس نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ باتیں کہاں ہونگیں۔ یہ وہی تھا جس نے یہ کہا تھا۔ یہ وہی تھا جس نے یہ کام کیا تھا۔ وہ کل، آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ اُس نے ٹھیک سب کچھ اُسی طرح کیا جس طرح اُس نے کہا کہ وہ کریگا۔ آمین۔

(301) مجھے کیوں انتظار کرنا چاہیے؟ خُدا نے کلام کو ثابت کیا ہے۔ یہی سچائی ہے۔ آئیں سفر جاری رکھیں۔ آئیں چلیں۔ آئیں خُداوند کے نقش قدم پر چلیں، ہر گناہ، اور ہر شک کو ایک طرف رکھ دیں۔ گھر کو اچھی طرح دھو کر، صاف کریں۔

(302) جیسے جو نیرجیکسن کی رویا نے کہا، وہاں چراغوں کے علاوہ؛ یا اُسکے خواب کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچا تھا، شاید وہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چراغوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچا تھا، اور اُنکے چوگرد سنہری پٹیاں تھیں، اُس خواب میں جو انہوں نے مجھے ایک دن بتایا تھا۔ اوہ، میرے خُدا ایا!

(303) بھائی کولنز، اُس مچھلی کے بارے میں فکر نہ کریں۔ وہ سفید تھی۔ اور آپ کو معلوم نہیں تھا کہ اُسے کیسے پکڑنا ہے۔

(304) ہر ایک چیز جو کلام کے خلاف ہے اُسے ایک طرف رکھ دیں۔ یاد رکھیں، یہ سچ ہے، اس سے قطع نظر کہ یہ کبھی کبھی، کتنا پاگل پن دکھائی دیتا ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔ اس کے ساتھ ٹھیک چلیں۔ یہ پاک روح ہے۔ یہ وہی خُدا ہے جس نے یسوع مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا، یہی وہ ایک ہے جو بول کر چیزوں کو وجود میں لاسکتا ہے، یہ وہی ہے جو موسیٰ کے زمانے میں تھا، آج بھی وہی ہے۔

(305) اس آخری زمانے میں اُسکی بلا ہٹنے، اُسے ثابت کر دیا ہے۔ ”جیسا یہ سدوم کے دنوں میں تھا، ویسا ہی یہ ابن آدم کے آنے پر ہوگا۔“ اُس نے ایسا کیا ہے..... یہاں ایک سدوم ہے۔ اور وہاں بلی گراہم اور اولر روبرٹس ہیں۔ اور چرچ اُن نشانوں کے ساتھ، آگے بڑھ رہا ہے جنکا اُس نے وعدہ کیا تھا، دنوں مقام موجود ہیں، اور وہ یہاں ہیں۔ یہ وہی ہے جس نے یہ کہا ہے۔

(306) اے خُداوند، مجھے ہمت دے، میری یہی دعا ہے۔ میری مدد کر، اے خُداوند خُدا۔

مجھے یہاں ختم کرنا ہے۔ دیر ہو رہی ہے۔

(307) ”مجھ سے کیوں فریاد کرتا ہے؟ تُو مجھ سے کیوں فریاد کر رہا ہے، جبکہ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں؟ کیا میں نے تیری بیماری کو ٹھیک نہیں کیا؟“ وہ کہتا ہے۔ کیا میں نے وہ باتیں نہیں بتائیں جو بالکل ویسے ہی پوری ہوئیں؟ تمہارا پاسٹریہ نہیں کر سکتا ہے۔ یہ میں ہوں! وہ یہ نہیں کر سکتا ہے؛ وہ ایک انسان ہے۔ یہ میں خُداوند، ہوں،“ یہی وہ کہتا ہے۔ ”میں ہی وہ ہوں جس نے ایسا کیا۔ میں ہی وہ ایک ہوں جو ان باتوں کو بولنے کیلئے کہتا ہوں۔ یہ وہ نہیں ہے۔ یہ میری آواز ہے۔ میں ہی وہ ایک ہوں جس نے تمہارے مُردوں کو زندہ کیا جو مر گئے تھے۔ میں ہی وہ ایک ہوں جو بیماروں کو ٹھیک کرتا ہوں۔ میں ہی وہ ایک ہوں جو ان باتوں کی نبوت کرتا ہوں۔ میں ہی وہ ایک ہوں جو بچاتا ہوں۔ میں ہی وہ ایک ہوں جو وعدہ کرتا ہوں۔“

(308) خُدا نے، مجھے کلام کی لتوار لینے کی ہمت دی ہے اور یہ اُس نے میرے ہاتھ میں تقریباً تینتیس سال پہلے دی تھی، اور میں اسے پکڑ کر تیسرے کچھاؤ کی طرف بڑھنا چاہتا ہوں، اور میری یہی دعا ہے۔

آئیں اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔

(309) آسمانی باپ، وقت گزرتا جا رہا ہے، لیکن کلامِ بیش قیمت ہوتا جا رہا ہے۔ جیسا کہ ہم اسے دیکھتے ہیں، اور خُداوند، وقت با وقت، کبھی بھی ناکام نہ ہونے والی مسیح کی حضوری ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ میں تیری بھلائی کیلئے تیرا کیسے شکریہ ادا کروں! کس طرح تُو نے ہمیں بچایا ہے اور..... ہمیں برکت دی ہے، ہم اس کے لئے کیسے تیرا شکریہ ادا کریں!

(310) اور میں نے ان رومالوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا ہے، خُداوند، یہ اُن لوگوں کیلئے ہیں جو یقین کرتے، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہونے دے کہ ہر بدروح، ہر بیماری ان لوگوں کو چھوڑ کر چلی جائے۔ اور میں یہاں ہر ایک، گندی روح کو، جو خُدا کی طرف سے نہیں ہے، اور ہر بیماری، بلکہ تمام بیماریوں اور مصیبتوں کو حکم دیتا ہوں۔ ہم کسی انسان کے سائے میں نہیں پڑے ہیں، جو ہمیں ٹھیک کریگا، بلکہ ہم گاسپل، یعنی ثابت شدہ انجیل کے سائے میں پڑے ہوئے ہیں۔

(311) عظیم آگ کا ستون اس عمارت کے آگے پیچھے مُنڈ لا رہا ہے، وہی ایک خُدا ہے جس

نے اس میں سے دیکھا تھا، اور بحرِ قلزم پیچھے ہٹ گیا تھا، اور اسرائیل پار چلا گیا تھا۔ لیکن اب جب وہ دیکھتا ہے، تو وہ اپنے بیٹے کے بہائے ہوئے لہو میں سے دیکھتا ہے، جسکے ساتھ فضل اور رحم موجود ہے۔ ہونے دے کہ ہم تابعدار رہیں۔ ہونے دے کہ آج ہم، فریاد کرنا چھوڑ دیں۔ کاش ہم یہ جان جائیں کہ تُو نے ہمیں اس کام کو کرنے کیلئے بلایا ہے۔ اور یہ وہ گھڑی ہے۔ میں یہ یسوع مسیح کے نام میں کہتا ہوں، کہ ہر ایک بیماری اس جگہ کو چھوڑ دے۔

(312) ہونے دے کہ ہر ایک مرد اور عورت، جسے یسوع مسیح کے نام میں بلایا گیا ہے، آج اپنی زندگی کو دوبارہ سے مخصوص کریں۔ میں اپنے آپکو، دعائیہ مدد پر مخصوص کرتا ہوں، خُداوند۔ میں اپنے آپکو ایک طرف رکھتا ہوں، اور اپنے اوپر شرمندہ ہوں اور اپنے سر کو زمین کی طرف جھکاتا ہوں جہاں سے تُو نے مجھے لیا تھا۔ خُداوند خُدا، میں اپنی کمزوری اور بے اعتقادی پر شرمندہ ہوں۔ مجھے معاف کر دے، خُداوند۔ مجھے ہمت دے۔ ہم سب کو ہمت دے۔

(313) میں محسوس کرتا ہوں، موسیٰ کی طرح، ہم سب اپنی راہ پر ہیں۔ ہم ایک کو بھی پیچھے چھوڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو لینا چاہتے ہیں، خُداوند۔ یہ تیرے ہیں۔ میں انکا تیرے لئے دعویٰ کرتا ہوں۔ خُداوند، آج ان لوگوں کو برکت دے۔ یہ بخش دے۔ اور انکے ساتھ ساتھ، مجھے بھی برکت دے، اے باپ، تیرے نام کی تعریف ہو۔ تیرا جلال تیرا ہی رہیگا۔ ہمیں ابدی ایمان سے نواز دے، خُداوند، اور اب ہم اپنے آپکو تیرے لئے مخصوص کرتے ہیں۔

(314) میں، اس بائبل پر اور اس عہد پر قائم ہوں، میں اپنی زندگی تجھے سونپتا ہوں، خُداوند۔ میں تیرے ہر ایک وعدے پر بھروسہ کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں اسکی تصدیق ہوگی۔ میں جانتا ہوں یہ سچے ہیں۔ مجھے یہ الفاظ بولنے کیلئے ہمت دے۔ خُداوند، مجھے ہمت دے۔ مجھے کیا کہنا اور کیا کرنا ہے اس میں میری رہنمائی کر۔ میں اس کلیسیا کے، ساتھ ساتھ، اپنا آپ بھی تیرے سپرد کرتا ہوں، خُداوند، یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین۔

میرا ایمان..... تجھ پر ہے،

تُو بہ کلوری کا ہے،

الہی نجات دہندے:

اب میری سننا جب میں دعا کرتا ہوں،

میرے سارے گناہوں کو دُور کر دے،

اوہ، میں آج کے دن سے پوری طرح تیرا ہوں!

(315) آئیں اب ہم، خاموشی سے کھڑے ہو جائیں، اور اسے گنگنا تے ہیں۔ [بھائی برتنہم

اور جماعت اسے گنگنا نا شروع کرتی ہے، میرا ایمان تجھ پر لگا ہے۔ ایڈیٹر۔]

.....تجھ پر،

تُو بڑہ.....

آئیں اب ہم اُسکی طرف اپنے ہاتھ اٹھائیں۔

اونجات دہندے.....

اب اپنے آپ کو خدا کیلئے مخصوص کریں۔

اب میری سننا جب میں دعا کرتا ہوں،

میرے سارے شکوک دُور کر دے،

اوہ، میں آج کے دن سے پوری طرح تیرا ہوں!

(316) اب ملکر، اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہیں۔ [جماعت بھائی برتنہم کے پیچھے، یہ دعا کرتی ہے

ایڈیٹر۔] اُنڈاوند یسوع، اب میں اپنے آپ کو تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں، اور خدمت کی زندگی

کیلئے، اور پاکیزگی کیلئے، اور ایمان کیلئے، میں پکارتا ہوں، تاکہ میں اپنی آنے والی زندگی میں ایک

مناسب خادم بن سکوں، اُس زندگی سے جو ماضی میں میں نے گزاری ہے۔ میری بے اعتقادی کو

معاف کر دے، اور اُس ایمان کو بحال کر دے جو ایک بار مُقدسوں کو سونپا گیا تھا۔ میں اپنا آپ یسوع

مسیح کے نام میں، تیرے حوالے کرتا ہوں

(317) جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں۔

جبکہ میں زندگی کی تاریکی میں چل رہا ہوں،

اور میری چاروں طرف دُکھ پھیلا ہوا ہے،

تُو میرا ہنما ہے؛

گہری تاریکی کو نور میں بدل دے،

میرے سارے خوف کو دُور کر دے،

مجھے کبھی نہ گمراہ ہونے دے

اپنی جانب سے۔

(318) اب جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں۔ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ صُبح کے

پیغام سے آپ نے برکت پائی؟ کیا آپ کو ہمت ملی؟ بس اپنے ہاتھوں کو، خُدا کی طرف اٹھائیں، اور کہیں، اے خُدا، میں تیرا شکر گزار ہوں۔“ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھالیا ہے، اور میں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ میری مدد کیلئے ہے۔ اس سے مجھے ہمت ملی ہے۔

(319) کچھ باتیں میں نے کہیں، اور میں نے نہیں سوچا جب میں یہ کہنے جا رہا تھا، لیکن یہ تو

پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ یہ میرے لئے ایک ملامت تھی۔ میں نے اپنے آپ کو ویسا نہیں پایا جیسا میں نے سوچا تھا، لیکن میں بولنے کی بجائے، فریاد کرتا رہا اس میں میں قصور وار ہوں۔

(320) خُدا، اس وقت سے لیکر، آگے میری مدد کرے، تاکہ میں مزید ایک ذمہ دار خادم بنوں۔

(321) میں یہ دعا صرف اپنے لئے نہیں کر رہا ہوں۔ میں یہ، دعا آپ کیلئے بھی کر رہا ہوں،

کہ، اکٹھے ہو کر، مسیح کا بدن بنیں، جو دنیا سے باہر بلایا گیا ہے، تاکہ موعودہ ملک میں جانے کی تیاری کریں، اور خُدا مجھے اُس طرح بولنے کی ہمت دے، اور راستے کو صاف کرے تاکہ آپ نشانے سے نہ ہٹ جائیں۔ میں خُدا کے فضل سے، آپ کو بتاؤنگا، میں اُسکے خون سے بنے ہوئے نقش قدم پر چلوں گا جس پر وہ ہم سے پہلے چلا تھا۔

اور اس پاک صلیب کو میں اٹھاؤنگا،

جب تک موت مجھے آزاد نہیں کرے گی،

اور پھر گھر چلا جاؤں گا، ایک تاج پہننے کیلئے،

وہاں میرے لئے ایک تاج ہے۔

(322) ہم اپنی مخصوصیت کو، تیرے حوالے کرتے ہیں، اے باپ، تیرے بیٹے، یسوع کے نام

میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(323) [ایک بھائی غیر زبان بولنا شروع کرتا ہے۔ ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]

(324) ہم اسکے لئے خُداوند کے شکر گزار ہیں۔ مخصوص زندگی گزاریں۔ اپنی زندگی، حلیمی اور

فروتی، کیلئے دے دیں۔ روح میں چلیں۔ ایک مسیحی کی طرح، چلیں، بولیں، لباس پہنیں، اور عمل

کریں، اور فروتن اور حلیم بنیں۔ اب اس بات میں فیل نہ ہو جائیں۔ خُدا کی آواز اُسکے کلام، اور اُسکی

نعمتوں کے وسیلے بولتی ہے۔ جیسے ایک نعمت آتی ہے، دوسری نعمت اسے ظاہر کرتی ہے، ایک اور نعمت

آتی ہے اور اُسی چیز کو ظاہر کرتی ہے۔ دیکھیں، یہ ٹھیک کلام کے ساتھ اور ٹھیک وقت کے ساتھ ہوتا

ہے۔ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم اسکے لئے کیسے اُسکی شکرگزاری کریں! اب اگر ہمارے.....

(325) اب ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، میری بہن اس گیت کو سُردیں:

یسوع کا نام اپنے ساتھ لے لیں،

ایک ڈھال کی طرح؛

جب آپکے چوگرد آزمائشیں اکٹھی ہو جائیں،

بس دعا میں اُس پاک نام کی سانس لیں۔

(326) بس۔ بس یہ کریں، اور اُسکے نام سے، کلام بولیں۔ اب آئیں ہم۔ ہم گاتے ہیں جبکہ

جبکہ ہم برخاست ہو رہے ہیں۔

یسوع کا نام اپنے ساتھ لے لیں،

ایک ڈھال کی طرح..... دُکھ میں؛

یہ آپکو تسلی اور خوشی دے گا،

اوہ، اسے لیں جائیں جہاں بھی آپ جائیں۔

میش قیمت نام.....

(327) اب آئیں ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملائیں، اور کہیں، میں آپ کے لئے دعا کروں گا،

بھائی، اور آپ میرے لئے دعا کرنا۔“

..... آسمان؛

بیش قیمت نام، بیش قیمت نام، اوہ کتنا میٹھا!

زمین کی اُمید اور خوشی.....

(328) اب ہم اپنے جھکے ہوئے سروں کے ساتھ، اگلے مصرے کو گائیں گے۔

یُوع کا نام اپنے ساتھ لے لیں،

ایک ڈھال کی طرح ہر ایک پھندے کیلئے،

جب آپکو چاروں طرف سے آزمائشیں گھیر لیں،

بس دعا میں اُس پاک نام کی سانس لیں۔

بیش قیمت نام، بیش قیمت نام؛ اوہ کتنا میٹھا! اوہ کتنا میٹھا!

زمین کی اُمید، اور آسمان کی خوشی؛

بیش قیمت نام، اوہ کتنا میٹھا!

زمین کی اُمید، اور آسمان کی خوشی۔

(329) اب اپنے جھکے ہوئے سروں کیساتھ، اپنے دلوں کو جھکاتے ہیں، اور یہ محسوس کرتے

ہیں کہ یُوع نے کہا ہے، ”جو میرا کلام سنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ہمیشہ کی زندگی

اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ ہم خُدا

کے فضل سے، یہ جانتے ہیں، اور وہ ہمارے اندر ہے؛ اور ہم آج صُبح اپنے آپکو اُسکے لئے مخصوص

کرتے ہیں، تاکہ ہماری زندگیاں، آج سے بدل جائیں، تاکہ ہم مزید ثبوت سوچ حاصل کریں۔ ہم

حلیمی اور فروتنی میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں، اور ایمان رکھیں کہ جو کچھ ہم خُدا سے مانگیں گے،

خُدا ہم سب کو دیگا۔ اور ہم ایک دوسرے کے خلاف یا، کسی اور آدمی کے خلاف نہیں بولیں گے۔ ہم

اپنے دشمنوں سے پیار کریں اور اُنکے لئے دعا کریں، اُنکا بھلا کرو جو ہمارے لئے بُرا کرتے ہیں۔ خُدا

ٹھیک اور غلط کا انصاف کرنے والا ہے۔ اسکے ساتھ.....

(330) اس بُنیا د پر، ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں، اور میں اپنے اچھے دوست، بھائی لی



ویل کو بلاؤنگا، اور وہ دعا کے ساتھ جماعت کو برخواست کریں گے۔ بھائی ویل۔

فریاد کیوں کرتا ہے؟ بول!

(WHY CRY? SPEAK!)

URD63-0714M

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، اتوار کی صبح، 14 جولائی، 1963، برتنہم ٹیمپل
جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا۔ جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار
انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2020 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org